شریعت،

سبت

اور نئے عہد کی مسیحیت

مسیح میں آزادی
یسوع کی تعلیمات کے تحت

انتھونی ایف بزارد، ایم اے (آکسون)، ایم اے تھیالوجی

© ریسٹوریشن فیلوشپ، 2005

www.restorationfellowship.org

اٹلانٹا بائبل کالج

800-347-4261

فہرست مضامین

تعارف..
شریعت،سبت اور نیا عہد مسیحیت ....
گلتیوں اور شریعت پر مزید..
کلسیوں 2:17,16 اور سبت کے سوال پر مزید ....
سبت اور شریعت..
مسیحی اور شریعت (چارلس ہنٹنگ کے ذریعے) ....
ایک دوست کے نام خط...

تعارف

ہم سب کو ایک بنیادی سوال کا سامنا ہے، بشرطیکہ ہم اپنی مصروف زندگیوں سے وقت نکال کر اس پر غور کریں۔ یہ سوال ہماری ذاتی تقدیر کے بارے میں ہے— زیادہ واضح طور پر، یہ کہ ہمیں کیا سوچنا، ماننا اور کرنا چاہیے تاکہ ہم اپنے خالق، خدا کے نزدیک قابل قبول ہوں۔ اس سوال کے جواب آج کے دور میں اتنے ہی مختلف اور پیچیدہ ہیں جتنے کہ مسیحیت کے مختلف فرقے، جن کا مجموعہ مسیحیت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ مختلف مسیحی حلقے زندگی کے اس پیچیدہ سوال کا حل پیش کرنے کے لیے متضاد دعوے کرتے ہیں۔ وہ تجویز کرتے ہیں کہ ہمیں نجات کے لیے کیا کرنا چاہیے، لیکن ان کے خیالات ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد ہیں۔

فرقے عام طور پر اس وقت بنتے ہیں جب کوئی شخص یا بائبل کے طلبا کا کوئی گروہ، خدا کی خدمت کا کوئی نیا یا بہتر طریقہ "دریافت" کرتا ہے۔ پروٹسٹنٹ تحریک، جو 1517 میں قائم کیتھولک چرچ کے خلاف اٹھی، اس کی ایک بڑی مثال ہے۔ اکثر یہ تحریکیں کسی نئی بصیرت، بھولی ہوئی حقیقت کو دوبارہ دریافت کرنے یا کسی ایسی روایت کو درست کرنے کے دعوے سے شروع ہوتی ہیں جن کی بنیاد مضبوطی سے صحیفات پر مبنی نہ ہو۔

یسوع اور بائبل کی "صحیح" تفہیم کے حوالے سے اکثر اختلافات، طرزِ عمل سے جڑے ہوتے ہیں۔ ایک مسیحی کو خدا کو خوش کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ کئی مومنوں کے لیے آرام اور ہفتہ وار عبادت کے لیے درست دن کا انتخاب ایک اہم مسئلہ رہا ہے۔ اکثر اوقات یہ مسئلہ دیگر "قوانین" سے بھی جڑا ہوتا ہے، مثلاً پرانے عہدنامے میں ممنوع قرار دیے گئے کھانوں کو نہ کھانے کا فیصلہ۔ کچھ مومنین یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ مسیحی کارکردگی اور نجات کے لیے دن اور کھانے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ ایسے اختلافات نے کئی فرقوں کو جنم دیا، جیسے ہربرٹ آرمسٹرونگ کا قائم کردہ ورلڈ وائڈ چرچ آف گاڈ اور سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ جو ایلن وائٹ کو اپنے الہامی بانی کے طور پر مانتے ہیں۔ جب فرقے قائم ہو جاتے ہیں تو ان کے مخصوص عقائد ایک گہرے اور مضبوط یقین کا حصہ بن جاتے ہیں اور اکثر یہ "ہم اور وہ" کی سوچ کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ سوچ بائبل کی غیر جانبدارانہ تشریح کو ناممکن بنا دیتی ہے۔

لیکن بائبل کی سچائی کو جانچنا اچھی شاگردی کا جوہر ہے (اعمال 17:11)۔ اگر سچائی حاصل کرنی ہے— وہ سچائی جو ہمیں واقعی آزاد کرتی ہے— تو ہمیں اپنے دیرینہ عقائد کو چھوڑنے کے لیے تیار رہنا ہوگا، خاص طور پر جب ہم نے بائبل کو سمجھنے کے لیے مناسب تربیت کے بغیر، یہ عقائد اپنائے ہوں۔ یہ ایک غلط فہمی ہے کہ محض نیک نیتی اور بائبل پڑھنے کی تربیت کے بغیر ہم "طرزِ عمل اور عقیدے" سے متعلق بائبل کے تمام معاملات کے درست موقف تک پہنچ سکتے ہیں۔

بہت سے لوگوں نے یہ سبق مشکل طریقے سے سیکھا ہے۔ جب ہمیں یہ سکھایا گیا کہ مسیحیت بنیادی طور پر اسرائیل کو دیے گئے دس احکام کو ماننے اور ان پر حرفاً عمل کرنے سے متعلق ہے، تو ہم اس بات پر قائل ہو گئے کہ ہم نے "واحد سچی کلیسا" میں شمولیت اختیار کر لی

ہے، حالانکہ اس کے برعکس شواہد موجود تھے۔ ہم نے اپنے عقائد کا ایک دائرہ بنایا اور پرواہ نہیں کی، جب دوسروں نے یہ نشاندہی کی کہ ہمارے اساتذہ/ رہنماؤں کی بائبل کی تفسیر کی تاریخ میں کوئی باقاعدہ تربیت نہیں تھی، وہ اہم سوالات پر دوسروں کی تحریروں سے کم واقف تھے، اور انہیں صحائف کی اصل زبانوں کا کوئی علم نہیں تھا۔ یقیناً، ہم یہ دلیل دیتے رہے کہ خلوص نیت ایک طرح سے "غلطی سے پاک ہونے" کی ضمانت دینے کے لیے کافی تھی۔ اپنی ناسمجھی اور ناتجربہ کاری میں ہم نے یہ مان لیا کہ ہمارا رہنما واقعی دنیا کے لیے خدا کا آخری وقت کا رسولی تحفہ تھا۔ اور ہم ہفتے کو ایمان داری سے آرام کرنے کے باعث ممتاز تھے! برسوں بعد ہم اتنے سمجھدار ہوئے اور یہ سوچنا شروع کیا کہ شاید ہمیں گمراہ کر دیا گیا تھا۔

اس کتاب میں جس مسئلے کا ہم احاطہ کرتے ہیں وہ نجات کے راستے کے کچھ پہلوؤں سے متعلق ہے، اور خاص طور پر یسوع کی اطاعت کا معاملہ، کیونکہ یسوع نے بار بار اور واضح طور پر کہا کہ ان کی پیروی اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنا خدا کے سامنے کامیابی کا جوہر ہے۔ تاہم، سوال جو غور و فکر کا متقاضی ہے، یہ ہے کہ اطاعت میں کیا شامل ہے؟

بائبل کا سرسری مطالعہ بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایمان اور طرز عمل کے تعلق پر بہت کچھ کہا گیا ہے۔ نئے عہد نامے کا بڑا حصہ یہ بیان کرنے کے لیے وقف ہے کہ خدا کیا چاہتا ہے، لیکن موسیٰ کے قانون کے تحت نہیں بلکہ نئے عہد کے تحت جو یسوع نے خدا کے آخری نمائندے کے طور پر سکھایا اور قائم کیا،، وہ نبی جو موسیٰ تک کو پیچھے چھوڑنے والا تھا (استثنا 18:15-18؛ یوحنا 17:1)۔

کئی سالوں کے مطالعے اور تعلیم کے بعد یہ پختہ یقین پیدا ہوا کہ یسوع اور نئے عہد کے حوالے سے سب سے بڑی غلط فہمی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ہم پرانے اور نئے نظام کو آپس میں ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا اب انسانوں سے اس طریقے سے تعلق نہیں رکھتا جو موسیٰ کے ذریعے مقرر کیا گیا تھا۔ اگر ہم پوری خلوص نیت اور خدا کی اطاعت کی خواہش کے ساتھ، اس کے پاس ایسے طریقے سے جائیں جو یسوع کے ذریعے لائے گئے نئے عہد میں ہمارے لیے مقرر نہیں کیے گئے، تو ہم اپنے اوپر ایک سنگین مذہبی زخم لگا سکتے ہیں۔ نئے عہد کی لاعلمی اتنی ہی تفرقہ انگیز ہے جتنا کہ یہ روحانیت کے لیے تباہ کن ہے۔ لیکن اکثر یہ غلط فہمیاں "مسیحی" کے لبادے میں سامنے آتی ہیں۔

ہمیں وہ آزادی حاصل کرنی ہے جس کا وعدہ یسوع نے کیا تھا، اور یہ آزادی سچائی پر مبنی ہے، نہ کہ دو عہدوں کے الجھے ہوئے امتزاج پر مبنی اپنی اپنی تشریحات پر۔ مزید یہ کہ یسوع نے اپنی تاریخی خدمت کے دوران تمام تر سچائی کا انکشاف نہیں کیا۔ انہوں نے منتخب رسولوں کے ذریعے بات چیت جاری رکھی، جیسا کہ انہوں نے وعدہ کیا تھا: "مجھے تم سے اور بہت کچھ کہنا ہے مگر ان سب باتوں کو تم برداشت نہ کر سکو گے۔ لیکن جب روحِ حق آئے گا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا بلکہ وہ وہی کہے گا جو وہ سنتا ہے اور تم پر وہ ظاہر کرے گا جو آنے والا ہے۔ وہ میری عظمت و جلال کو ظاہر کرے گا اس لئے کہ وہ مجھ سے ان چیزوں کو حاصل کر کے تمہیں کہے گا۔ (یوحنا 16:12-14)

بہت سی زیادتیاں اس وقت پیدا ہو سکتی ہیں جب بائبل کی آیات کو ان کے سیاق و سباق سے ہٹ کر ایسی باتیں کہی جائیں جو مخصوص وقت کے لیے کہی گئی تھیں، لیکن ضروری نہیں کہ وہ سب کے لیے اور ہمیشہ کے لیے ہوں۔ اس کی ایک کلاسیکی مثال ملاکی 3:10 کا

وہ مقبول استعمال ہے جس کے ذریعے چرچ پر عشروں کا نظام نافذ کیا جاتا ہے۔ تاہم، صرف چند آیات بعد (4:4)، نبی اپنے سامعین کو تاکید کرتا ہے کہ "میرے خادم موسیٰ کی شریعت کو یاد رکھو، وہ احکام اور قوانین جو میں نے حورب پر تمام اسرائیل کے لیے دیے تھے۔" یہ سمجھنے کے لیے کہ خدا مختلف حالات میں انسانوں کے ساتھ کیسے معاملات کرتا ہے، بصیرت ضروری ہے، تاکہ ہم یہ طے کر سکیں کہ خدا آج ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اس سوال — یعنی بطور مسیحی ہمارے لیے اطاعت کے تقاضے — کے جواب میں ہم درج ذیل صفحات کو پیش کرتے ہیں، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ مسیح میں آزادی ہی وہ کامیاب فارمولہ ہے جس کے ذریعے ایمان کو نئے عہد نامے کے مطابق پایا جا سکتا ہے۔ جب واحد کلیسا اُس آزادی میں متحد ہو جائے، جو بادشاہی کی خوشخبری کے پرچارک بن کر اور یہودیوں اور غیر یہودیوں کے درمیان دیوار کو توڑ کر حاصل ہو، جیسا کہ مسیح نے چاہا، تو ایمان متحرک اور مؤثر ہوگا۔ جب تک شریعت اور نئے عہد کے تعلقات کے بارے میں غلط فہمیاں ہمیں تقسیم کرتی رہیں گی، مسیح کے جسم کی گواہی کو نقصان پہنچتا رہے گا۔

مسیحی موسیٰ کو اسرائیل کے خدا اور اس کے لوگوں کے درمیان قائم پرانے عہد کے ثالث کے طور پر جانتے ہیں۔ خروج 24 میں عہد کی تصدیق کا ذکر ہے، جب لوگوں نے عہد کی کتاب میں لکھے گئے تمام الفاظ پر عمل کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ پھر خون کو مذبح اور لوگوں پر چھڑکا گیا؛ اسرائیل کی جماعت نے اس بات سے اتفاق کیا کہ وہ "ہر وہ بات جو خداوند نے کہی ہے" کریں گے۔ اس کے بعد خون نے باضابطہ طور پر ان "تمام الفاظ" کی بنیاد پر عہد کی توثیق کی جو موسیٰ کو خدا کی طرف سے ملے تھے۔
نئے عہد نامے میں یسوع کو نئے عہد کے پیغامبر کے طور پر متعارف کروایا گیا ہے۔ یسوع کا موازنہ موسیٰ سے کیا گیا ہے: "شریعت موسیٰ کے ذریعے دی گئی، لیکن فضل اور سچائی یسوع مسیح کے ذریعے آئی"۔ متی نے یسوع کی نئے عہد کی تعلیم کے پانچ حصے قلمبند کیے ہیں، جو بار بار اس جملے کے ساتھ ختم ہوتے ہیں: "جب یسوع نے یہ باتیں ختم کیں" (28:7 وغیرہ)۔ یسوع نے اپنا خون بہا کر اس نئے عہد کو نافذ کیا۔

نئے عہد کے تحت خدا کے مطالبات کو سمجھنے کے معاملے میں کچھ انتہائی اہم امور ہیں۔ پرانے عہد سے نئے عہد کی طرف پیش قدمی نہ کرنا ایمان لانے والوں کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ پرانے عہد کی طرف لوٹنے اور اسے نئے کے ساتھ ملانے کے رجحان نے رسول کی سخت ترین تنبیہات اور غصے کو جنم دیا: "اَے نادان گلتیو! کِس نے تُم پر افسُون کر لیا؟ تُمہاری تو گویا آنکھوں کے سامنے یِسُوع مسِیح صلِیب پر دِکھایا گیا۔۔۔ تُم نے شرِیعت کے اعمال سے رُوح کو پایا یا اِیمان کے پَیغام سے؟۔۔۔ مسِیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لِئے آزاد کِیا ہے پَس قائِم رہو اور دوبارہ غُلامی کے جُوئے میں نہ جُتو۔ دیکھو مَیں پَولُس تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تُم ختنہ کراؤ گے تو مسِیح سے تُم کو کُچھ فائِدہ نہ ہوگا۔ بلکہ مَیں ہر ایک ختنہ کرانے والے شخص پر پِھر گواہی دیتا ہُوں کہ اُسے تمام شرِیعت پر عمل کرنا فرض ہے۔ تُم جو شرِیعت کے وسِیلہ سے راستباز ٹھہرنا چاہتے ہو مسِیح سے الگ ہو گئے اور فضل سے محرُوم۔۔۔ اِیمان جو محبّت کی راہ سے اثر کرتا ہے"، وہ واحد چیز جو اہمیت رکھتی ہے۔ (گلتیوں 3:1، 2؛ 5:1-6)۔

حقیقتاً سچائی ہمیں آزاد کرتی ہے، لیکن آزادی تب ہی ممکن ہے جب ہم اس آزادی بخش سچائی کو دریافت کریں۔ اس کا مطلب ہے کہ یسوع اور پولوس کی انجیل/الفاظ پر دھیان سے توجہ دینا، جو یسوع کے عظیم مشنری حکم کے نڈر ترجمان تھے کہ بادشاہی کی

خوشخبری تمام قوموں تک پہنچائی جائے۔، اور جس کی شدید خواہش تھی کہ یہودی اور غیر یہودی ایک ہم آہنگ کلیسا بنائیں جو نئے عہد کی آزادی پر مبنی ہو۔

ہم قارئین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ یہ چیلنج قبول کریں کہ اگر ضروری ہو تو اپنی طرزِ زندگی اور عقائد پر دوبارہ غور کریں، تا کہ نئے عہد کے پیغامبر، خداوند یسوع مسیح، کی خدمت کا صحیح مفہوم جان سکیں۔ ہم نے بادشاہی کی خوشخبری کے وسیع تر مسئلے پر اپنی کتابوں

The Coming Kingdom of the Messiah: A Solution to the Riddle of the New Testament ور

Our Fathers Who Aren't in Heaven: The Forgotten Christianity of Jesus the Jew

میں مزید تفصیل سے بات کی ہے۔ ہم 1998 سے اپنی مفت ماہانہ میگزین میں بھی ان موضوعات پر بات کر رہے ہیں، جو ہماری ویب سائٹ www.restorationfellowship.org پر دستیاب ہے۔

قانون، سبت اور نیا عہد مسیحیت

تقریباً دو ملین افراد اپنی خدا سے عقیدت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ وہ "دس احکام" کی سختی سے اور لفظی طور پر پابندی کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ ان کے لیے چوتھا حکم خاص اہمیت رکھتا ہے۔ وہ اسے اطاعت کے ایک منفرد امتحان کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور لاکھوں افراد بھی خدا کے احکامات کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ان کے درمیان اس بات پر اختلاف ہے کہ آج کے دور میں خدا کے احکامات کی اطاعت کا کیا مطلب ہے۔

مسیحی دنیا میں بہت سے لوگوں کا ایمان ہے کہ دس احکام مسیحیوں کے لئے بھی اسی طرح قانون ہیں جیسے وہ اسرائیل کے لئے تھے جو کہ موسیٰ کی طرف سے سینا پر دیے گئے تھے۔ یہ نقط ؟ نظر بظاہر واضح بائبلی حمایت رکھتا ہے۔ کیا یسوع نے نوجوان شخص سے یہ نہیں کہا تھا کہ "احکامات کی پابندی کرو"؟ (متی 19:17)۔ اور کیا پولس نے بھی اطاعت کی اہمیت پر زور نہیں دیا؟ یسوع نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ "شریعت یا انبیاء کو ختم کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آئے ہیں" (متی 5:17)۔ فطری طور پر، اس بیان سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ پرانے عہد نامے کی شریعت مسیحی کردار کے حتمی معیار کے طور پر برقرار ہے۔

سب اس بات پر متفق ہوں گے کہ خدا کے کسی قانون کو غیر متعلقہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ خدا کی کسی وحی کو بے معنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پولس نے بھی اس بات کو بخوبی سمجھا تھا جب انہوں نے کہا کہ مسیح پر ایمان شریعت کو ختم کرنے کے بجائے اس کی توثیق کرتا ہے: "تو کیا ہم ایمان کے ذریعے شریعت کو باطل کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ ہم شریعت کو قائم رکھتے ہیں" (رومیوں 3:31)۔

ایمان لانے والوں کے درمیان اس بات پر بڑا اختلاف پیدا ہو گیا ہے کہ شریعت کے ایک خاص حکم، یعنی "دس احکام" کے چوتھے حکم، جو سبت کی پابندی سے متعلق ہے، کو کیسے لاگو کیا جائے۔ ایک حلقے کے نزدیک اس میں کسی بحث کی ضرورت نہیں۔ سبت ہم پر اسی طرح لازم ہے جیسے یہ پرانے عہد میں اسرائیل پر لازم تھا۔ چونکہ یہ خدا کے ساتھ اسرائیل کی وفاداری کی نشانی تھی، اس لیے سبت یقینی طور پر سچے مسیحی ایمان لانے والوں کی نشانی بھی ہونی چاہیے۔ "دس احکام" میں سے کسی ایک کو بھی کسی طرح بھی تبدیل کیسے کیا جا سکتا ہے؟ ایک کی نافرمانی سب کی نافرمانی کے مترادف ہو گی۔ اس دلیل کے مطابق، سبت وہ اہم مسئلہ بن جاتا ہے جو یہ طے کرتا ہے کہ آیا ہم مسیح کے ہیں یا شیطان کے۔ ایسی تھیالوجی جو کسی سبت نہ رکھنے والے کی طرف سے آئے، مشتبہ سمجھی جائے گی کیونکہ ایسا شخص خدا کے ایک اہم امتحانی نکتے پر نافرمان ہے۔ مصنف اس قسم کی دلیل سے واقف ہے، کیونکہ میں نے کئی سالوں تک ہفتے کے دن کو سبت کے طور پر منایا ہے۔ تاہم، بعد

میں یہ مشاہدہ کیا کہ سبت کی پابندی بائبل کی تشریح کے دیگر سوالات میں درستگی کی ضمانت نہیں دیتی۔

سبت کا دن منانے کا آغاز

کیا ہفتہ کا دن؟

کیا ہفتے کے دن سبت کو منانا، خدا کی مرضی کا حتمی اظہار ہے جو اس کے لوگوں کے لیے آج کے دن ضروری ہے پرانے عہد نامے کے قانون کے نئے عہد نامے میں کردار پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ سبت کے دن منانے والوں کی تشویش کے باوجود، جو لوگ ہفتہ وار سبت پر آرام نہیں کرتے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ مسیحی بلا جھجک خدا کی نافرمانی کر سکتے ہیں۔ اہم سوال یہ ہے: نئے عہد کے تحت نئے عہد نامے میں اطاعت کا مطلب کیا ہے؟

ہفتے کے دن سبت منانے کے حامیوں کی ایک بڑی دشواری اس بات کی غلط فہمی ہے کہ ہفتہ کے دن کی عبادت کی لازمی فرضیت کا آغاز کہاں سے ہوا۔ پیدائش 2:2-3 اور خروج 20:8-11 کی بنیاد پر، یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ سبت کا دن تخلیق کے وقت تمام انسانیت کے لیے ایک ہفتہ وار آرام کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔

ہفتے کے دن سبت کی پابندی کے آغاز کے بارے میں یہ بیان درج ذیل بائبلی حقائق کو نظر انداز کرتا ہے:

1. خروج 23:16:

سبت کا دن بنی اسرائیل پر خدا کی طرف سے ظاہر کیا گیا۔ خداوند کہتا ہے، " کل خداوند کا مقدس دن، آرام کا دن ہے۔" یہاں اس بات کا کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ ساتویں دن کا آرام تخلیق سے نافذ تھا۔ خدا نے یہ نہیں کہا: " کل وہ] جانا پہچانا[سبت ہے جو تمام قوموں کو تخلیق سے دیا گیا تھا۔" بلکہ، موسیٰ نے مزید کہا: "دیکھو، خداوند نے تمہیں]اسرائیل کو[سبت دیا ہے؛ اسی لیے وہ چھٹے دن تمہیں دو دن کا من دیا کرتا ہے۔ ہر آدمی اپنی جگہ پر رہے؛ ساتویں دن کوئی اپنی جگہ سے باہر نہ نکلے" (خروج 29:16)۔ اگر خدا نے خروج 16 میں اسرائیل کو سبت دیا، تو کیا وہ اسے عمومی طور پر تمام انسانیت سے واپس لے رہا تھا؟ یہ بہت عجیب بات ہے کہ اگر تخلیق سے سبت رکھنا ہر قوم کے لیے الٰہی قانون کے طور پر ظاہر کیا گیا تھا، تو اب خدا خاص طور پر اسرائیل کو اس دن کی پابندی کا حکم دے رہا ہے۔

2. نحمیاہ 13،14:9

ہفتے کے دن سبت کی پابندی کا آغاز تخلیق کے وقت نہیں بلکہ کوہِ سینا پر ہوا: " پھر تو کوہِ سینا پر نیچے اترا اور ان سے آسمان پر سے ہمکلام ہوا؛ اور تو نے ان کو راست احکام اور سچے قوانین، اچھی شریعتیں اور احکام دیے۔ اور تو نے ان کو اپنا مقدس سبت بتایا، اور ان کے لیے اپنے خادم موسیٰ کے ذریعے احکام، شریعتیں اور قوانین مقرر کیے۔"

3. نحمیاہ 10:33-29:

ہفتہ وار سبت خدا کے اُس قانون کا حصہ ہے جو موسیٰ کے ذریعے دیا گیا اور یوں یہ سبت کی تمام پابندیوں کے نظام کا حصہ ہے جو کوہِ سینا پر ظاہر کیا گیا:

"]لوگ[اپنے اوپر لعنت اور قسم لے رہے ہیں کہ وہ خدا کے قانون پر چلیں گے، جو خدا کے خادم موسیٰ کے ذریعے دیا گیا، اور وہ خداوند ہمارے خدا کے تمام احکام، قوانین اور احکام کی پابندی کریں گے... جہاں تک زمین کے لوگوں کا تعلق ہے جو سبت کے دن سامان یا غلہ بیچنے لاتے ہیں، ہم سبت یا کسی مقدس دن پر ان سے نہیں خریدیں گے؛ اور ساتویں سال کی فصل کو چھوڑ دیں گے... ہم نے اپنے آپ کو اس بات کا پابند کیا ہے کہ ہم ہر سال ایک تہائی مثقال خدا کے گھر کی خدمت کے لیے دیں گے: پیش کی جانے والی روٹی کے لیے، مسلسل غلہ کی قربانی کے لیے، مسلسل جلانے کی قربانی کے لیے، سبتوں کے لیے، نئے چاند کے لیے، مقررہ اوقات کے لیے، مقدس چیزوں کے لیے اور گناہوں کی قربانی کے لیے تا کہ اسرائیل کے لیے کفارہ دیا جائے، اور خدا کے گھر کے تمام کام کے لیے۔"

یہ واضح ہے کہ اسرائیل کو سبت اور مقدس دنوں کے پورے نظام کی پابندی کا حکم دیا گیا تھا۔

4. سبت کا مقصد، اگر چہ سبت خدا کے تخلیق کے وقت آرام کی عکاسی کرتا ہے (خروج 20:11)، لیکن اس کا مقصد خاص طور پر مصر سے اسرائیل کی قوم کے خروج کی یاد دہانی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چوتھا حکم دیا گیا تھا: "اور تو یاد رکھنا کہ تو مصر میں غلام تھا اور خداوند تیرا خدا تجھے وہاں سے زبردست ہاتھ اور بڑھائے ہوئے بازو سے نکال لایا؛ اس لیے خداوند تیرے خدا نے تجھے]انسانیت کو تخلیق سے نہیں، بلکہ اسرائیل کو[حکم دیا کہ تو سبت کا دن منائے" (استثنا 5:15)۔

5. حورب پر اسرائیل کے ساتھ کیا گیا عہد، باپ دادا (ابراہیم، اسحاق، اور یعقوب) کے ساتھ نہیں کیا گیا تھا۔ اس لیے دس احکام انسانیت کو دیا گیا کوئی عالمگیر قانون نہیں ہو سکتے۔ استثنا 5:3 میں یہ واضح طور پر کہا گیا ہے: "خداوند نے یہ عہد ہمارے باپ دادا سے نہیں باندھا۔" سبت اسرائیل کو خدا کے خاص تعلق کی علامت کے طور پر دیا گیا، "تا کہ وہ جان لیں کہ میں خداوند ہوں جو ان کو مقدس کرتا ہوں" (حزقی ایل 20:12)۔ اگر سبت تمام قوموں پر لازم ہوتا، تو اس سب کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔ یہ خدا کے ایک قوم، اسرائیل کے ساتھ تعلقات کی ایک خاص علامت ہے۔

6. یہودیوں کو ان کے قومی سبت کے آغاز کی کچھ سمجھ بوجھ کا سہرا دینا چاہیے۔ کتاب یوبلی 2:19-21، 31 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ: "سب چیزوں کے خالق... نے تمام اقوام اور قوموں کو سبت کے دن کو ماننے کے لیے مقدس نہیں ٹھہرایا، بلکہ صرف اسرائیل کو۔" یہودیت کے ربانی ادب سے بھی ہماری مذکورہ بالا بائبلی آیات کی تصدیق ہوتی ہے۔ جنسیس رباہ میں کہا گیا ہے کہ تخلیق کا ساتواں دن خدا کا سبت تھا، لیکن انسانیت کا نہیں۔ مشنہ میں، شباتا کے تحت، یہ ذکر ہے کہ "اگر کوئی غیر قوم کا آدمی آگ بجھانے کے لیے آئے تو ان]اسرائیل[کو اسے یہ نہ کہنا چاہیے کہ 'اسے مت بجھاؤ،' کیونکہ وہ غیر قوم کے سبت منانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔" اس کی وجہ یہ ہے کہ: "سبت میرے اور بنی اسرائیل کے درمیان ایک دائمی عہد ہے، لیکن میرے اور دنیا کی قوموں کے درمیان نہیں" (میلکیتا، شباتا، 1)۔

ان حوالہ جات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قوانین کا پورا نظام، جس میں ہفتہ وار سبت، ساتویں ہفتے کا مقدس دن (پنتیکوست)، ساتویں مہینے کا مقدس دن (ٹرمپیٹ)، نئے چاند، دیگر مقدس دن، ساتویں سال کا زمین کا سبت، اور انچاس سال بعد کا جوبلی شامل ہیں، یہ سب سبت کے ایک نظام کا حصہ تھے جو اسرائیل کو موسیٰ کے ذریعے دیا گیا تھا۔ ہفتہ وار آرام اسرائیل کے خروج کی یادگاری تھی (استثنا 5:15)۔ اس

لیےحزقی ایل بیان کرتا ہے کہ خدا نے: "]اسرائیل کو[مصر کی سرزمین سے نکالا اور ان کو بیابان میں لایا۔ میں نے ان کو اپنے قوانین دیے اور ان کو اپنے احکام کی خبر دی، جن پر اگر کوئی آدمی]یعنی اسرائیلی[عمل کرے تو وہ جیتا رہے گا۔ میں نے ان کو اپنے سبت]جمع[بھی دیے تا کہ یہ میرے اور ان کے]اسرائیل[درمیان ایک نشان ہوں، تا کہ وہ جان لیں کہ میں خداوند ہوں جو ان کو مقدس کرتا ہوں... میرے سبت کو مقدس رکھو؛ اور یہ میرے اور تمہارے درمیان ایک نشان ہوں گے، تا کہ تم جان لو کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں" (حزقی ایل 20:10-12،20)۔

اس معلومات سے یہ نتیجہ اخذ کرنا بالکل ممکن نہیں کہ سبت کا نظام تخلیق کے بعد سے بنی نوع انسان پر فرض کیا گیا تھا۔ یہ تمام حوالہ جات، جن کی تصدیق دیگر یہودی تحریروں سے بھی ہوتی ہے، اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ سبت ایک خاص نشان تھا جو خدا کے ایک منتخب قوم کے ساتھ تعلق کو ظاہر کرتا تھا۔

چونکہ استثنا 5:15 سبت کے آغاز کو خروج سے منسلک کرتا ہے، تو پھر کیوں خروج 20:11 اسے تخلیق کے ساتھ جوڑتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے واقعی تخلیق کے وقت ساتویں دن آرام کیا۔ تاہم، (پیدائش 2:3) کا متن یہ نہیں کہتا کہ خدا نے اس وقت آدم اور تمام انسانوں کو حکم دیا کہ وہ ہر آنے والے ساتویں دن کو آرام کریں۔ اگر خدا نے یہ حکم دیا ہوتا، تو سبت اسرائیل کے خروج کی یادگار نہیں ہو سکتا تھا (استثنا 5:15)۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ پیدائش 2:3 کے متن کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسے خدا نے ساتویں دن آرام کیا اور ہر آنے والے ساتویں دن کو برکت دی، اور بنی نوع انسان کو اس دن آرام کرنے کا حکم دیا۔ درحقیقت، یہ صرف خدا تھا جس نے تخلیق کے وقت ساتویں دن آرام کیا اور صرف ایک ساتویں دن، جو اس کی تخلیق کا اختتام تھا۔ ہزاروں سال بعد خدا نے اپنے تخلیق کے ساتویں دن کے آرام کو ایک نمونے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ہر ساتویں دن کے سبت کو اسرائیل کے لیے متعارف کرایا۔ صرف خدا نے تخلیق کے پہلے ساتویں دن آرام کیا، اور بہت بعد میں اس نے ساتویں دن کو اسرائیل کے لیے ایک دائمی سبت کے طور پر ظاہر کیا (خروج 16)۔ ہفتہ وار سبت دس احکام میں ظاہر ہوتا ہے، جو موسیٰ کے ذریعے اسرائیل کو دیے گئے قانون کا خلاصہ ہیں، لیکن اسے اسرائیل کو دیے گئے سبت کے آرام کے پورے نظام سے الگ نہیں کیا جا سکتا، جو ہفتہ وار، ماہانہ، سالانہ، سات سالہ اور جوبلی کے تحت تھا۔

کلاز ویسٹرمین، Genesis 1-11 پر اپنی تفسیر میں، سبت کی آغاز کے بارے میں اپنے نتائج کا خلاصہ یوں بیان کرتے ہیں: درحقیقت،]پیدائش 2:2،3[میں کسی ادارے کا ذکر نہیں ملتا، اور نہ ہی سبت کے لیے کسی تیاری کا اشارہ موجود ہے، بلکہ ان جملوں میں سبت کی بعد میں بنیاد کا عکس نظر آتا ہے۔" (صفحہ 237)

دس احکام

یہ دلچسپ بات ہے کہ استثنا 5:22 کے یہودی ترجمے میں کہا گیا ہے کہ سینا سے خدا کے احکام کا براہِ راست اعلان "مزید جاری نہ رہا"۔ یہ ایسا نہیں تھا (جیسا کہ دیگر تراجم ظاہر کرتے ہیں) کہ خدا نے مزید کلام شامل نہیں کیا، اور یوں دس احکام کو باقی شریعت سے ایک

منفرد مجموعہ بنا دیا، بلکہ جیسا کہ کہانی آگے چل کر کہتی ہے (استثنا5:22-28)، لوگ خدا کی آواز سننے کی تاب نہ لا سکے۔اس کے جواب میں خدا نے موسیٰ کے ذریعے شریعت کا اعلان جاری رکھا۔اس صورت میں دس احکام کو باقی شریعت سے الگ کیا گیا کیونکہ لوگوں کے شدید خوف نے خدا کے کلام میں خلل پڑا۔

نئے عہد نامے میں قوانین بغیر کسی تفریق کے بیان کیے گئے ہیں، چاہے وہ دس احکام کا حصہ ہوں یا نہ ہوں (دیکھیں متی 18:19، 19، پانچ دس احکام سے اور ایک نہیں؛ مرقس 19:10، پانچ دس احکام سے، ایک نہیں)۔ بلا شبہ "دس کلمے" اس لحاظ سے منفرد تھے کہ وہ پہاڑ سے براہ راست اسرائیل کو بولے گئے تھے۔ یہ بھی سچ ہے کہ قتل اور زنا کے خلاف قوانین تمام انسانوں کے لیے مستقل طور پر واجب ہیں۔ لیکن کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ تمام دس (جن میں سبت کا قانون بھی شامل ہے جو پورے سبت کے نظام کی نمائندگی کرتا ہے) تمام انسانوں پر ہر وقت لازم ہیں۔دس احکام اسرائیل کو دیے گئے پورے قانونی نظام کا حصہ ہیں۔

دوسری کرنتھیوں 3 میں، پولس نے جان بوجھ کر دس احکام کے قانونی نظام کی عارضی نوعیت کو نئے قانون کی روح سے جو کہ مسیحی ایمان کی خصوصیت ہے، کے ساتھ موازنہ کیا ہے۔ پرانا نظام "جلال کے ساتھ آیا" (آیت 7)، لیکن یہ جلال نئے روحانی قانون کے انتظام کے ذریعے پیچھے رہ گیا۔ سینا پر دیا گیا قانون پتھر کی تختیوں پر لکھا گیا تھا (خروج 28:34، 29 میں دس احکام کا حوالہ)، لیکن وہ "خط" جو مسیح کی روح کے ذریعے دل میں لکھا گیا ہے (آیت 3) کہیں زیادہ بہتر ہے۔ قانون ایک "نگہبان" یا "استاد" تھا تاکہ ہمیں مسیح تک لے جائے (گلتیوں 24:3)۔ یہ قانون ابراہیم کے ساتھ کیے گئے عہد کے 430 سال بعد نافذ ہوا (گلتیوں 17:3)۔ یہ عارضی طور پر شامل کیا گیا تھا، جب تک کہ "بیج" یعنی مسیح نہ آ جائے (گلتیوں 19:3)۔ پولس نے یہ نہیں کہا کہ موسیٰ کے ذریعے دیا گیا قانون "خدا" پولس کہتے ہیں، "جو بات اہم ہے وہ ختنہ یا غیر ختنہ نہیں بلکہ خدا کے حکموں کو ماننا ہے" (1 کرنتھیوں 19:7)۔لیکن اس کا حوالہ دسویں حکموں سے نہیں ہے۔اس نے "موسیٰ کے ذریعے دیے گئے خدا کے حکموں" کا ذکر نہیں کیا بلکہ "خدا کے حکموں" کا ذکر کیا ہے، یعنی الٰہی احکام، اور اب یہ "مسیح کا قانون" میں مختصر کر دیے گئے ہیں، نہ کہ موسیٰ کا قانون۔ اگر ہم ان دیگر آیات کا موازنہ کریں جہاں پولس ختنہ کی ضرورت کو کم کرتا ہے، تو ہم اس تضاد کو دیکھتے ہیں جو وہ قائم کرنا چاہتا ہے: " کیونکہ مسیح یسوع میں نہ ختنہ کچھ اہمیت رکھتا ہے اور نہ غیر ختنہ، (حالانکہ عہد نامہ قدیم میں یہ بہت اہم تھا، پیدائش 9:17-14)، بلکہ ایمان جو محبت کے ذریعے عمل کرتا ہے" (گلتیوں 6:5)۔

" کیونکہ نہ ختنہ کچھ ہے اور نہ غیر ختنہ، بلکہ ایک نئی تخلیق سب کچھ ہے" (گلتیوں 15:6)۔

کچھ سبت کے ماننے والوں کو ایسا لگتا ہے کہ پولس کو کہنا چاہیے تھا، ''ختنہ کچھ بھی نہیں ہے، لیکن سبت اور مقدس دن کی پابندی، صحیح دن پر، سب کچھ ہے۔

''ہمیں اس نکتے پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ پیدائش 17 کے مطابق جب تک کسی کا جسمانی طور پر ختنہ نہ کیا گیا ہو خدا کے لوگوں کی برادری کا مکمل رکن نہیں ہو سکتا۔ یہ ابراہیم کی اولاد کے ساتھ رہنے والے غیر ملکیوں پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوتا تھا۔

ہر ایک کے لیے ختنہ لازم ہونے اور پولس کے اس بارے میں بے پرواہ ہونے کے بڑے فرق سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں عہد ناموں کی روایات بہت مختلف ہیں۔ یہ ہمیں سمجھنے میں بھی مدد دیتا ہے کہ شریعت کو زیادہ روحانی مفہوم دیا جاتا ہے، خاص طور پر اُن خاص دنوں کی

پابندی کے بارے میں جو اسرائیل کو دیے گئے تھے۔
اعمال باب 15 میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا تا کہ ایک سنگین مسئلے کو حل کیا جا سکے جسے کچھ یہودی مسیحی اٹھا رہے تھے، جو بھائیوں کو یہ تعلیم دے رہے تھے کہ: "جب تک تم موسیٰ کی شریعت کے مطابق ختنہ نہ کراؤ، تم نجات نہیں پا سکتے"... کچھ ایمان والے، جو فریسیوں کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے، اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: "انہیں ختنہ کرانا ضروری ہے اور موسیٰ کی شریعت کی پابندی کرنے کا حکم دینا بھی لازم ہے" (اعمال 15:5 ,1)۔

پطرس کا جواب خدا اور مسیح کی طرف سے بین الاقوامی مسیحیوں کے لیے پالیسی میں بڑے پیمانے پر تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے "پَس اَب تُم شاگِردوں کی گردَن پر اَیسا جُوا رکھ کر جسکو نہ ہمارے باپ دادا اُٹھا سکتے تھے نہ ہم خُدا کو کیُوں آزماتے ہو؟ حالانکہ ہم کو یقِین ہے کہ جِس طرح وہ خُداوند یِسُوع کے فضل ہی سے نجات پائیں گے اُسی طرح ہم بھی پائیں گے۔ (آیات 10، 11) یہ کہنا کہ توریت اپنی موسوی شکل میں اسرائیل کے لیے غیر مخلوط نعمت تھی، صحائف کے ساتھ براہِ راست تضاد ہوگا! اس میں بہت کچھ تھا جس کا مقصد ایک سخت نظم وضبط کے طور پر تھا اور اس کا مقصد اسرائیل اور اقوام کے درمیان رکاوٹ پیدا کرنا تھا۔
نئے عہد کے تحت، جیسا کہ پطرس نے وضاحت کی، خدا نے اب غیر قوموں کے لیے بھی روح القدس دیا ہے، "اور اس نے ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا، بلکہ ایمان کے ذریعے ان کے دلوں کو پاک کیا" (آیت 9)۔ یہ خدا کی بادشاہی کی انجیل کا ذہین استقبال تھا جس نے ہر اس شخص کے دل کو پاک کیا جو انجیل پر یقین رکھتا تھا جیسا کہ یسوع نے اس کی تبلیغ کی تھی۔ (مرقس 1:14، 15؛ 4:11، 12؛ متی 13:19؛ لوقا 8:11، 12؛ یوحنا 15:3؛ اعمال 26:18؛ رومیوں 10:17؛ 1 یوحنا 5:20؛ اشعیا 53:11)۔

یسوع اور شریعت

یہ فرض کرنا ایک بنیادی غلطی ہے کہ یسوع نے محض موسیٰ کے ذریعے اسرائیل کو دیے گئے تمام قوانین پر عمل کرنے کی ضرورت کو تقویت دی۔ تاہم، یہ سچ ہے کہ اس نے خاص طور پر اس بات سے انکار کیا کہ وہ شریعت یا انبیاء کو ختم کرنے والا ہے۔ (متی 5:17، 18)۔ پھر یسوع نے شریعت کو ختم کیے بغیر کیسے بدلا؟ اس کا جواب اُس کے اہم بیان میں ملتا ہے کہ وہ شریعت کو ختم کرنے نہیں بلکہ اس کی تکمیل کے لیے آیا ہے۔ ""شریعت کو پورا کرنا" کا کیا مطلب ہے؟
کیا "شریعت کو پورا کرنا" صرف اس پر عمل کرنا ہے جیسا کہ موسیٰ نے حکم دیا تھا؟ اگر یسوع ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم موسیٰ کی طرف سے دی گئی شریعت کے احکام پر عمل کریں، تو یہ واضح ہے کہ جسمانی طور پر ختنہ ابھی بھی سب پر فرض ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ جسمانی طور پر ختنہ ابراہیم کے ساتھ کیے گئے عہد کی نشانی تھی (جب اس نے انجیل پر ایمان لایا تھا، گلتیوں 3:8؛ رومیوں 4:9-12 دیکھیں) اور سچے، فرمانبردار اسرائیلی کا نشان تھی (جیسا کہ سبّت بھی ایک وفادار اسرائیلی کی پہچان تھی
قانون میں بالکل واضح طور پر لکھا تھا: "اسرائیل کے بیٹوں سے کہو، کہ جب عورت بچے کو جنم دے اور لڑکا پیدا ہو، تو وہ سات دن کے لیے

ناپاک ہوگی ... آٹھویں دن اس کا ختنہ کیا جائے گا" (احبار 12:2، 3)۔اس حکم پر بھی غور کریں جس نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ''کوئی غیر مختون] فسح [نہیں کھا سکتا۔یہی قانون مقامی پر لاگو ہوگا جیسا کہ تمہارے درمیان رہنے والے غیر قوموں پر لاگو ہوگا'' (خروج 12:48، 49)

خروج 4:24-26 میں خدا نے موسیٰ کو دھمکی دی تھی کہ اگر وہ اپنے بچوں کا ختنہ نہیں کرائے گا تو ان کی موت واقع ہوگی۔ یہ اسرائیل کے لیے خدا کے سب سے بنیادی احکام میں سے ایک تھا۔لیکن کیا یہ "اس صورت میں" ہر انسان کے لیے خدا کا ابدی قانون تھا؟

ہم میں سے کوئی بھی خدا کی اس شریعت پر عمل کرنے کا فرض محسوس نہیں کرتا، حالانکہ ہم یسوع کے زمین پر ہونے کے دوران اس کی تعلیمات میں کچھ بھی ایسا نہیں پاتے جو جسمانی ختنہ کے حکم کو ختم کرتا ہو۔۔ہم اس بات پر ذرا بھی توجہ نہیں دیتے کہ بچے کی زندگی کے آٹھویں دن کو وہ دن ہونا چاہیے جب اُسے خدا کی شریعت کے مطابق ختنہ کیا جائے۔تو پھر کیا ہم نے اس شریعت کو ختم کر دیا ہے؟

ایک لحاظ سے، ہاں۔لیکن ایک مختلف معنی میں نہیں . ہم پولس کی تعلیم سے سمجھتے ہیں (اگرچہ یسوع کی تعلیم سے نہیں جب وہ زمین پر تھے) کہ ختنہ اب "دل میں ہے" کیونکہ "یہُودی وُہی ہے جو باطِن میں ہے اور ختنہ وُہی ہے جو دِل کا اور رُوحانی ہے نہ کہ لفظی۔ (رومیوں 2:28، 29)۔

یقیناً جسمانی ختنہ اور روحانی ختنہ میں بہت بڑا فرق ہے۔تاہم، نیا عہد نامہ روحانی، اندرونی ختنہ کو اس حکم کے مناسب جواب کے طور پر دیکھتا ہے کہ ہمارا ختنہ کیا جانا ہے۔قانون کو روحانی بنایا گیا ہے اور اس طرح "پورا" کیا گیا ہے۔اسے تباہ نہیں کیا گیا ہے۔ یہ یقیناً مسیحی نظام کے تحت بالکل مختلف شکل اختیار کر چکا ہے۔

یسوع نے دس احکام اور دیگر شریعتوں کی روحانیت کا آغاز کیا جب اس نے پہاڑی پر اپنے وعظ میں کہا، "تم نے سنا تھا کہ پرانے زمانے میں کہا گیا تھا، 'تو قتل نہ کرنا ...' مگر میں تم سے کہتا ہوں"... (متی 5:21، 22)۔"تم نے سنا تھا کہ کہا گیا تھا، 'تو زنا نہ کرنا'، مگر میں تم سے کہتا ہوں"... (متی 5:27، 28)۔"موسیٰ نے تمہیں اپنی بیویوں کو طلاق دینے کی اجازت دی تھی، مگر ابتدا میں ایسا نہیں تھا۔اور میں تم سے کہتا ہوں"... (متی 19:8، 9)۔

اس قانون کو "پورا کرنے" سے یسوع اسے تبدیل کر رہا ہے—دراصل اسے بدل رہا ہے— لیکن اسے تباہ نہیں کر رہا ہے۔وہ درحقیقت شریعت کے اصل مقصد کو سامنے لا رہا ہے، اسے مزید بنیاد پرست بنا رہا ہے،، بعض صورتوں میں (طلاق) موسیٰ کی شریعت کو جو کہ استثنا 24 میں ہے، منسوخ کر کے، یہ کہتے ہوئے کہ یہ دفعات عارضی تھی۔ یہ ایک اہم حقیقت ہے: یسوع کی تعلیم دراصل موسیٰ کے طلاق کے قانون کو کالعدم قرار دیتی ہے۔وہ ہمیں پیدائش میں خُدا کی طرف سے دیے گئے پہلے کی شادی کے قانون کی طرف واپس لے جاتا ہے (2:24)۔یسوع اس طرح تورات کے پہلے اور زیادہ بنیادی حصے کی طرف رجوع کرتا ہے۔وہ تورات کے طور پر موسی کی طرف سے دی گئی بعد کی رعایت کو مسترد کر دیتا ہے۔

یسوع نے شریعت کو اپنے مقررہ انجام تک پہنچایا، وہ حتمی مقصد جس کے لیے اسے ابتدائی طور پر نافذ کیا گیا تھا (رومیوں 10:4)۔ ہر

معاملے میں ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ اس میں کیا شامل ہے۔ مثال کے طور پر، پاک اور ناپاک گوشت کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا یسوع، مسیحیوں کے لیے اس قانون کے معنی کے بارے میں کچھ کہتا ہے؟ یسوع اپنی دیگر باتوں کی طرح یہاں بھی ناپاکی کے مسئلے کی جڑ تک جاتا ہے: "جو باہر سے آدمی کے اندر جاتا ہے وہ اسے ناپاک نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ اس کے دل میں نہیں جاتا، بلکہ اس کے پیٹ میں جاتا ہے، اور اور نکال دیا جاتا ہے" (مرقس 18:7، 19)۔ پھر مرقس تبصرہ کرتا ہے: "اس طرح یسوع نے تمام کھانوں کو پاک قرار دیا" (مرقس 19:7، جدید ترجمے ملاحظہ کریں)۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت یسوع نے ناپاکی کی بات کی تھی، اس کے سامعین اس بنیاد پرست طریقے کو نہیں سمجھتے تھے جس میں وہ شریعت کے عملی اثرات کو تبدیل کر رہے تھے۔ پطرس نے کھانے کے قوانین پر عمل جاری رکھا اور احتجاج کیا کہ اس نے کبھی کچھ "عام" (کوئینس) یا "ناپاک" (اکاتھارٹوس) نہیں کھایا (اعمال 14:10)۔ لیکن بعد میں، جب مرقس نے اپنی انجیل لکھی، تو یہ سیکھا جا چکا تھا: صاف اور ناپاک خوراک کا قانون اب نافذ نہیں تھا۔ مرقس نے کہیں اور (30:3) اپنا ادارتی تبصرہ شامل کیا تھا، اور وہ وہ مرقس 19:7 میں بھی ایسا کرتا ہے۔ یسوع اس تبدیلی کا ذکر کر رہے تھے جو نئے عہد نامے کے تحت آئی تھی۔ شریعت کا اصل مقصد لوگوں کو اچھائی اور برائی کے معاملات میں امتیاز سکھانا تھا۔"

پولس اور شریعت

پولس، جو ایک پابند یہودی تھا، نے صاف اور ناپاک کھانے کے قانون کی اسی "تکمیل" کو سکھایا جب اس نے لکھا: "میں جانتا ہوں اور خداوند یسوع میں اس بات کا قائل ہوں]یعنی ایک مسیحی مومن کے طور پر[کہ کوئی بھی چیز اپنے آپ میں ناپاک]'عام'، کائنوس[نہیں؛ لیکن جس کو کچھ بھی ناپاک لگے، وہ اس کے لیے ناپاک ہے" (رومیوں 14:14)۔ " کھانے کے لیے خدا کے شاہکار کو برباد نہ کرو۔ بے شک تمام چیزیں صاف (کاتھاروس) ہیں، لیکن اُس آدمی کے لیے بُری ہیں جو کھاتا ہے اور گناہ کرتا ہے"" (رومیوں 20:14)۔

جو آدمی اس طرح لکھتا ہے، وہ یقینی طور پر شریعت میں دیئے گئے صاف اور ناپاک گوشت اور مچھلی کے درمیان تمیز کے بارے میں زیادہ فکر مند نہیں ہے (سوائے اس کے کہ جب یہ مسائل کسی حساس اور کمزور ضمیر کو متاثر کرتے ہیں، رومیوں 15:14)۔ خاص طور پر اہم (اور اس کے برعکس جو ورلڈ وائیڈ چرچ آف گاڈ کے ہربرٹ آرمسٹرانگ نے سکھایا) یہ ہے کہ پولس دونوں کائنوس (رومیوں 14:14) = عام یا استعمال کے لحاظ سے ناپاک، اور کاتھاروس (رومیوں 20:14) = فطری طور پر صاف کا استعمال کرتا ہے۔ آرمسٹرانگ نے دعویٰ کیا تھا کہ پولس ان چیزوں کو شامل نہیں کرنا چاہتے تھے جو فطری طور پر ناپاک ہیں (اکاتھاروس، جو کاتھاروس کا الٹ ہے)۔ تاہم، یہ کہہ کر کہ تمام چیزیں کاتھاروس ہیں، وہ یہ اشارہ دیتے ہیں کہ کچھ بھی اکاتھاروس نہیں ہے۔ اس لیے غذا کے معاملات صرف اس قانون کے ذریعے نہیں طے کیے جا سکتے جو اسرائیل کو صاف اور ناپاک کے بارے میں دیا گیا تھا۔

معیاری تفاسیر ہمارے نقطہ نظر کی تصدیق کرتی ہیں جو رومیوں 14 کے بارے میں ہیں۔ "پولس کا معمول]معیاری[یہ ہے کہ کوئی بھی کھانا بذاتِ خود ناپاک نہیں ہوتا، ایک ایسا بیان جو تورات کے بالکل متضاد ہے۔ صرف یہی حقیقت ہمارے نتائج کو ثابت کرتی ہے... یعنی کہ

روح کے نئے دور میں، ہم پر خدا کے مطالبات شریعت کی شرائط کے ذریعے ہم پر ثالثی نہیں کیے جاتے۔" "یہ شاندار بیان] رومیوں 14:14[اس پوری تمیز کو ختم کرتا ہے جو کھانے کے صاف اور ناپاک قوانین کے درمیان تھی جس پر پولس، جیسے دوسرے پابند یہودیوں، کو پرورش ملی تھی۔ جدید قارئین لازمی طور پر مرقس 7:14-23 اور لوقا 11:41 کے بارے میں سوچتے ہیں۔"

ڈیوڈ سٹرن اپنے "یہودی نیو ٹیسٹمنٹ کمنٹری" میں بے حد واضح ہیں۔ رومیوں 14:14 کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ پولس کے الفاظ "پھر بھی ایک حیران کن نتیجہ ہیں ایک یہودی عالم کے لیے جو ربان گملی ایل کے قدموں میں بیٹھا تھا؛ حقیقت میں اسے خود رب یشوع مسیح کی طرف سے قائل کیا جانا پڑا، کیونکہ رسم و رواج کی ناپاکی کا تصور نہ صرف مشنہ میں پایا جاتا ہے، جس کی چھ اہم تقسیموں میں سے ایک "تہارات" ("رسمی ناپاکی") ہے اور اس کا مرکزی موضوع یہی] کھانے کا مسئلہ [ہے، بلکہ خود پنج گانہ میں بھی (خاص طور پر لاوی 11-17)۔ بائبل ہمیشہ یہ نہیں بتاتی کہ کچھ چیزیں صاف کیوں ہیں اور دوسری ناپاک کیوں ہیں۔ صفائی ستھرائی مسئلہ نہیں ہے: کیونکہ اگر ایسا ہوتا، تو غیر یہودیوں کو ان قوانین کے اطلاق سے باہر رکھنے کا کوئی جواز نہ ہوتا۔"

اور ربی وجوہات پر زیادہ قیاس نہیں کرتے۔"4 سٹرن نے مزید کہا کہ چونکہ (یہودیت میں) رسمی پاکیزگی کے قوانین صرف یہودیوں پر لاگو ہوتے ہیں، اس لیے پولس کا بیان" کہ کوئی بھی چیز اپنے آپ میں ناپاک نہیں ہے کسی غیر قوم کو آزاد کرنے کے لیے کافی ہے جس کا ضمیر اس طرح کے معاملات کے سلسلے میں اب بھی پریشان ہے۔۔"سٹرن نے نوٹ نہیں کیا ہے کہ پال ایک مسیحی یہودی کے طور پر لکھ رہا ہے، اور یہ پال ہی ہے جو واضح کرتا ہے کہ صاف اور ناپاک خوراک کے قوانین اب اس کے لیے، مسیح میں ایک یہودی مومن کے طور پر نافذ نہیں ہیں۔ پولس اس آزادی کو صرف غیر قوم پرستوں تک ہی محدود نہیں رکھتا بلکہ اپنے آپ کو ایک سابقہ پابند یہودی کے طور شمار کرتا ہے جو اب خوراک کے قوانین کا پابند نہیں ہے۔ یہ نئے عہد کی نوعیت کے بارے میں ایک حیرت انگیز طور پر دلچسپ سبق ہے۔

سبت، نئے چاند اور مقدس ایام کا سوال

ہم نے دیکھا ہے کہ یسوع کا شریعت کو پورا کرنے کا ارادہ یہ بالکل نہیں تھا کہ وہ صرف موسیٰ کی شریعت کو مزید مستحکم کریں۔ اگر ایسا ہوتا تو کوہِ طور پر اس کا وعظ بالکل غیر ضروری ہوتا۔ "تکمیل" میں کچھ انتہائی تبدیلیاں شامل تھیں، اس سے متعلق کہ فرمانبرداری کا کیا مطلب ہے۔ یسوع صرف موسیٰ کا عکس نہیں ہیں، بلکہ وہ اسرائیل سے "موسیٰ کی طرح" اُٹھائے گئے نبی ہیں (استثنا 18:15-19؛ اعمال 3:22؛ 7:27)۔ یہ یسوع کے الفاظ اور ان کے نمائندے، رسول اور صحیفوں کے مصنفین ہیں جو نئے عہد کی ایمان کا نیا معیار قائم کرتے ہیں۔ یسوع نبی کو، "موسیٰ کی طرح"، خدا کی آخری وحی موصول کرنی تھی۔ یہ وعدہ بے مقصد ہوتا اگر وہ صرف موسیٰ کے الفاظ کو دہرا دیتے۔ یہ واضح ہے کہ یسوع، جو کہ ختنہ شدہ یہودی تھے، نے قانون کے مطابق مقدس ایام کی پابندی کی۔

یہ واضح ہے کہ یسوع، جو کہ ایک مختون یہودی تھے، قانون کے مطابق مقدس ایام کی پابندی کرتے تھے۔ انہیں اسرائیل کے کھوئے ہوئے قبائل کے پاس جانے کا حکم دیا گیا تھا اور انہوں نے "یہودیوں کے لیے ایک یہودی" کے طور پر کام کیا۔ یسوع نے کچھ لوگوں کو ہر جڑی بوٹی پر دسواں حصہ دینے کا مشورہ (متی 23:23)، ایک ایسا عمل جسے آج کے دور میں شاید کم لوگ حرفاً اپنائیں گے۔ تاہم، یسوع نے خود وعدہ کیا تھا کہ ان کی وفات کے بعد کلیسیا کو سچائی کی مزید رہنمائی دی جائے گی (یوحنا 16:12، 13)۔ یسوع کی تعلیم صلیب پر ختم نہیں ہوئی۔ انہوں نے اپنی غیر موجودگی میں روح کے ذریعے کلیسیا کو تعلیم دینا جاری رکھا۔ یسوع ہم سے پولس اور نئے عہدنامہ کے باقی حصوں میں بات کرتے ہیں۔

آج ہمارے لیے بطور غیر یہودی مومنین، سوال یہ ہے کہ اسرائیل کو دیے گئے خاص دنوں کے لیے اب ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ ختنہ اپنے اصل صورت میں ختم کر دیا گیا ہے؛ صاف اور ناپاک کھانے کے قوانین اب اپنے لغوی معنی میں غیر متعلق ہیں۔ پھر ہفتہ اور مقدس ایام کے بارے میں کیا خیال ہے؟

کلسیوں 2:17 ,16

ہمیں پولس کے ان الفاظ کو انتہائی اہمیت دینی چاہیے جن میں اس نے "سبت" اور "مقدس دنوں" کا ذکر کیا ہے، کیونکہ یہ اس کی محفوظ شدہ تمام تحریروں میں ان الفاظ کا واحد حوالہ ہے۔ یہ حوالہ کلسیوں 2:16 میں پایا جاتا ہے۔ اس آیت میں پولس سالانہ مقدس دنوں، ماہانہ نئے چاند، اور ہفتہ وار سبت کو " عکس " قرار دیتا ہیں۔ اس بیان کے ذریعے وہ اس اہم مسئلے پر رسالت کے نظریے کو ظاہر کرتا ہیں۔

یہ بات حیرت انگیز ہے کہ اگر پولس یہ سمجھتے کہ سبت کا رکھنا نجات کے لیے بالکل لازمی ہے، تو کیا وہ ہفتہ وار سبت اور مقدس ایام کو عکس کہہ سکتے تھے! یہ بات سنگین غلط فہمی کا سبب بن سکتی تھی۔ اس کے باوجود حقیقت بالکل واضح ہے۔ پولس واقعی سبت، مقدس ایام اور نئے چاند کو عکس کہتے ہیں۔ ایک عکس اس وقت اہمیت کھو دیتا ہے جب حقیقت، یعنی مسیح، ظاہر ہو جاتا ہے۔ پولس بالکل وہی زبان استعمال کرتے ہیں جو ہم عبرانیوں 10:1 میں دیکھتے ہیں، جہاں پرانے عہدنامے کی " عکس " قربانیاں مسیح کی " حقیقی " قربانی کے ذریعہ غیر ضروری ہو جاتی ہیں (عبرانیوں 10:10): شریعت جس میں آنے والی اچھی چیزوں کا عکس ہے"... (عبرانیوں 10:1)۔ یہاں قربانیوں کا قانون عارضی تھا اور مسیح کے ظہور کے ذریعے غیر ضروری ہو گیا۔ لیکن پولس کلسیوں 2:17 ,16 میں خاص دنوں کی پابندی کے بارے میں بالکل یہی بات کہتے ہیں۔ مقدس دنوں، نئے چاندوں، اور سبات کے دنوں کی پابندی کا قانون مسیح اور اس کی بادشاہی — آنے والی بھلائیوں — کا پیش خیمہ تھا۔

سبت کو ایک عکس کہنے کا نقطہ اتنا اہم ہے (سبت کی بے حد اہمیت کے پیش نظر جو کچھ لوگ اس سے جوڑتے ہیں) کہ ہمیں کلسیوں 2:17 ,16 پر دوبارہ غور کرنا چاہیے:

"] کیونکہ مسیح نے فرمان کی سند کو منسوخ کر دیا ہے جو ہمارے خلاف تھا، v. 14 [، اس لیے کوئی تمہیں کھانے پینے کے معاملے میں یا کسی تہوار، نئے چاند یا سبت کے دن کے بارے میں نہ پرکھے] یا تم سے باز پرس نہ کرے [۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو آنے والی چیزوں کا عکس

ہیں،لیکن جو حقیقت] سایے کے ذریعے پیش کی گئی تھی[وہ مسیح سے تعلق رکھتی ہے۔"

یہ بات بالکل واضح ہے۔ یہ سبت کی پابندی کے بارے میں نئے عہدنامے کی حتمی معلومات ہیں۔سبت کے دن،مقدس ایام،اور نئے چاند کی اہمیت مسیحیوں کے لیے ایک عکس کے برابر ہے۔یہ دن اب کسی حقیقی حیثیت کے حامل نہیں ہیں اوران کی پابندی کرنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔(کیا سبت پر عمل کرنے والے واقعی سبت کو صحیح طریقے سے مناتے ہیں؟ کیا وہ،مثال کے طور پر،سبت کے حکم کی پابندی کرتے ہوئے ہفتے کے دن محدود سفر کے اصول پر عمل کرتے ہیں؟اعمال 12:1)اب جو اہم ہے وہ مسیح اوراس کے احکامات ہیں۔ وہ اوراس کا نیا قانون اس عکس کی تکمیل ہیں۔ ہمیں،ہفتے کے ہر دن اس میں مستقل "سبت" حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس لیے کوئی تعجب کی بات نہیں کہ متی نے یسوع کے مشہور قول "میرے پاس آؤ اور آرام پاؤ" کو اسی کہانی میں شامل کیا ہے جہاں سبت کے دن مکئی کی بالیاں چننے پر جھگڑا ہو رہا تھا(متی 11:28-12:8)

متی نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ہیکل میں کام کرنے والے کاہن سبت کے قانون کے پابند نہیں تھے(متی 12:5)۔ان کاہنوں کے لیے سبت توڑنا گناہ نہیں تھا۔جیسا کہ یسوع نے واضح کیا،وہ اوراس کے پیروکار نئے روحانی ہیکل کی نمائندگی کرتے ہیں(متی 12:4،5)اوروہ خود نیا سردار کاہن ہیں۔یہاں یہ اشارہ موجود ہے کہ سبت کی پابندی پرانے نظام کا حصہ ہے۔ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قانون نے جب کاہنوں کو ہیکل میں کام کرتے ہوئے سبت کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیا،تو یہ اس وقت کی طرف اشارہ کرتا تھا جب خدا کے فرمانبردار لوگ ایسے اصولوں پر عمل کریں گے جو اسرائیل کو دیے گئے اصولوں سے مختلف ہوں گے۔

جیسے پرانے عہدنامے کا سبت مسیح کا عکس تھا(کلسیوں 2:17)،ویسے ہی قربانیاں بھی تھیں(عبرانیوں 10:1)۔اور کاہنوں کو سبت کے قوانین سے استثنیٰ اس بات کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ وہ لوگ جو خدا کی خدمت کرتے ہیں،ہفتے کے ہر دن خدا کے کام انجام دیتے ہوئے سبت کے قانون سے آزاد ہوں گے۔

سبت کے ماننے والوں کی جانب سے کلوسیوں 2:16-17 کی نئی تشریح کی کوششیں قائل کرنے والی نہیں ہیں۔کچھ کا کہنا ہے کہ ہفتہ وار سبت پولس کی بیان کردہ تین عبادات کی فہرست میں شامل نہیں ہے۔دیگر کا ماننا ہے کہ تینوں قسم کی عبادات اس میں شامل ہیں۔وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پولس خود ان دنوں کو عکس نہیں کہتا بلکہ ان کے ساتھ غلط طریقے سے جڑی ہوئی رسموں کو عکس قرار دیتا ہے۔ایک سبت کے حمایتی کا خیال ہے کہ کلسیوں کو ان خاص دنوں پر قربانیاں پیش کرنے کی تلقین کی جا رہی تھی۔لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے: کیا کلسیوں کے ایک غیر قوم کے فرد کے لیے شریعت کے مطابق قربانی پیش کرنا ممکن تھا؟ایسی قربانیاں صرف یروشلم کے ہیکل میں پیش کی جا سکتی تھیں۔

کلوسیوں 2:16-17 کا سیدھا سادہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ پولس تین قسم کی خاص عبادات کو ایک ساتھ رکھتا ہے اورانہیں عکس قرار

دیتا ہے۔ یہ بات سبت کی پابندی کو نجات کے لیے ضروری مسئلہ نہیں بناتی، جیسا کہ بعض اسے پیش کرتے ہیں۔
یہ ممکن ہے کہ اندرونی طور پر بہت سے سبت کے ماننے والے وہی محسوس کرتے ہوں جو ایک سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ نے 28 سال تک سبت کی پابندی کرنے کے بعد چھوڑتے وقت کہا: "میں نے اکثر چاہا کہ کلسیوں 2:16-17 بائبل میں نہ ہوتا، اور یہ میرے سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ دوستوں کو بھی اتنا ہی پریشان کرتا ہے جتنا یہ مجھے کرتا تھا، چاہے وہ کچھ بھی کہیں۔"
جو لوگ اس عبارت کے بارے میں سوچتے ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ ڈین الفرڈ کے مشہور "کامنٹری آن دی گریک ٹیسٹامنٹ" میں موجود واضح الفاظ پر غور کریں
ہم یہ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ اگر سبت کے حکم کو کسی بھی شکل میں مسیحی کلیسیا پر دائمی فرض کے طور پر برقرار رکھا جانا ہوتا، تو رسول کے لیے کلوسیوں 2:16-17 میں اس طرح بات کرنا بالکل ناممکن ہوتا۔ ایک دن کے لازمی آرام، چاہے وہ ساتواں دن ہو یا پہلا، کا تقاضا براہ راست ان کے یہاں کے بیان کے برخلاف ہوتا۔ ایسا ماننا اس وقت بھی عکس کو برقرار رکھنے کے مترادف ہوتا جب ہمارے پاس اصل حقیقت موجود ہے۔ اور اس کا کوئی جواب شفاف اور خاص دعوے کے ذریعے نہیں دیا جا سکتا کہ وہ صرف یہودی روایات کے بارے میں بات کر رہے تھے؛ پوری دلیل عام اور آیت 17 کا محور عالمگیر طور پر قابل اطلاق ہوتا۔

1 کرنتھیوں 5:7،8

ایک اور مقام پر (1 کرنتھیوں 5:7-8) پولس سالانہ فسح اور بے خمیری روٹی کے ایام پر اسی "روحانی" اصول کا اطلاق کرتا ہے۔ "مسیح، جو ہمارا فسح ہے، قربان ہوا۔" ہمارا مسیحی فسح اب سالانہ قربان ہونے والا برہ نہیں بلکہ ایک نجات دہندہ ہے جو ایک ہی بار اور ہمیشہ کے لیے قربان ہوا، جس میں ہمیں روزانہ نجات دینے کی طاقت ہے، نہ کہ صرف سال میں ایک بار۔ "پس آیئے ہم عید منائیں، پرانے خمیر کے ساتھ نہیں، نہ ہی بدی اور شرارت کے خمیر کے ساتھ، بلکہ اخلاص اور سچائی کی بے خمیری روٹی کے ساتھ" (1 کرنتھیوں 5:8)۔
ہم نوٹ کرتے ہیں کہ "بے خمیری روٹی" جو لفظی بے خمیری روٹی کی جگہ لے چکی ہے، وہ "اخلاص اور سچائی کی بے خمیری روٹی" ہے۔ یہ حقیقی روحانی مسائل ہیں، نہ کہ سال میں ایک ہفتے کے لیے اپنی گاڑیوں اور گھروں سے خمیر صاف کرنے کا معاملہ۔ پولس کہتا ہے کہ مسیحیوں کو مستقل طور پر "عید منانی" چاہیے۔ کنگ جیمز ورژن (KJV) کا ترجمہ گمراہ کن ہے، جو یہ تاثر دیتا ہے کہ ہمیں "عید منانی ہے۔" کیمبرج بائبل فار اسکولز اینڈ کالجز کی تبصرہ مناسب ہے: " آیئے عید مناتے رہیں]یونانی میں ایک موجودہ جاری زمانہ[، جو اس دائمی عید کی طرف اشارہ کرتا ہے جو مسیحی کلیسیا مناتی ہے ... نہ کہ ایک خاص عید، جیسا کہ KJV میں اشارہ دیا گیا ہے۔"
موسیٰ کے شریعت کے نظام کو (جو کہ قوانین کے ایک مجموعہ ہے) روحانی آزادی کے قانون سے بدل دیا گیا ہے، جو ایک حکم میں سمٹ جاتا ہے: اپنے پڑوسی سے ویسے ہی محبت کرو جیسا تم خود سے کرتے ہو (گلتیوں 5:14)۔ اس کے برعکس، پولس سینا کے عہد کا حوالہ دیتا ہے، جب دس احکام دیے گئے، وہ انکو غلامی کی طرف لے جانے والا قرار دیتا ہے: "وہ عہد جو کوہ سینا سے نکلتا ہے غلام بچوں کو جنم دے رہا ہے" (گلتیوں 4:24)۔

ایک اور مقام پر، پولس پتھر کی ان دو تختیوں کو بیان کرتا ہے، جو ممکنہ طور پر دس احکام کی دو نقول تھیں، "مذمت اور موت کی خدمت" کے طور پر (2 کرنتھیوں 3:7، 9)۔ دس احکام یقینی طور پر انسان کے لیے خدا کا آخری کلام نہیں ہیں۔ یہ ایک عبوری ضابطہ تھا جو آج یسوع اور رسولوں کے الفاظ پر مرکوز کرتے ہوئے احکام کے ایک اعلیٰ مجموعے سے بدلا جانا تھا۔ ہمیں ان باتوں پر دھیان دینا چاہیے جو "مقدس نبیوں کے ذریعہ پہلے کہی گئیں اور تمہارے رسولوں کے حکم، جو خداوند اور نجات دہندہ کے ذریعہ مقرر کیے گئے" (2 پطرس 3:2)۔ یہ نئے عہد کے کلمات یقینی طور پر موسیٰ کے الفاظ کا اعادہ نہیں ہیں۔

پرانے عہدنامے کے نئے عہد کی جھلکیاں

پرانے عہدنامے مں ہ اسرائیل کی زندگی کے واقعات کے بارے مں ظ بات کرتے ہوئے، پولس کہتا ہے: "یہ چزیں ہمارے لے نمونے تھں ی" (1 کرنتھوں 10:6)۔ "یہ چزں یں ان کے ساتھ 'نمونہ کے طور پر' ہوئں اور ہماری تعلمی کے لے لکھی گئں ر" (1 کرنتھوں 10:11)۔ ہم آسانی سے دیکھ سکتے ہں پ کہ بادل اور بحر یہ احمر مں واسراؤ واں کا "بپتسمہ" (1 کرنتھوں 10:2) ایک "نمونہ" تھا، جو مسیت) بپتسمہ (پانی اور روح مں ت) سے بدل دیا گار۔ اسی طرح، ان کی ساتویں دن آرام کرنے کی پابندی ہمارے مسحی مں وآرام کو ظاہر کرتی ہے (کلسیوں 2:16-17)۔ ہفتہ کے دن کا سبت ایک ہمہ وقت جاری مسیا آرام کا عکس تھا۔ عبرانوں کا مصنف اسرائیل کے ہفتہ وار سبت کو نظر انداز کرتے ہوئے تخلق 1 کے وقت خدا کے ساتویں دن کے آرام کو ایک "نمونہ" یا عکس کے طور پر دیکھتا ہے، جواب ہمارے گناہوں سے آرام اور آنے والی بادشاہی مں ت ہمارے حتمی آرام کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ "سبتیت" (سبت کا دن نہں،) خدا کے لوگوں کے لے قائم ہے (عبرانوں 4:9)۔ پرانے عہدنامے کا سبت کا دن، بہتر چزووں کے آنے کے بعد، ایک عکس کے طور پر گزر چکا ہے (کلسیوں 2:16-17)، کوفنکہ مسح آچکا ہے۔ تخلق کی اصل روشنی یسوع مسح کے چہرے مں ہ پائی جاتی ہے، جو نئ تخلقو کی نمائندگی کرتا ہے: "کوسنکہ خدا، جس نے کہا، 'اندھرےے مں ہ سے روشنی چمکے گی' [پدیائش 1:3[، وُہی ہمارے دِلوں مں ھ چمکا تا کہ خُدا کے جلال کی پہچان کا نُور یِسُوع مسِیح کے چہرہ سے جلوہ گر ہو۔" (2 کرنتھوں 4:6)۔

سبت کے دیرینہ پیروکاروں کے نقطہ نظر کی تبدیلی کے لیے ضروری ہے کہ وہ کلسیوں 2:16-17 اور عبرانیوں 10:1 میں عکس اور حقیقت کے تضاد پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اس کے ساتھ ہی موسیٰ کی شریعت سے آزادی، یسوع کے ذریعے شریعت کی "تکمیل"، اور پرانے عہدنامے کے عکس کی "روحانی توضیح" پر بھی دھیان دیں، جیسا کہ پولس نے کلیسیاؤں کے لیے بطور یسوع کے نمائندے سکھایا۔ کلسیوں 2:16-17 کو دعائیہ انداز میں اور ہر لفظ پر مکمل توجہ کے ساتھ پڑھنا چاہیے، اور جو کچھ پولس کہہ رہا ہے اسے نظر انداز کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے: سبت، مقدس دن اور نئے چاند عکس ہیں۔ یہ تینوں ایک ہی عکس ہیں، اور اس لیے ایمان لانے والوں کے لیے یہ زندگی اور موت کا معاملہ نہیں ہیں۔

یسوع، اپنی موت سے پہلے، جو نئے عہد کی شروعات کا سبب بنی، اپنے ہم وطنوں سے بعض دس احکام کا حوالہ دے سکتے تھے (چوتھے حکم کا ذکر کبھی نہیں کیا)، جو ایمان کے آغاز کے نقطہ کے طور پر تھا۔ تاہم، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اپنے قریبی شاگردوں کے لیے وہ دس احکام کی

لفاظی سے آگے بڑھتے ہیں(متی 5-7)۔یسوع نے بعض لوگوں کو موسیٰ کے قانون کے مطابق قربانی پیش کرنے کے لیے بھی کہا(مرقس 1:44)،لیکن اب کوئی بھی اپنے آپ کو اس ہدایت پر عمل کرنے کا پابند نہیں سمجھتا۔جب یسوع نے فریسیوں سے کہا کہ وہ مختلف جڑی بوٹیوں کی دہ یکی دیں،تو وہ ان لوگوں سے بات کر رہے تھے جو ابھی بھی شریعت کے تحت تھے(متی 23:23)۔لیکن مسیحیوں کے لیے، یسوع نے اپنے رسولوں کے ذریعے اعلان کیا کہ پورا سبت کا نظام(جس کا ایک حصہ ہفتہ وار سبت بھی تھا،جو دس احکام میں شامل ہے) موجودہ حقیقتِ مسیح کا ایک "خاکہ" یا عکس تھا(کلسیوں 2:16-17)۔

صلیب پر ہی نئے عہد کا آغاز ہوا تھا۔اسی وقت،یسوع کے تمام نئے عہد کے الفاظ،جو متی نے پانچ تعلیمی حصوں میں ترتیب دیے(جو پرانے عہد کی شریعت کی یاد دلاتے ہیں)،کی توثیق کی گئی تھی۔جس طرح موسیٰ نے پرانے عہد کے الفاظ دیے اور پھر خون کے ساتھ عہد کو پختہ کیا تھا(خروج 24)،اسی طرح یسوع نئے عہد کے لیے اس نمونے کی پیروی کرتا ہے۔

صلیب کے وقت تک یسوع کے پیروکار سبت کا دن مناتے رہے(لوقا 23:56)اور بلاشبہ اپنے بچوں کا ختنہ کرتے رہے۔ اس وقت صورت حال بہت مختلف ہے جب پولس نے کلسیوں کو سبت کے دن کو نافذ کرنے کے خلاف تنبیہ کے لیے لکھا(کلسیوں 2:16،17) پولس کے لیے اب دس احکام کا خلاصہ روح میں محبت کے اعلیٰ قانون میں کیا گیا ہے(رومیوں 13:9،10)۔

ہر شخص کو احتیاط سے مطالعہ کے بعد اپنے دل میں قائل ہونا چاہیے(رومیوں 14:5)،لیکن کلسیوں 2:16-17 کے واضح الفاظ کو رد نہ کریں،جو سبت اور مقدس دنوں کی حیثیت کو ایک عکس کے طور پر بیان کرتے ہیں۔اگر ہم ہفتہ وار سبت پر اصرار کریں تو ہمیں،مطابقت کے لیے،مقدس دنوں اور نئے چاند پر بھی اصرار کرنا ہوگا۔یہ سب پرانے عہد کے تحت اسرائیل کو دیے گئے پورے سبت کے نظام کا حصہ ہیں اور ایک ساتھ قائم ہیں یا ختم ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر،یہ تجویز کہ پولس چاہتا ہے کہ "مسیح کا بدن" یعنی کلیسیا ان دنوں کے معاملے میں فیصلہ کرے،ایک جبری اور غیر فطری تشریح ہے۔پولس کے الفاظ واضح ہیں:کسی کو،چاہے وہ کلیسیا کا اندرونی ہو یا بیرونی،آپ کو کھانے پینے یا سالانہ،ماہانہ اور ہفتہ وار دنوں کی پابندیوں کے معاملے میں ملامت نہ کرنے دیں۔ یہ کہنا گمراہ کن ہے کہ سالانہ سبت لازم ہیں کیونکہ انہیں "ہمیشہ کے لیے" مقرر کیا گیا تھا (احبار 23:41،"آپ کی نسلوں کے لیے ایک دائمی حکم")۔صرف ایک آیت پہلے اسرائیل کو اتنا ہی دائمی حکم دیا گیا تھا کہ وہ ویو شِیف کی قربانی پیش کرنے سے پہلے روٹی،بھنا ہوا اناج یا نئی پیداوار نہ کھائیں۔کیا آج کوئی اسے لازم سمجھتا ہے؟اور اس "دائمی حکم" کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جو کوئی مردے کو چھوئے وہ سات دن کے لیے ناپاک رہے؟(گنتی 19:14-21)

یوحنا کی کتاب میں عیدوں کو "یہودی عیدیں" کہا گیا ہے—یوحنا 7:2(عید خیام)،6:4(فسح)،5:1(فسح)۔سبت کی تیاری کے دن کو "یہودی تیاری کا دن" کہا گیا ہے(یوحنا 19:42)۔یوحنا سبت کو ایک یہودی عمل کے طور پر دیکھتا ہے،جس سے پہلے یہودیوں کی تیاری کا دن آتا ہے۔یہ اصطلاحات اس بات سے ہم آہنگ نہیں ہیں کہ پرانے عہد نامے کی عبادات اب مسیحیوں پر لازم ہوں۔ پولس کی طرح،یوحنا بھی ان دنوں کو مسیح کی عظیم حقیقت کے ایک عکس کے طور پر دیکھتا ہے۔

دنوں کی پابندی کے معاملے کو ہر فرد کو،جیسے جیسے وہ وہ حقیقی مسیحیت کے بارے میں سیکھتا ہے، بذات خود طے کرنا چاہیے۔ کھانے اور

دنوں کے بارے میں حساسیت رکھنے والے لوگوں کے ساتھ صبر سے پیش آنا چاہیے، یہاں تک کہ ہم سب روح میں اتحاد تک پہنچ جائیں (رومیوں 14:1-6): " کوئی ایک دن کو دوسرے دن سے بہتر سمجھتا ہے، اور دوسرا ہر دن کو برابر سمجھتا ہے۔ ہر شخص کو اپنے دل میں مکمل یقین ہونا چاہیے" (رومیوں 14:5)۔

اگر کوئی شخص ایمان لانے والوں کو دی گئی اس قیمتی آزادی میں مداخلت کرے، تو اسے غور کرنا چاہیے کہ سبت، مقدس دن اور نئے چاند پرانے عہد نامے کے وہ عکس تھے جو مسیح میں نئے عہد کی حقیقتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ قانون پرستی کا خطرہ یہ ہے کہ یہ پرانے عہد کے قانون کی سخت پابندیوں کی بنیاد پر خود ساختہ راستبازی کو فروغ دے سکتی ہے۔ وہ شخص جو پرانے عہد کے نشان — جسمانی ختنہ — کو قبول کرتا ہے، "پورے قانون کو ماننے کا پابند" ہے (گلتیوں 5:3)۔

پولس کا یہ بیان واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ مسیحی "پوری شریعت" کے پابند نہیں ہیں۔ جو لوگ پرانے عہد کے قانون کو قواعد وضوابط کے ضابطے کے طور پر ماننے پر اصرار کرتے ہیں، "انہوں نے مسیح سے اپنا تعلق منقطع کر لیا ہے... آپ فضل سے محروم ہو گئے ہیں" (گلتیوں 5:4)۔ یہ پولس کی سخت تنبیہات ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لانے والوں پر وہ قانونی ذمہ داریاں عائد کرتے ہیں جو یسوع نے اپنے پیروکاروں سے طلب نہیں کیں۔ یاد رکھنا دانشمندی ہے کہ یسوع کو دشمن یہودیوں نے اس لیے ستایا" کیونکہ وہ سبت توڑ رہا تھا" (یوحنا 5:18)۔ یسوع کا دعویٰ یہ تھا کہ وہ اپنے باپ کے مکمل اختیار کے ساتھ بغیر رکے کام کر رہا تھا (یوحنا 5:19)۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں کہ یسوع نے اپنے زمینی مشن کے دوران روایتی سبت کی پابندی کو مکمل طور پر نظر انداز کیا۔

یسوع کے اتوار کے روز جی اُٹھنے کی مناسبت: مسیحی اجتماع کے لیے ایک موزوں وجہ

یسوع کا جی اٹھنا اتوار کو ہوا، اور اتوار، اگرچہ یقینی طور پر پرانے عہد نامے کے لحاظ سے سبت کا دن نہیں ہے، مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے ہفتہ وار جشن کے لیے ایک مناسب دن ہے۔ یسوع نے پیشین گوئی کی کہ وہ ''تیسرے دن'' جی اٹھے گا۔ درحقیقت، نیا عہد نامہ گیارہ بار بیان کرتا ہے کہ جی اٹھنا " تیسرے دن" ہوا تھا۔ (متی 16:21؛ 17:23؛ 20:19؛ 27:64؛ لوقا 9:22؛ 18:33؛ 24:7، 21، 46؛ اعمال 10:40؛ 1 کرنتھیوں 15:4)۔

" تیسرے دن" کے حوالے سے یہ حوالہ جات غالباً ہوسیع 6:2 (موازنہ کریں: 1 کرنتھیوں 15:4) کے اس بیان کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو اسرائیل کے " تیسرے دن" جی اُٹھنے کی بات کرتا ہے۔ چونکہ یسوع اسرائیل کی نمائندگی اس کے مثالی رہنما کے طور پر کرتے ہیں، اس لیے ان کے لیے مناسب ہوگا کہ اسرائیل کے بارے میں جو پیشین گوئی کی گئی ہے اسے پورا کریں (جبکہ اسرائیل کی قوم کا مستقبل میں اُٹھنا ابھی پورا ہونا باقی ہے)۔ اسی طرح، ہوسیع 11:1 کے مطابق، اسرائیل، خدا کا بیٹا، مصر سے باہر بلایا جانا تھا۔ اس پیشن گوئی کی تکمیل یسوع کی زندگی میں اسرائیل کے نمائندے کے طور پر پائی جاتی ہے (دیکھیں متی 2:15)۔ یسوع اسرائیل کے تجربے کو " دوبارہ بیان کرتے ہیں" اور وہ نمونہ پیش کرتے ہیں جو حقیقی اسرائیل (موازنہ کریں: گلتیوں 6:16، یعنی کلیسیا) کو ہونا چاہیے۔

یہ عجیب بات ہے کہ بائبل کے طلباء، خاص طور پر سبت کے رکھوالے، جو چاہتے ہیں کہ جی اٹھنا ہفتہ کو ہوئی ہو، اپنی تمام تر توجہ متی 12:40

کے ایک حوالہ پر مرکوز کرتے ہیں، جہاں یسوع نے کہا کہ وہ "تین دن اور تین رات "زمین کے دل میں رہیں گے۔ جیسا کہ ایک لمحے میں دکھایا جائے گا، یہ عبرانی محاورہ متی کے لیے مانوس تھا اور اسے 20 ویں صدی کے انگریزی بولنے والے کی طرح بالکل 72 گھنٹوں کے معنی میں لینا ضروری نہیں ہے۔

غالب ثبوت پر عقائد کو تلاش کرنا زیادہ محفوظ ہے، اور یہ ثبوت تیسرے دن جی اٹھنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ تیسرے دن سے کیا مراد ہے؟ لوقا 13:32 میں، یسوع کہتے ہیں: "جاؤ، اُس لومڑی سے کہو، 'دیکھو، میں آج اور کل بدروحیں نکالتا اور شفا دیتا ہوں، اور تیسرے دن میں اپنا مقصد پورا کرتا ہوں۔'" وقت کا یہ حساب کتاب عبرانی پرانے عہد نامے میں جڑیں رکھتا ہے "خداوند نے موسیٰ سے بھی کہا، 'لوگوں کے پاس جاؤ اور آج اور کل ان کو مخصوص کرو، اور انہیں اپنے کپڑے دھونے دو۔ اور وہ تیسرے دن کے لیے تیار رہیں کیونکہ تیسرے دن خُداوند کوہِ سینا پر اُترے گا'' (خروج 19:10، 11)۔ "جب میں نے کل اس وقت یا تیسرے دن اپنے باپ کو آواز دی ہے ... (1 سموئیل 20:12)۔ وقت کا حساب لگانے کا یہ طریقہ بدھ کو مصلوب ہونے اور ہفتہ کے روز جی اٹھنے کو مسترد کرتا ہے۔ بدھ سے، جمعہ تیسرا دن ہوگا (آج، بدھ، کل، جمعرات، تیسرا دن، جمعہ)۔ لیکن لوقا کس دن کو تیسرا دن مانتا ہے، یعنی جی اٹھنے کا دن (لوقا 9:22؛ 18:33؛ 24:7)؟ جواب آسان ہے: یہ اتوار ہے۔

"لیکن ہفتہ کے پہلے دن، صبح سویرے وہ قبر پر آئیں ... اُن میں سے دو اُسی دن]یعنی ہفتہ کے پہلے دن[ایک گاؤں کی طرف جا رہی تھیں جس کا نام عمواس تھا" (لوقا 24:1، 13)۔ اُسی اتوار کو، مایوس شاگرد کہتے ہیں: "آج]اتوار[تیسرے دن ہوا جب یہ سب کچھ ہوا]یعنی مصلوبیت، آیت 20[" (لوقا 24:21)۔ یہ تیسرا دن، اتوار، وہ دن تھا جس پر شاگرد یسوع کے جی اٹھنے کی توقع کر رہے تھے، جیسا کہ یسوع نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ تیسرے دن جی اُٹھیں گے۔ یسوع جی اٹھنے کے بعد انہیں اس کی یاد دہانی کراتے ہیں: "پھر اُس نے اُن کا ذہن کھولا تا کہ وہ کلام پاک کو سمجھ سکیں، اور اُس نے اُن سے کہا، 'یہ لکھا ہے کہ مسیح دکھ اٹھائے گا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا'" (لوقا 24:45-46)۔ وہ تیسرا دن وہی اتوار تھا جس پر وہ اُن پر ظاہر ہوئے اور وہ یسوع کے جی اٹھنے کی توقع کر رہے تھے (لوقا 24:21)۔

یہ حساب کتاب کرنا مشکل نہیں کہ اگر اتوار تیسرا دن ہے، تو جمعہ مصلوبیت کا دن ہے۔ جمعہ سے اتوار بطور تیسرے دن کا تعین لوقا کے حساب کے مطابق ہے، جیسا کہ لوقا 13:32 میں بیان ہوا: "آج]جمعہ[، کل]ہفتہ[، اور تیسرا دن]اتوار[۔"

لوقا کے بیان میں مصلوبیت اور اس کے بعد کے واقعات واضح اور تسلسل کے ساتھ درج ہیں۔ لوقا 23:54-24:1 میں لکھا ہے:

وہ تیاری کا دِن تھا]جو کہ جمعہ کے لیے معیاری یونانی اصطلاح ہے[اور سبت کا دِن شُروع ہونے کو تھا۔ اور اُن عورتوں نے جو اُس کے ساتھ گلیل سے آئیں تھیں پیچھے پیچھے جا کر اُس قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ اُس کی لاش کِس طرح رکھی گئی۔ اور لَوٹ کر خُوشبُودار چیزیں اور عِطر تیّار کِیا۔ سبت کے دِن تو اُنہوں نے حُکم کے مُطابِق آرام کِیا۔ لیکِن ہفتہ کے پہلے دِن وہ صُبح سویرے ہی اُن خُوشبُودار چیزوں کو جو تیّار کی تھیں لے کر قبر پر آئیں۔

اگر لوقا کا مطلب یہ ہوتا کہ مصلوبیت بدھ کو ہوئی تھی، تو یہ ترتیب نا قابل فہم ہو جاتی۔ لیکن وہ واضح طور پر ایک دن کے بعد دوسرے دن کی تفصیل بیان کرتے ہیں: تیاری کا دن (جمعہ)، پھر حکم کے مطابق آرام کا دن (سبت)، اور پھر ہفتے کا پہلا دن (اتوار)۔ یہ شواہد کسی بھی متبادل قیاس کو کمزور کرتے ہیں۔

یہ سوال کہ آیا یسوع اور شاگردوں نے فسح منائی تھی یا یسوع کی موت فسح کے دن ہوئی تھی، اس کا بہترین جواب یہ ہے کہ متی، مرقس، اور لوقا کے مطابق یسوع نے فسح منائی، جیسا کہ یہودی 14 نسان کی شام کو کیا کرتے تھے۔ یوحنا اس حقیقت کی تردید نہیں کرتے بلکہ اس کی تائید کرتے ہیں کہ مصلوبیت اگلے دن (15 نسان) ہوئی۔ مصلوبیت کا دن (جمعہ) ہفتے کے اہم سبت کے لیے تیاری کا دن تھا جو فسح کے ہفتے میں آ رہا تھا: "یہ تیاری کا دن تھا] جمعہ [تا کہ لاشیں سبت کے دن] ہفتے کے دن [صلیب پر نہ رہیں، کیونکہ وہ سبت] ہفتے کا دن [ایک بڑا دن تھا" (یوحنا 19:31)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہفتہ وار سبت (NT میں مقدس دنوں کو "سبت" نہیں کہا گیا) خاص اہمیت رکھتا تھا کیونکہ وہ فسح کے ہفتے میں آ رہا تھا۔ یوحنا 19:14 میں کہا گیا: "یہ فسح] ہفتے [کی تیاری کا دن تھا،" نہ کہ "فسح کے کھانے کی تیاری کا دن۔" یہودیوں نے پریٹوریم میں داخل ہونے سے انکار کیا تا کہ وہ ناپاک نہ ہو جائیں کیونکہ انہیں فسح کے ہفتے کی تقریبات کے لیے تیار رہنا تھا، نہ کہ کسی فرضی فسح کے کھانے کے لیے (یوحنا 18:28)۔ وہ ویسے بھی دن کے اختتام تک پاک ہو جاتے، جو ظاہر کرتا ہے کہ یوحنا کے ذہن میں شام کے کھانے کا تصور نہیں تھا۔ دوبارہ، یوحنا نے مصلوبیت کے جمعہ کو "فسح] ہفتے [کی تیاری" کہا (14:19)، نہ کہ آنے والے فسح کے کھانے کی تیاری، جو پہلے ہی جمعرات کی شام کو ہو چکا تھا، جیسا کہ باقی تین اناجیل ہمیں بتاتی ہیں۔

تو پھر متی 12:40 میں ذکر کیے جانے والے "تین دن اور تین راتیں" کا کیا حال ہے؟ سب سے پہلے، اگر کوئی الفاظ کو لغوی طور پر لے کر اس کا مطلب نکالے تو یہ ایک بالکل درست پیشنگوئی نہیں ہے۔ یسوع قبر میں تین راتیں اور تین دن رہا، اس ترتیب سے، نہ کہ "تین دن اور تین راتیں"۔ دوسرے نمبر پر، یہ یہودیوں کے لیے عام تھا کہ وہ تین دن اور راتوں کے کسی بھی حصے کو پورے دن اور رات کے دورانیے کے طور پر شمار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ عہد نامہ قدیم میں ہمیں ایک حوالہ ملتا ہے جس میں "تین دن" کا حوالہ پورا کرنے کے لیے پورے تین دن کی مدت درکار نہیں ہوتی۔ پیدائش 42:17 میں یوسف نے اپنے بھائیوں کو تین دن قید میں رکھا اور تیسرے دن انہیں چھوڑ دیا، تین مکمل دنوں کے پورے ہونے کے بغیر۔ یہودی ربی ادب میں کئی مقامات ہیں جو "تین دن اور تین راتوں" کے اظہار کے محاوراتی استعمال کو ثابت کرتے ہیں۔ ربی ایلازیر بن عزریاہ (تقریباً 100 عیسوی) کہتے ہیں کہ "ایک دن اور ایک رات ایک 'اونا']وقت کا حصہ[ہے اور ایک 'اونا' کا ایک حصہ اس کے پورے حصے کے برابر ہے۔"

یہ اہم نکتہ " Commentary on the New Testament from the Talmud and Midrash " ازسٹرک اور بلیربیک (جو صرف جرمن میں دستیاب ہے) سے بھی تصدیق ہوتا ہے۔ ان کے بیانات کا ترجمہ یہاں پیش کیا گیا ہے، جو متی 12:40 کی یہودی پس منظر میں وضاحت فراہم کرتا ہے: "تین دنوں کی گنتی کے بارے میں ہمیں یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ ... ایک دن کے حصے کو پورے دن کے طور پر شمار کیا جاتا تھا۔ ربی یشماعیل (تقریباً 135 عیسوی) نے 'اونا' کے ایک حصے (اس صورت میں 12 گھنٹے) کو پورے 'اونا' کے طور پر شمار کیا (یعنی ایک مکمل 12 گھنٹے) Pesahim 4a ...: کا ایک حصہ پورے دن کے برابر ہے (یہی اصول ایک

ماہ یا سال کے حصے کے بارے میں بھی سچ ہے)'

۔" کچھ لوگوں نے یہ سوچا کہ مصلوبیت کے ہفتے میں دو سبت کیدن ضرور آئے ہوں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ خواتین نے خُوشبُو دار چِیز یں سبت کے بعد (مرقس 16:1) اور سبت سے پہلے (لوقا 56:23) مول لیں۔ اس تفصیل کے مضبوط شواہد (جمعہ کی مصلوبیت کے حق میں) کو نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے، جو اتوار سے تین دن پہلے ہے۔ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ حساب میں خواتین کے دو گروپوں کو الگ الگ شمار کیا جائے (جیسا کہ جی اٹھنے کے بعد بھی — یوحنا 1:20؛ لوقا 1:24)۔ متی 27:55، 56 میں "بہت ساری خواتین" ہیں، جن میں سے مریم مگدلینی، مریم (یعقوب اور یوسف کی والدہ)، اور زبدی کے بیٹوں کی والدہ کو نمایاں کیا گیا ہے۔ بڑا گروپ وہ "بہت ساری دیگر خواتین" ہے جن کا ذکر مرقس 15:41 میں ہے۔ وہ ممکنہ طور پر سبت کے باقاعدہ دن سے پہلے خُوشبُو دار چِیز یں تیار کر رہی ہوں گی (لوقا 23:49، 56)، جبکہ تین خواتین کا گروپ سبت کے بعد تک انتظار کر رہی ہوں (مرقس 16:1)؛ یا متبادل طور پر پھر خُوشبُو دار چِیزوں کو سبت سے پہلے جلدی میں خریدا گیا ہو گا اور سبت کے بعد دوسروں نے مزید خُوشبُو دار چِیز یں خریدیں ہوں۔ مرقس 16:9 (حقائق کے بہت ابتدائی گواہ کے طور پر) جی اٹھنے کو اتوار کے دن رکھتا ہے: "اب وہ ہفتے کے پہلے دن جی اٹھنے کے بعد، وہ پہلی بار مریم مگدلینی پر ظاہر ہوا۔"

ہفتہ کے دن جی اٹھنے کا نظریہ نئے عہد نامے کے حقائق سے کوئی میل نہیں کھاتا۔ اتوار کی قیامت اس عظیم واقعے کی ہفتہ وار تقریب کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ ہفتہ وار تقریب ابتدائی مسیحیوں کے پہلے دن کے روز ملاقات میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس طرح اعمال 20:7 میں ایک ایسی ملاقات ہے جس میں روٹی توڑنے کی تقریب ہوئی۔ یہاں ملاقات اتوار کی شام کو ہوئی۔ لوقا دنوں کا حساب رومی انداز میں کرتا ہے۔ اعمال 4:3 میں شام تھی، لیکن اگلی صبح "اگلا دن" تھا۔ اعمال 20:7 میں مومنوں نے اتوار کی شام ملاقات کی، ہفتے کے پہلے دن کی شام، اور پولس صبح سویرے روانہ ہوا (آیت 11)، جو "اگلا دن" تھا (آیت 7)۔ اعمال 20 میں ملاقات میں ایک وعظ اور عشائے ربانی شامل ہوتی، جس کا انعقاد "جب تم کلیسیا کے طور پر اکٹھے ہوتے ہو" اور (1 کرنتھیوں 11:18) اور "جب تم اکٹھے ہوتے ہو" (آیت 20)۔ "روٹی توڑنے" کا اظہار (اعمال 20:11) محض ایک عام کھانے کی نشاندہی نہیں کرتا جیسا کہ اعمال 2:42 میں ہے، جہاں اسے دوسرے مذہبی عملوں کے ساتھ جوڑا گیا ہے، "رسولوں کی تعلیم، شرکت اور دعا"۔ حقیقت میں، جیسے پولس نے کہا، "جو روٹی ہم توڑتے ہیں [خداوند کی عشاء میں] وہ مسیح کے بدن میں شرکت ہے" (1 کرنتھیوں 10:16)۔ یہ مسیحی "مواصلہ" عہد نامہ قدیم کے "قربانیوں کا کھانا" (1 کرنتھیوں 10:18-21؛ احبار 7:6) کے عمل کی "مکملیت" ہے، جو صرف سالانہ نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے یہ کہنا مشکل ہو گا کہ نئے عہد نامے کی "مواصلہ" یا "خداوند کی عشاء" صرف ایک بار سال میں منائی جاتی تھی۔ خداوند کی عشاء "جب تم کلیسیا کے طور پر اکٹھے ہوتے ہو" (1 کرنتھیوں 11:18) منائی جاتی تھی۔

اس نکتے پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ مسیحی "مواصلہ" یا "یوکرسٹ" فسح کا سالانہ جشن نہیں ہے۔ یہ یقیناً فسح کے واقعات کی عکاسی کرتا ہے، "میمنے" یسوع کا خون جو ہمارے گناہوں کا کفارہ فراہم کرتا ہے۔ لیکن یہ ہمیں خروج 24:7-11 میں اس عظیم واقعہ کی بھی یاد دلاتا ہے جہاں موسیٰ کے ذریعے ثالثی کے عہد میں آغاز کی علامت کے طور پر لوگوں پر خون چھڑکا گیا تھا۔ مسیحی یسوع کے ذریعے نئے عہد میں

شریک ہونے کے ہیں۔"مواصلہ" نئے عہد کی نمائندگی کرتا ہے جو پرانے عہد کے قربانی کے کھانوں کے برابر ہے—فرق یہ ہے کہ روٹی اور مے، جو یسوع کے جسم اور خون کی نمائندگی کرتی ہے، اب جانوری کی قربانی کی جگہ لیتی ہے۔ یہ قربانی کے کھانے سال میں ایک بار نہیں منائے جاتے تھے۔ اس لیے پولس نئے عہد نامے کی عشاء کے سالانہ جشن کے بارے میں نہیں بلکہ "جتنا بار تم اسے پیو" اور "جتنا بار تم اس روٹی کو کھاؤ" (1 کرنتھیوں 11:25،26) کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

عشائے ربانی کا قیام یہودی فسح کے وقت کیا گیا تھا،لیکن یہ بذات خود ایک نیا حکم ہے جو ہمیں اکثر مسیح کی موت اور مومنوں کے ساتھ اُس کے دوبارہ آنے تک اُس کے جی اُٹھنے کی یاد دلاتا ہے۔ یہودیوں کا فسح مسیح میں پورا ہوتا ہے ("مسیح ہمارا فسح ہے،" 1 کرنتھیوں 5:7،یعنی مستقل طور پر، سال میں صرف ایک بار نہیں)۔عشائے ربانی کو نئے عہد کے نئے واقعات کو نشان زد کرنے کے لیے قائم کیا گیا ہے اور یہ پرانے عہد نامے کے متعدد مختلف "عکس" کی "تکمیل" ہے۔ یہ آنے والی بادشاہی میں منائی جانے والی ضیافت کا ایک "پیش نظارہ" بھی ہے۔ مے اس عہد کی توثیق کے لیے یسوع کے بہائے گئے خون کی علامت ہے جو یسوع کی مستقبل کی عالمی حکومت میں ایمانداروں کو بادشاہی عطا کرتا ہے (لوقا 22:20،28-30؛ مکاشفہ 5:9،10)۔

خُداوند کا عشائیہ رکھا جاتا تھا "جب آپ اکٹھے ہوتے ہیں،" "جب آپ ایک گرجہ گھر کے طور پر اکٹھے ہوتے ہیں" (1 کور 11:17،18، 20)۔ پولس ایک سال کے اندر کرنتھیوں کا دورہ کرنے کا ارادہ کر رہا تھا، پھر بھی اس نے کمیونٹی کے کھانے کے ان کے جاری ہفتہ وار جشن کے مسائل سے فوری طور پر نمٹنا ضروری سمجھا، جس میں مسیح کے خون کی علامت کے طور پر شراب پینا اور روٹی کھانا شامل تھا۔اس کی موت کی یاد منانا . پورا عشائیہ اس مسیحی ضیافت کا بھی منتظر تھا جو یسوع کے جلال میں واپسی پر منائی جائے گی تا کہ ایک نئی زمین پر خدا کی بادشاہت قائم کی جا سکے۔

اتوار کو ملاقات

یہ خیال کہ اتوار کا دن صرف اس وقت مومنوں کے لیے اہمیت حامل ہوا جب قسطنطین نے اسے رومن سلطنت میں ایک سرکاری دن قرار دیا، تاریخ کے حقائق کے مطابق درست نہیں ہے۔ ہمارے پاس بہت ابتدائی ثبوت موجود ہیں (اعمال 20:7 کے علاوہ؛ 1 کرنتھیوں 16:2 کا موازنہ کریں) کہ مسیحی اتوار کو عبادت کے لیے ملاقات کرتے تھے۔ یہ کسی قانون کے تحت عمل کرنے کے طور پر نہیں تھا بلکہ جی اٹھنے کے عظیم واقعے کی مناسبت سے تھا۔ یہ رسولوں کی روایت تھی، اتوار کیدن سبت کی منتقلی نہیں تھی۔ جیسا کہ ایک مورخ لکھتا ہے: "ہمارے نجات دہندہ اور رسولوں نے ایام کی تعظیم کے بارے میں کوئی مقررہ اصول نہیں بنائے تھے ... اور نہ ہی انجیل اور رسول ہمیں ان]مقررہ دنوں[کو نظر انداز کرنے پر کسی سزا، سزا یا لعنت کی دھمکی دیتے ہیں، جیسا کہ موسوی قانون یہودیوں کو کرتا ہے... رسولوں کا مقصد تہوار کے دن مقرر کرنا نہیں تھا، بلکہ ایک صالح زندگی اور تقویٰ کی تعلیم دینا تھا۔"

اتوار کو جی اٹھنے کے دن کے طور پر منانے کا عمل نئے عہد نامے کی طاقتور تصدیق ہے۔ دوسرے صدی کے ابتدائی دور میں برنباس (9:15) لکھتے ہیں:"ہم آٹھویں دن کو خوشی منانے کے لیے رکھتے ہیں، جس دن یسوع بھی مردوں میں سے زندہ ہوئے، اور ظاہر ہونے

کے بعد آسمانوں میں اٹھا لیے گئے۔" وہ آٹھویں دن کو " دوسری دنیا کی ابتدا" کے طور پر بھی بیان کرتے ہیں۔ یہ یسوع کا فصل کے پہلا پھل ہونے کے مطابق ہے، اور ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ فصل کے پہلے پھل کو اتوار کے دن پیش کیا جاتا تھا (احبار 23:11) جو اس دن یسوع کی قیامت کی ایک علامت ہے۔ 1 کرنتھیوں 15:23 کے مطابق، مسیح اپنی قیامت کے ذریعے پہلا پھل بنے۔ کتنی مناسب بات ہے کہ یہ قیامت اس دن (اتوار) پر ہوئی جو عہد نامہ قدیم کی عکس کے طور پر ظاہر کی گئی تھی — وہ اتوار جس دن "ویوشیف" پیش کی جاتی تھی۔ وہ ایک اتوار جو قانون کے مطابق " عکس" یا" قسم " کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اب ختم ہو چکا ہے، کیونکہ اب مسیح کی قیامت واقع ہو چکی ہے۔

اگنیٹیس دوسرے صدی کے ابتدائی دور میں مومنین کے بارے میں بات کرتے ہیں جو اب سبت کا اہتمام نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے اعمال کو خداوند کے دن کے مطابق ڈھالتے تھے۔ جسٹن مارٹر (تقریباً 150 عیسوی) مسیحی اجتماعات کو "اتوار کے دن" کے طور پر بیان کرتے ہیں تاکہ "وہ سب جو شہروں یا دیہاتوں میں رہتے ہیں" خداوند کی قربانی کے اہتمام کے لیے اکٹھا ہوں۔

یہ ابتدائی عمل یقیناً ہر اس چیز کی توثیق نہیں کرتا جو صدیوں میں عیسائیوں نے سکھایا تھا۔ مسیح کے بعد، اور نہ ہی اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسری صدی سے، عقیدے کی تدریجی - اور ابتدائی - بت پرستی نہیں تھی، جس کا اختتام قسطنطین کے تحت مکمل ارتداد میں ہوا۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قسطنطنیہ اتوار کو منانے کا ذمہ دار ہے۔ سبت کے رکھوالوں کو اعمال 20:7 میں اتوار کی ملاقات کے بارے میں لوقا کے حوالہ کی جانچ کرنے میں ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیے اور نہ ہی نئے عہد نامے کے اس عمل کے بارے میں جس میں "ہر اتوار" کو چندہ جمع کرنے کے لیے پیسہ بچانے کی بات کی گئی ہے (1 کرنتھیوں 16:2)۔ بائبل کا کوئی متن نہیں ہے جس میں یہ بتایا گیا ہو کہ کلیسیا (جو عبادت کے لیے یہودی عبادت گاہ سے مختلف تھی) ہفتہ کے دن عبادت کے لیے جمع ہوتی تھی۔ اعمال 20:7 اتوار کے دن کلیسیا کی ملاقات کی گواہی دیتا ہے، اور یہ قابل ذکر ہے کہ پولس طراس میں سات دن رہا، مگر اس نے اتوار تک مومنوں کے ساتھ ملاقات کرنے کا انتظار کیا (اعمال 20:6،7)۔ سبت کے دن عبادت کیوں نہیں ہوئی؟ 1 کرنتھیوں 16:2 ممکنہ طور پر ایک باقاعدہ پہلے دن کی ملاقات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ این آئی وی اسٹڈی بائبل نوٹ کرتی ہے، چندہ " شاید عبادت کے دوران جمع کیا گیا تھا"، نہ کہ گھر پر جیسا کہ کچھ ترجموں میں اشارہ کیا گیا ہے۔

خلاصہ

سبتی نظام اسرائیل کو شریعت کے تحت دیا گیا تھا۔ خدا نے خود ساتویں دن آرام کیا تھا اور یہی "نمونہ" تھا جس نے اسرائیل کے لیے بعد میں سبت کی پابندی کی بنیاد فراہم کی تھی جیسا کہ خروج 16 میں ذکر ہے۔ یہ نہیں تھا کہ خدا نے تخلیق کے وقت سبت کو تمام انسانیت کے لیے قائم کیا تھا۔ بلکہ یہ تھا کہ خروج 16 میں اس نے اسرائیل کے لیے ایک نیا ادارہ متعارف کروایا اور اس سبت کو اپنے پہلے کی آرام سے جوڑا۔ خروج 20:11 میں یوں لکھا ہے:" کیونکہ چھ دنوں میں خداوند نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا... اور ساتویں دن آرام کیا] اس وقت اسے 'سبت' نہیں کہا گیا تھا[؛ لہٰذا اب] یعنی عبرانی میں ال چن = 'اس لیے' اس طرح ترجمہ کیا جا سکتا ہے[خداوند نے سبت کے دن کو

برکت دی اور اسے مقدس بنا دیا۔" یسوع نے کہا کہ "سبت انسان کے لیے بنایا گیا تھا" (مرقس 27:2)، مگر یہاں جو "انسان" ہے وہ اسرائیل کے بارے میں ہے، جس کے بارے میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ "انہوں نے میری مخالفت کی... اور وہ میری آئین کی پابندی کرنے میں بھی محتاط نہیں تھے، جن کے ذریعے، اگر کوئی] یعنی ایک اسرائیلی [ان کی پابندی کرتا ہے تو وہ جیتا رہے گا" (حزقی ایل 21:20)۔ یہاں "انسان" کا مطلب اسرائیل ہے جسے خدا کا قانون دیا گیا تھا، نہ کہ تمام انسانیت۔

کلسیوں 16:2، 17 میں پولس کے الفاظ ہمیں آگاہ کرتے ہیں کہ نئے عہد نامے کا سبت مسیح میں ایک مستقل آرام پر مشتمل ہے جو مقدس دنوں، نئے چاند اور سبت کے دنوں میں پائے جانے والے پرانے عہد کے عکس کا مواد ہے۔ سبت کے دن کی پابندی کرنے والی جماعت آپس میں متفق نہیں ہوسکتی کہ ان آیات کی وضاحت کیسے کی جائے (کلسیوں 16:2، 17)۔ وہ سادہ معنی سے گریز کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اصرار کرتے ہیں (جیسا کہ سیونتھ ڈے ایڈونٹزم کے بانی ایلن جی وائٹ نے کیا تھا) کہ پولس نے ان "تین عبادات" میں سے ہفتہ وار سبت کو مستثنیٰ کر دیا ہوگا۔ مسز وائٹ کے جانشین، خاص طور پر ساموئیل بیکیوکچی، دیکھتے ہیں کہ پولس نے تمام قسم کی سبتی کی عبادتوں کو ذکر کیا ہے۔۔ پھر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پال کے ذہن میں دنوں کے علاوہ کچھ اور ہے۔ تاہم، وہ یہ بتانے میں ناکام ہیں کہ مقدس ایام اور نئے چاند مسیحیوں پر یکساں طور پر لازم کیوں نہیں ہیں۔

پورا نظام ایک ساتھ قائم یا ختم ہوتا ہے۔ بکیوکچی (Bacchiocchi) کولسیوں 16 ,17:2 کے صاف مفہوم سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور تجویز دیتے ہیں کہ پولس سبت سے متعلق زاہدانہ (ascetic) اعمال کے خلاف ہے، نہ کہ سبت کے۔ لیکن کیا زاہدانہ اعمال "آنے والی چیزوں کا عکس" ہوسکتے ہیں؟ یہ وہ عبادات ہیں جو شریعت میں عکس کے طور پر پائی جاتی ہیں (موازنہ کریں عبرانیوں 1:10)۔ یہ چیزیں اب مسیحیوں کے لیے غیر اہم ہیں۔ جیسا کہ پولس نے گلتیوں 23:3 میں کہا: "ایمان کے آنے سے پہلے، ہم شریعت کی قید میں تھے، اُس ایمان کے لیے بند کیے گئے تھے جو ظاہر ہونے والا تھا۔" پولس وہی زبان استعمال کرتے ہیں جب وہ اصرار کرتے ہیں کہ سبت، نئے مہینے اور مقدس ایام "آنے والی چیزوں کا عکس" ہیں (کولسیوں 17:2)۔ چونکہ مسیح اس عکس کے حقیقی وجود کے طور پر آ چکے ہیں، اس لیے مسیحیوں کے لیے عکس رکھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ کرتے ہیں، تو مستقل مزاجی کے تقاضے سبت، مقدس دن اور نئے مہینے کی پابندی کو لازمی بناتے ہیں۔

مسیح میں ایک آزادی ہے جسے مسیحی لطف اندوز ہوسکتے ہیں اور دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ پرانے عہد نامے کی عیدوں پر سختی سے عمل کرنا مسیح کی روح اور خوشخبری کو محدود کرتا ہے۔ ہم اب شریعت کے تحت نہیں ہیں (رومیوں 14:6)۔ ہم "شریعت سے آزاد کیے گئے ہیں" (رومیوں 6:7)۔ ہم "شریعت کے لیے مسیح کے جسم کے ذریعے مر گئے ہیں تاکہ] ہم [کسی اور سے جڑ جائیں، اُس سے جو مردوں میں سے جی اُٹھا، تاکہ ہم خدا کے لیے پھل لائیں" (رومیوں 4:7)۔ جو لوگ "شریعت کے تحت رہنے کی خواہش رکھتے ہیں" (گلتیوں 21:4) ہم اُنہیں گلتیوں 21:4-31 میں پولس کے اہم الفاظ کی سفارش کرتے ہیں: کوہ سینا کا عہد غلامی کی طرف لے جاتا ہے۔ وعدہ کے بچوں کے لیے مسیح میں ایک نئی اور شاندار آزادی ہے۔ روح میں ایک نیا عہد ہے۔ پرانے عہد کو، بشمول اس کے قانونی نظام کے، کسی بہتر چیز سے بدل دیا گیا ہے (عبرانیوں 13:8)۔ ہم "پوری شریعت پر عمل کرنے کے پابند نہیں ہیں" (گلتیوں 3:5)۔ اگر ہم ایسا

کرنے کی کوشش کریں، تو ہم "فضل سے محروم ہو گئے ہوں گے" (گلتیوں 4:5)۔ اب جب ایمان آ گیا ہے، ہم شریعت کی نگرانی کے تحت نہیں ہیں (گلتیوں 3:25, 24)۔ جو لوگ پرانے عہد کی شریعت پر اصرار کرتے ہیں وہ کوہ سینا کے عہد کے ماتحت ہونے کا خطرہ رکھتے ہیں (گلتیوں 4:24)۔ شریعت کے عہد کے بچے، آزاد عورت کے بیٹوں کے ساتھ وارث نہیں ہو سکتے (گلتیوں 4:30)۔ جو لوگ سینا کے قانونی نظام سے چمٹے رہتے ہیں وہ خدا کی بادشاہت کے لیے اچھے امیدوار نہیں ہیں۔

یقیناً یہ واضح ہے کہ پرانے عہد کے آرام کے تمام دن اب اُن لوگوں کے لیے لازمی نہیں ہیں جو مسیح میں آرام تلاش کرتے ہیں، اپنی روزمرہ کی سرگرمیوں سے باز آتے ہیں (عبرانیوں 4:10, 9)۔ سولہویں صدی کے ایک الہیات دان کے الفاظ میں، سبت کا مطلب یہ ہے کہ "میں اپنی تمام برے اعمال سے باز آ جاؤں، اپنی زندگی کے تمام دنوں میں، اور خداوند کو اپنے اندر اپنی روح کے ذریعے کام کرنے دوں، اور اس طرح اس زندگی میں ابدی سبت کا آغاز کروں۔"

ہمارا مقصد یہ تجویز کرنا ہے کہ کئی مقبول غلط فہمیاں اس مضبوط یقین کے پیچھے ہیں کہ خدا کی شریعت یہ توقع کرتی ہے کہ وہ جمعہ کے غروبِ آفتاب سے ہفتہ کے غروبِ آفتاب تک 24 گھنٹوں کے لیے کام چھوڑ دیں۔ یہ عقیدہ رسولوں سے نہیں سیکھا گیا، جو کسی بھی مسیحی پیروکار پر ایسی کوئی ذمہ داری عائد نہیں کرتے۔ درحقیقت، ہمارا یقین ہے کہ پولس اس بات پر فکرمند ہوتے کہ 21ویں صدی کے غیر یہودی اب بھی خود کو سبت رکھنے کی ذمہ داری کے تحت لے آئیں، گویا یہ نجات کے لیے ضروری ہے۔

اگر غیر یہودی مسیحیوں کو ان کی تبدیلی کے وقت سبت کے دن آرام کرنے کی ہدایت دی جاتی تو اس کے لیے اعمال 15 کے مشاورتی اجلاس سے مخصوص ہدایات کی ضرورت ہوتی، جس نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک غیر یہودی مومن پر یہودیت کے اعمال کو اپنانے کی کتنی حد تک ذمہ داری ہے۔ رسولی فیصلے کے مطابق، غیر یہودی مومنین کے لیے سبت رکھنا لازمی نہیں ہے۔

میں یاد رکھنا چاہیے کہ غیر قوموں کو یہودیوں کے عبادت گاہوں میں حاضر ہونے کی اجازت دی گئی تھی، لیکن انہیں سبتی بننے کی ہدایت نہیں کی۔ صرف وہ لوگ جو مکمل طور پر یہودیت کے مکمل پیروکار بن گئے تھے، سبت کی پابندی کو اپناتے تھے۔ خود یہودی یہ جانتے تھے کہ خدا نے انہیں سبت دیا تھا اور وہ دوسری قوموں سے سبت رکھنے کی توقع نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا، اگر غیر یہودیوں کے لیے سبت رکھنا بطور مسیحی ضروری ہوتا، تو اس کے لیے ایک خاص حکم کی ضرورت ہوتی۔ پولس نے بعد میں اس فیصلے کی تصدیق رومیوں 14:5 میں کی، جہاں دنوں کی پابندی کو ضمیر کا معاملہ قرار دیا گیا ہے۔ سبت رکھنے کی کوئی لازمی شرط نہیں ہے۔

(یہ دلیل کہ پولس خاص روزوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں، کمزور ہو جاتی ہے، کیونکہ آیات 1-4 میں خوراک سے متعلق مسئلہ عارضی روزہ رکھنے کے بجائے مستقل سبزی خوری سے متعلق ہے۔ آیت 5 میں موضوع بدل جاتا ہے: ایک شخص "ہر دن کو یکساں سمجھتا ہے۔" یہ بات روزے کے بارے میں درست نہیں ہے۔ پولس نے یہ نہیں کہا کہ "ایک شخص کسی بھی دن کو روزے کے لیے موزوں سمجھتا ہے۔" یہ کچھ دنوں کی عدم پابندی کا حوالہ ہے۔)

آپ نے سبت کی پابندی کہاں سے سیکھی؟

ہم میں سے بہت سے لوگوں نے، جو ہفتہ (سبت) کو مقدس ماننے کے عادی رہے ہیں، اس عمل کو ان لوگوں سے سیکھا ہے جنہوں نے شریعت تربیت کے ایک مخصوص نظریے میں حاصل کی تھی۔ تاہم، ہمیں ایسے علماء کے نظریات سے واقفیت نہیں ہوئی جنہوں نے پولس کے خطوط کا زندگی بھر مطالعہ کیا ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس کی تحریروں کی روح کو، سبت کو مقدس ماننے والی برادری سے بہتر طور پر سمجھتے ہوں۔

ڈچ تھیولوجین رِڈر بوس (Ridderbos)، جن کا مطالعہ پولس کے ہر سنجیدہ طالب علم کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے، اپنی کتاب *Paul, An Outline of His Theology* میں نوٹ کرتے ہیں کہ پولس نے خود کو "شریعت کے ماتحت" نہیں سمجھا، بلکہ "مسیح کی شریعت کے پابند" سمجھا (1 کرنتھیوں 21:9): "شریعت کا کلیسیا کے لیے غیر محدود اور غیر مشروط اطلاق نہیں رہا۔ ایک مخصوص معنی میں کلیسیا کو 'بغیر شریعت' سمجھا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدا کی شریعت منسوخ کر دی گئی ہے۔ شریعت کی یہ مسلسل اہمیت 'مسیح کی شریعت کے پابند ہونے' کے طور پر بیان کی جاسکتی ہے۔"

"شریعت کی خاص نوعیت، جو یہودیوں اور غیر قوموں کے درمیان تقسیم پیدا کرتی تھی، اب غیر مؤثر ہو چکی ہے۔ یہ بات پولس کے غیر قوموں میں رسولی مشن کی بنیاد ہے۔ وہ اسے 'احکام کی شریعت، جو قوانین میں موجود ہیں' اور 'تقسیم کی درمیانی دیوار' کے طور پر بیان کرتے ہیں ...] یہ شریعت [منہدم اور غیر فعال کر دی گئی ہے (افسیوں 2:14-16؛ موازنہ کریں گلتیوں 2:14؛ 4:10؛ 5:2-6؛ 6:12؛ کلسیوں 2:16-17؛ 3:11؛ رومیوں 2:26-29؛ 3:30؛ باب 4؛ 1 کرنتھیوں 7:18-19)۔ یہ بات خاص طور پر ختنہ کے لیے کہی گئی ہے، لیکن عمومی طور پر 'یہودیوں کی طرح جینے' کے لیے بھی کہی گئی ہے (گلتیوں 2:14)، جو ان ضوابط کا حوالہ دیتا ہے جو اسرائیل اور غیر قوموں کے درمیان ایک رسمی-ثقافتی اور سماجی فرق کو برقرار رکھنے کا سبب بنتے تھے۔ کلسیوں 2:16 ایف میں، غذائی ضوابط، عیدوں، نئے چاندوں یا سبت کے دنوں کے حوالے سے، ہم عام اظہار دیکھتے ہیں: 'جو آنے والی چیزوں کے سائے ہیں، لیکن جسم مسیح کا ہے ...' یہ تمام نسخے عارضی اور غیر حقیقی ہیں، جیسا کہ ایک سایہ جسم کی صرف مدھم شکلوں کو ظاہر کرتا ہے۔ یہاں یہ اہم نقطہ نظر ہے کہ مسیح کی آمد کے ساتھ ہی قانون، جہاں تک اس کے مواد کا تعلق ہے، فیصلے کے ایک نئے معیار کے تحت لایا گیا ہے اور اس نئی صورت حال کی تعریف کرنے میں ناکامی مسیح کا انکار ہے (Gal. 5:2).

"اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح کی آمد کے ساتھ شریعت کی نوعیت کو ختم نہیں کیا گیا بلکہ اسے اپنے گہرے معنی میں برقرار اور واضح کیا گیا ('پورا ہوا'؛ متی 5:17) دوسری طرف، یہ کہ کلیسیا کا اب مسیح کے علاوہ کسی اور طریقے سے قانون سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس طرح یہ 'مسیح کے قانون کے اندر ہے۔

ہفتہ کے دن سبت، نئے چاند یا مقدس دنوں کی پیروی محض ایک ذاتی عقیدت کا عمل ہوسکتا ہے، جو ذاتی روایت پر مبنی ہے۔ اس سے خدا کی کسی خاص رضا کو حاصل کرنے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ درحقیقت، یہ پولس کی واضح تعلیم کے خلاف ہے کہ مسیح میں روح کی آزادی انسان کو شریعت کے عارضی احکامات سے بلند کرتی ہے، جواب "روح میں محبت" کے طور پر خلاصہ کی جاتی ہے۔ پرانے اور نئے عہد کو ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملانا چاہیے۔ یہ بھی نہیں سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی ہفتے کے دن آرام نہیں کرتا تو وہ خدا کے خالق ہونے کو بھول جاتا

ہے۔ مسیح میں نئی تخلیق اور اتوار کو ان کا جی اُٹھنا، بہت مناسب طریقے سے ہمیں اس کے جی اُٹھنے کی ہفتہ وار یادگار کی طرف لے جاتا ہے۔ (دیکھیں اعمال 7:20 اور اس پر مفسرین کی تشریحات)، جس میں ہم مسیح کی واپسی پر شرکت کی امید کرتے ہیں (1 کرنتھیوں 23:15)۔ اور نہ ہی ایمانداروں کو عشائے ربانی کی رسم کو سالانہ موقع تک محدود کرنا چاہیے۔ پولس کے قائم کردہ چرچز نے ہربرٹ آرمسٹرانگ کے زیر اثر آنے والے گروہوں کی پیروی نہیں کی۔ پولس کے شاگردوں نے عشائے ربانی کو اُس وقت منایا جب وہ "چرچ کے طور پر اکٹھے ہوئے" (1 کرنتھیوں 11:18،20)۔ یہ واضح طور پر سال میں ایک بار سے زیادہ ہوتا تھا۔

نحمیاہ 13:9-14 اور 29:10-33 کے مطابق، سبت موسیٰ کی شریعت کا حصہ ہے۔ موسیٰ کی شریعت کو نئے عہد کے تحت، جو یسوع کی موت سے نافذ ہوا، نجات کے لیے ماننا ضروری نہیں ہے۔ یہی مسئلہ انطاکیہ اور یروشلیم میں زیر بحث تھا، جہاں ایمان لانے والے فریسیوں نے کہا: "غیر قوموں کو ختنہ کروانا چاہیے اور موسیٰ کی شریعت پر عمل کرنے کا پابند ہونا چاہیے" (اعمال 1:15،5)۔ (اس کا تعلق صرف قربانیوں کی پیش کش سے نہیں ہے، کیونکہ انطاکیہ میں کوئی مندر نہیں تھا۔) ایمانداروں کو موسیٰ کی شریعت کے ماتحت کرنے کی کوشش کو ایک خلل قرار دیا گیا ہے، جس نے مسیحیت کے نئے ایمان لانے والوں کے ذہنوں کو پریشان کیا (اعمال 24:15)۔

خدا اور اُس کے بیٹے کی اطاعت

تو پھر اطاعت کیا ہے؟ یہ "مسیح کی شریعت" (1 کرنتھیوں 21:9) کی پیروی ہے، جسے پولس پرانے عہد کی شریعت سے الگ کرتا ہے۔ درحقیقت، نجات اُنہیں دی جاتی ہے جو بیٹے کی اطاعت کرتے ہیں (عبرانیوں 9:5)۔ گناہ محض "شریعت کی خلاف ورزی" نہیں ہے (جیسا کہ کنگ جیمز ورژن کہتی ہے) بلکہ یونانی متن کے مطابق "بے شریعتی" ہے۔ لیکن بے شریعتی کیا ہے؟ یہ مسیح کی شریعت کے تحت اطاعت نہ کرنا ہے۔ مسیح کی یہ نئی عہد کی شریعت نئے عہدنامے میں اُن ہدایات کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے جو اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو دی تھیں۔ یہ شاگرد، روح القدس کے ذریعے، اُس کی اطاعت کرنا سیکھے۔ مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد، اُس کی شریعت کی مسلسل اور ترقی پذیر وضاحت نئی عہد کی کلیسیا کو دی گئی۔

لیکن ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ زمین پر یسوع کی تاریخی خدمت کے دوران دی گئی تعلیمات نئے عہد کی بنیاد ہیں۔ یہ سراسر غلط ہے کہ یہ دعویٰ کیا جائے کہ خدا کی بادشاہت کی خوشخبری، جو یسوع نے ہمیشہ دی، مصلوبیت کے بعد کسی طور معطل کر دی گئی۔ پولس نے خوشخبری کی بنیاد، یعنی خدا کی بادشاہی، کو کبھی تبدیل نہیں کیا۔ اُس نے زور دے کر کہا کہ تمام رسولوں کی طرح، یسوع کے الفاظ اور تعلیمات اُس کے ایمان کی بنیاد تھیں (1 تیموتھیس 6:3؛ 2 یوحنا 9؛ عبرانیوں 3:2)۔ جیسا کہ یسوع نے کہا: "جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح اور زندگی ہیں" (یوحنا 63:6)۔

اگر وہ مسیحی جو ایک دن کو دوسرے دن پر اہمیت دیتے ہیں (رومیوں 5:14)، یسوع کے عظیم حکم، یعنی "سب قوموں میں جا کر شاگرد بناؤ اور اُنہیں وہ سب کچھ سکھاؤ جو میں]موسیٰ نہیں[نے تمہیں سکھایا" (متی 19:28-20)، پر یکساں زور دیتے تو اطاعت کا مرکز حقیقت میں بائبلی ہوتا۔ یسوع کے مطابق پہلا حکم کیا ہے؟ انہوں نے اپنی خدمت کا آغاز اپنے پیروکاروں کو ایک واضح حکم کے ساتھ کیا۔

یہ حکم تھا (اور ہے): "توبہ کرو اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری پر ایمان لاؤ" (مرقس 1:14-15)۔ یہ مرقس کی جانب سے یسوع کی تمام تعلیمات کا جامع خلاصہ ہے۔ نیا عہد نامہ درحقیقت یسوع کے ان ابتدائی الفاظ کی تفصیل ہے، جیسے اس نے بادشاہی کی نجات کی خوشخبری کا اعلان کیا تھا۔ یسوع کا دوسرا حکم بھی اسی طرح اہم ہے: "**مُردوں کو اپنے مُردے دفنانے دو، لیکن تم جاؤ اور خدا کی بادشاہی کی منادی کرو**" (لوقا 60:9)۔ علاوہ ازیں، یسوع نے حکم دیا کہ جو لوگ خدا کی بادشاہی اور یسوع مسیح کے نام کی خوشخبری کو سمجھ چکے ہوں، وہ گناہوں کی معافی کے لیے پانی میں بپتسمہ لیں (اعمال 12:8؛ متی 19:28؛ اعمال 38:2؛ 48:10؛ 16:22)۔ اگر بائبل کے طالب علم اس بحث اور اختلاف سے باز آ جائیں کہ ہفتہ کے دن کیا کیا جا سکتا ہے یا کیا نہیں، یا پرانے عہد نامے کی کسی عید کا کون سا دن آغاز ہونا چاہیے، تو مسیح کے ان "احکامات" کی پیروی کے لیے زیادہ وقت دستیاب ہو سکتا ہے۔

اگر ہفتہ کے دن کی پابندی یسوع کی جانب سے ضروری نہیں ہے، تو مومنین کو اس بات پر سخت فکر مند ہونا چاہیے کہ کہیں وہ ایمان کو بگاڑ کر مسیحیت کی غلط تصویر پیش نہ کریں، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو یہ جاننا چاہتے ہیں کہ مسیح کی پیروی کا مطلب کیا ہے۔ اگر ہم اس بات سے اتفاق کریں کہ ہفتہ اسرائیل کو دیا گیا تھا، تو غیر قوموں پر، جو شریعت کے تحت نہیں بلکہ فضل کے تحت ہیں، اس کی پابندی نافذ کرنا ایمان کی تقسیم کا ایک المناک سبب ہوگا اور پہلے سے ہی بٹی ہوئی کلیسا میں مزید الجھن پیدا کرے گا۔

مسئلے کی سنگینی یہ ہے: ہم یا ہماری کلیسا، مسیحیت کی کون سی تصویر غیر ایمان والوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں؟ اگر یسوع کی اطاعت کے طور پر ہم دنیا کو جو کچھ پیش کر رہے ہیں، اس میں وہ سب شامل ہے جو بہت سے لوگ یہودی سبت کے طور پر دیکھتے ہیں، تو کیا ہم ایک غیر ضروری رکاوٹ، یہاں تک کہ ایک ٹھوکر کا پتھر، اپنے اور غیر ایمان والوں کے درمیان پیدا کر رہے ہیں؟ کیا سبت کی پابندی شاید صرف ایک برتری کا نشان ہو سکتی ہے، جو ان لوگوں کے لیے تسلی بخش ہو جو اس پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن فضل کے تحت مسیحی ہونے کے حقیقی معنی کی ایک واضح گواہی کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے (جس کا مطلب یقیناً یہ نہیں کہ ہم جو چاہیں کریں)؟۔

سبھی اس بات پر متفق ہیں کہ مسیحا کے کلمے کی اطاعت ہی سچی ایمان کی بنیاد ہے (متی 19:13؛ کلسیوں 16:3؛ رومیوں 17:10؛ یوحنا 48:12؛ دوم یوحنا 7-9؛ اول تیموتھیس 3:6)۔ گناہ مسیحا کی ہدایات کی خلاف ورزی ہے۔ سبت اور مقدس دن صرف سایے ہیں اور ان کا مسیح میں آرام یا "سبتیت" سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا، جو کہ عبرانیوں 10:4 کے مطابق ہماری اپنی کوششوں سے مسلسل آرام ہے۔ یہ "سبتیت" (عبرانیوں 9:4) خدا کے تمام لوگوں کے لیے باقی ہے جو خدا کی بادشاہی میں آخری آرام میں داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔ قانون پرستی میں ثابت قدمی، جو کہ پولس کے قانون سے آزادی کے بارے میں واضح تعلیمات کے خلاف ہے، نہ تو اب آرام تک پہنچائے گی اور نہ ہی بادشاہی میں۔ اس اہم مسئلے میں انجیل کی سالمیت داؤ پر لگی ہوئی ہے۔

گلتیوں اور شریعت پر مزید

غیر سبتی (ہفتے کے دن آرام نہ کرنے والا) اکثر ان دعووں سے پریشان ہوتا ہے کہ پولس کو سبت اور مقدس دنوں کے بارے میں یقین تھا اور اس نے اپنے غیر یہودی مریدوں کو یہ سکھایا تھا۔کلسیوں 16:2، 17 (جو کہ دوبارہ ترجمہ کرنے کی کوششوں کے علاوہ) ایک سادہ سی حقیقت نظر آتی ہے جس میں پرانے عہد نامے کے تمام مقدس دنوں کی اہمیت کو کم کیا گیا ہے، جہاں سایے کو مسیح کے ذریعے تبدیل کیا گیا ہے، عکاسی کو خود چیز کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے۔

پولس درحقیقت پورے سبٹیکل نظام، "عید، یا نئے چاند یا سبت" کو ایک ہی سایے کے طور پر کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "یہ چیزیں آنے والی چیزوں کا سایہ ہیں۔" پولس ان تینوں قسم کے عباتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے۔ اس لیے پولس کے واضح الفاظ کے خلاف یہ کہنا کہ وہ ہفتہ کے دن کے بارے میں بات نہیں کر رہے، بلکہ صرف ماہانہ اور سالانہ عبادات کی بات کر رہے ہیں، غلط ہوگا۔ کوئی بھی ممکنہ طور پر پولس کو اس مطلب کے لیے نہیں پڑھ سکتا تھا کہ "ایک (سالانہ) تہوار، نیا چاند اور ایک (سالانہ) تہوار "ایک گھٹا ہوا سایہ پر مشتمل ہے، لیکن ہفتہ وار سبت اب بھی پوری طرح سے نافذ ہے۔ اُس نے ''سالانہ تہواروں'' کے بارے میں دوبار بات کر کے خود کو نہیں دہرایا! پولس کا بیان واضح طور پر تینوں قسم کے مقدس دنوں کو شامل کرتا ہے۔

لازمی طور پر سبت کا دن منانا پورے کتاب، یعنی گلتیوں کے کتاب سے متصادم معلوم ہوتا ہے۔ پولس کے دلائل کا نچوڑ کتاب کو مجموعی طور پر پڑھ کر سمجھنا چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سینا میں قانون کا دیا جانا (جس میں دس حکم بھی شامل ہیں) یہاں پولس کے لیے منفی نقطہ نظر سے دیکھا گیا ہے۔

پولس مشتعل ہے کہ گلتیوں نے "دوسری انجیل" کو اختیار کر لیا ہے (6:1-9)۔ مسیح نے ہمیں موجودہ برے نظام سے نجات دلائی ہے، پھر بھی گلتی اس کی طرف واپس جانا چاہتے ہیں۔

یہ خطرہ ایک یہودی حلقے کی طرف سے ہے (ططس کو ختنہ کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا تھا، 3:2)۔ یہودی مومن اپنے ساتھی مسیحیوں کو جکڑنا چاہتے تھے (4:2)۔ وہ مسیحیوں کو یہودی بنانے کی کوشش کر رہے تھے (14:2)، یعنی شریعت کے کاموں میں نجات حاصل کرنے کے

لیے۔ یہ واضح ہے کہ پولس شریعت کے تحت رہنے کو "شریعت کی کتاب میں لکھی ہوئی تمام چیزوں کو جاری رکھنے" کے طور پر دیکھتا ہے (10:3)۔موسیٰ کے ذریعے کیا گیا عہد عارضی ہے(3:23-29)۔تاہم، یہ یقینی طور پر ابراہیم سے کیے گئے وعدوں کو ختم نہیں کرتا ہے۔ مسیحی عہد کا پورا نکتہ یہ ہے کہ یہ ابراہیمی وعدوں کی تصدیق کرتا ہے اور مسیحا پر ایمان رکھنے والوں کو مسیحا کے وعدوں اور ابراہیم سے کیے گئے زمین کا وارث بناتا ہے(3:29)۔

کچھ سبتی شریعت کے بارے میں پولس کے واضح بیانات کی مشکل سے بچتے ہیں اور یہ تجویز کرتے ہیں کہ وہ صرف قربانی کے قانون کا حوالہ دے رہا ہے۔

لیکن انہیں پہلے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ کیا کوئی غیر یہودی گلتیہ میں قربانیاں پیش کرسکتا تھا۔غیر یہودیوں کو یہ بتانا کہ انہیں قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت نہیں، بے معنی ہوگا۔تاہم، جس شریعت کی بات ہو رہی ہے وہ وہ شریعت ہے جو کوہ سینا کے عہد سے متعلق ہے(4:24) جو غلامی کی طرف لے جاتی ہے۔اس شریعت کو "تربیت دینے والے" کے طور پر بیان کیا گیا ہے تاکہ ہم مسیح تک پہنچیں۔لیکن اب چونکہ مسیح آ چکے ہیں، ہم اب تربیت دینے والے کے تحت نہیں ہیں (3:25)۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ تربیت دینے والا شریعت کی سزا نہیں بلکہ خود شریعت ہے، یعنی کہ پورا سینائی نظام۔تربیت دینے والے کے تحت ہونا دنیا کے ابتدائی اصولوں کے تحت ہونا ہے، اور ان کے غلام بن جانا ہے(4:3)۔لیکن مسیح ہمیں اس شریعت کی غلامی سے چھڑانے کے لیے آئے تھے(4:5)، تاکہ ہم اب تربیت دینے والے کے تحت نہ ہوں(3:25)۔ہم یہودی اور غیر یہودی ابتدائی اصولوں کے غلام تھے(4:3) اور اب تم غیر یہودی (یہودی مومنوں کی طرف سے یہودیت کے خطرے کے تحت) ابتدائی اصولوں کی طرف واپس جانا چاہتے ہو:"تم دن، مہینے، سال اور موسموں کی پابندی کرتے ہو" (4:10)۔"مجھے بتاؤ، تم جو شریعت کے تحت آنا چاہتے ہو، کیا تم نہیں سنتے جو شریعت کہتی ہے؟"(4:21) کوہ سینا کا عہد غلامی کی طرف لے جاتا ہے۔غلامی کے جوئے میں نہ الجھو(5:1)۔"اگر تم مختون ہو، تو تمہیں پوری شریعت کی پابندی کرنی ہوگی"(5:3)۔ "ابتدائی اصولوں کی پاسداری کرنا"(4:9) واضح طور پر "شریعت کے تحت آنا"(4:21) کے مترادف ہے۔یہ کہنا کہ یہودی کرنے والے انہیں شریعت کی گرفت میں آنے کے لیے کہہ رہے تھے، زیادہ عقل مندانہ نہیں ہوگا۔وہ انہیں پورے سینائی نظام کے تحت آنے کے لیے کہہ رہے تھے۔وہ نظام "لغوی طور پر قانون" ہے نہ کہ نئے عہد کا مسیحی روحانی قانون۔

یہاں ایک سادہ طرز فکر ہے: ابتدائی اصولوں کی پاسداری کا مطلب ہے شریعت کے تحت ہونا، اور ابتدائی اصولوں کی پاسداری میں دنوں کی پابندی وغیرہ شامل ہے۔غیر خدا کے دنوں کی پابندی کو "شریعت کے تحت آنا" کیسے کہا جاسکتا ہے(4:21)، " کوہ سینا کی غلامی" کہا جائے؟ سینائی نظام کے بچے اس وقت بھی غلام ہیں(4:25)۔مقابلہ دو یروشلموں کے درمیان ہے، نہ کہ یروشلم اور بابل کے درمیان۔

اس لیے، پولس کہتا ہے، کوہ سینا کی غلامی کے جال میں نہ پھنسو۔ختنہ سے مراد پورے نظام کی اطاعت کی ضرورت ہوگی۔ایمان اور محبت وہ سب ہیں جو ضروری ہیں (5:6)۔اس نظام سے تعلق رکھنے والے پرانے اسرائیل کے برخلاف نیا اسرائیل ہیں (6:16)۔کلیسیا مسیح میں ایمان کے نئے بین الاقوامی لوگوں کے طور پر خدا کا اسرائیل ہے۔ پولس ان کو برکت دیتا ہے، یعنی وہ لوگ جو گلتیہ اور وسیع کلیسیا میں ہیں، یعنی خدا کا اسرائیل۔ 1 کرنتھیوں 10:18 میں، اس نے نسلی اسرائیل کو خدا کے روحانی اسرائیل سے مختلف قرار دیا (گلتیوں

16:6) اور سابقہ کو "جسمانی اسرائیل" کہا۔ تاہم بین الاقوامی کلیسیا ان لوگوں پر مشتمل ہے جو "حقیقی ختنہ ہیں]یعنی 'یہودی'[جو مسیح یسوع میں روح اور جلال کے ساتھ خدا کی عبادت کرتے ہیں اور جسم پر بھروسہ نہیں رکھتے ہیں" (فلپیوں 3 :.3)۔

یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ پولس یہاں قانون کے بارے میں اتنے منفی خیالات کیوں رکھتے ہیں، اور رومیوں میں اس کے بارے میں زیادہ مثبت نظریہ کیوں ہے۔ اس کا جواب روم اور گلتیہ کے مومنین کے مختلف حالات اور مسائل میں مضمر ہے۔ روم میں اس نے یہودیوں اور غیر قوموں کو لکھا۔ وہ لفظ قانون کو بعض اوقات ایک خاص معنی میں استعمال کر کے دونوں عناصر کو ایڈجسٹ کرتا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ غیر قومیں بعض اوقات فطرت سے قانون پر عمل کرتی ہیں (روم 2:14) حالانکہ ان کے پاس قانون نہیں ہے۔ یہ واضح ہے کہ اس قانون میں سبت کی پابندی شامل نہیں تھی۔ کوئی غیر قوم فطرت کے لحاظ سے سبت کا نگہبان نہیں ہے۔ پھر بھی غیر قومیں یہ ظاہر کرنے کے قابل ہیں کہ قانون ان کے دلوں پر لکھا ہوا ہے (رومیوں 2:15)۔ غیر مختون جو قانون کی فطرت سے پابندی کرتے ہیں وہ ختنہ شدہوں کا فیصلہ کریں گے جو اسے نہیں مانتے (رومیوں 2:27)۔ پولس یہاں ایک قانون کی تعریف پیش کرتے ہیں جو یہودی تعطیلات پر مشتمل نہیں ہے، جیسا کہ یوحنا رسول اپنے انجیل میں انہیں کہتا ہے (5:1؛ 6:4؛ 7:2)۔ رومیوں میں، پولس ان لوگوں کے درمیان جو "خداوند کے ایک دن کو دوسروں دنوں سے زیادہ مناتے ہیں" اور جو نہیں مانتے، رواداری کی تاکید کرتا ہے (رومیوں 14:5)۔ گوشت بمقابلہ سبزی خوری کا سوال ایک الگ حالانکہ متعلقہ مسئلہ ہے (رومیوں 14:2)۔ یہ ضمیر کے معاملات ہیں۔ سبزیوں کے کھانے کا براہ راست تعلق دنوں کے منانے سے نہیں ہے۔ کیا کوئی دکھا سکتا ہے کہ سبزیاں، گوشت کے برعکس، خاص دنوں میں کھائی جاتی تھیں؟

کچھ سبت کے رکھوالے بڑی استقامت سے اصرار کرتے ہیں کہ مقدس دنوں اور نئے چاند کو منایا جانا چاہیے کلسیوں 2:16 سے یہ واضح ہے کہ دن، مہینے اور سالانہ تہوار پولس کے ذہن میں یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے تمام کو منانا ضروری ہے۔ آموس 8:5 تجویز کرتا ہے کہ نئے چاند پر تمام تجارت اور کھیتوں میں کام بند کرنا چاہیے، اور یسعیاہ 66:23 میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ نیا چاند سبت کے دن کی طرح عبادت کے لیے ایک دن ہے۔

سبت رکھنے کا دفاع یقیناً عہد نامہ قدیم سے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن دنوں کا مشاہدہ نیا عہد نامہ میں "روحانی" بنا دیا گیا ہے۔ ہر کوئی نئے عہد نامے میں کچھ نہ کچھ روحانیت کو تسلیم کرتا ہے۔ عہد نامہ قدیم میں ختنے کی روحانی صورت نیا عہد نامہ میں تقریباً نا قابل شناخت ہو گئی تھی۔ کون چھڑی کو کاٹنے اور دماغ کے رویے کے درمیان تعلق کو فوری طور پر سمجھے گا؟ جب کہ پرانے عہد نامے میں پیدائش کے 17 باب میں جسمانی ختنے کو عہد کے لوگوں میں شمولیت کے لیے ایک لازمی شرط قرار دی گئی تھی، یہ نیا عہد نامہ میں ایک غیر اہم معاملہ بن چکا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی تبدیلی ہے۔

متی سبت کی روحانیت طرف اشارہ کرتے ہیں جب وہ یسوع کو یہ کہتے ہوئے ریکارڈ کرتا ہے کہ پادری سبت کو توڑ سکتے ہیں اور بے قصور ہو سکتے ہیں۔۔ وہ پادری جنہوں نے بے گناہی سے سبت کو توڑا، یعنی وہ سبت کے پابند نہیں تھے جب وہ خیمہ یا ہیکل میں کام کرتے تھے، تمام مومنین کے نئے کہانت کی ایک "قسم" ہیں۔ داو? داو اس کے ساتھیوں نے بھی پرانے عہد نامے کے قانون کی خلاف ورزی کی تھی جب انہوں نے مقدس روٹی کھائی۔ لیکن ان کا طرز عمل نئے عہد کی قانون سے آزادی کی ایک جائز "قسم" تھی (متی 12:4)۔

مسیح نے اپنے پاس آنے والوں کو "آرام" پیش کیا تھا (متی 11:28-30)۔ کیا یہ ہفتہ وار سبت کے بجائے مستقل نہیں ہوگا؟ چوتھے حکم کی مخصوص خصوصیت یہ ہے کہ اسے ہفتے میں صرف ایک دن توڑا جا سکتا ہے۔ باقی تمام احکام ہر روز پابند ہیں۔ پولس فسح کی روحانیت کی طرف اشارہ کرتا ہے: بخمیری روٹی کے سالانہ دن اب اخلاص اور سچائی کی بخمیری روٹی کے مستقل استعمال کے مترادف ہیں (1 کور 8:5)۔ "اخلاص اور سچائی" ہفتے کے ہر دن کی ضرورت ہے۔ ''تہوار منانے'' کا یہی مطلب ہے (1 کور 8:5)۔ یہاں فعل ایک موجودہ اور مسلسل معنی رکھتا ہے: ہمیں عید کو مسلسل جاری رکھنا ہے۔

پولی کارپ کی ہدایت براہ راست جان رسول نے کی تھی۔ وہ 86 سال کی عمر میں ایک شہید کے طور پر انتقال کر گئے تھے۔ ان کے شاگرد ائیرنیئس کو سبت منانے کے احکام کا علم نہیں تھا۔ اگر جان نے پولی کارپ کو سبت کا حکم سکھایا تھا تو وہ اپنے شاگرد پر اس کی اہمیت کا گہرا اثر ڈالنے میں میں بری طرح ناکام رہے۔ یہ سبت کی پابندی کے خلاف کوئی حتمی دلیل نہیں ہوگی، لیکن یہ دیکھنا مشکل ہے کہ گلتیوں کی کتاب کیسے دلیل نہیں ہے۔ اگر پولس یہ ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا کہ سینا میں نافذ کیا گیا موسوی قانونی نظام مسیح میں قانون کی ایک اعلیٰ شکل کے ذریعے ختم ہو گیا تھا، تو وہ کیا دکھانے کی کوشش کر رہا تھا؟

سبت کے رکھوالوں کے لیے یہ تسلیم کرنا غیر معمولی نہیں ہے کہ وہ نہیں سمجھتے کہ کلسیوں 2:16 میں پولس کا کیا مطلب ہے۔ مختلف تراجم کی کوشش کی گئی ہے لیکن وہ اس واضح تضاد کو ختم کر دیتے ہیں جو پولس سائے (سبت کے دن) اور جسم (مسیح) کے درمیان کرتا ہے۔ گلتیوں کی کتاب کو بھی سبت کے رکھوالوں کے ذریعہ اس حقیقت کے پیش نظر بیان کیا جانا چاہئے کہ پولس قربانیوں کی بات نہیں کر سکتا تھا۔ کوہ سینا کا ضابطہ (گلتیوں باب 4) بنیادی طور پر قربانیوں سے متعلق نہیں تھا، اور نہ ہی گلتیوں میں غیر قوموں کے لیے قربانیاں پیش کرنا ممکن تھا۔ پھر پولس کس قانون کے خلاف ہیں؟ چونکہ وہ واضح طور پر خوراک کے قوانین کو ابھی بھی نافذ نہیں سمجھتے (رومیوں 14:20، 14:14: "سب کچھ پاک ہے... کچھ بھی ناپاک نہیں ہے")، کیا یہ واضح نہیں ہے کہ وہ دنوں کے مشاہدے کو بھی اسی طرح لیتے ہیں؟

یہ بلا شک وشبہ ہے کہ وہ کسی قانون کی پابندی کو مسترد کرتے ہیں۔ یہ کون سا قانون ہے؟

یسوع نے "احکام کی کتابوں میں شامل حکموں کو منسوخ کر دیا ہے" (افسیوں 2:15 دیکھیں)۔ سبت رکھنے والوں کو اس متن اور پورے گلتیوں کی کتاب کی معقول اور قابل فہم وضاحت پیش کرنی چاہیے، اگر وہ اپنے دوستوں کو قائل کرنا چاہتے ہیں کہ سبت توڑنا خدا کے تمام قوانین کو توڑنے کے مترادف ہے۔ آخر میں، رومیوں 14:5 کو اس بات کے ساتھ ہم آہنگ دکھانا ضروری ہے کہ ہفتہ وار سبت کا مشاہدہ ایمان کا ایک لازمی حصہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پولس پرانے عہد کے معنوں میں قانون کے خلاف ہیں کیونکہ یہ ہماری نجات کا ذریعہ نہیں ہے۔ ہماری نجات کا ذریعہ "یسوع مسیح کا ایمان" ہے- یسوع پر ایمان اور یسوع کا ایمان، بادشاہی کی انجیل کے علمبردار کے طور پر اس کی مثال کی نقل کرنا، اور اس کی بادشاہی انجیل کی اطاعت کرنا (مرقس 1:14، 15؛ 4:11، 12 لوقا 4:43)۔ نئے عہد نامے کے ایمان کا نچوڑ ابراہیم (رومیوں 4) سے کیے گئے وعدوں پر یقین ہے، جیسا کہ یسوع اور رسولوں نے سکھایا تھا۔ یسوع کی مثال کی پیروی کرنے اور ابرہام کے ماننے پر یقین کرنے کی طاقت اس روح کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے جو نجات کو ایک نئی سمت میں لے جاتی ہے۔ روح کے پھل انجیل کے پیغام پر

ایمان لانے سے حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ یسوع نے اس کی تبلیغ کی، یعنی بادشاہی کی انجیل (دیکھیں متی 19:13؛ لوقا 12:8)۔ ''پس اِیمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے۔'' (رومیوں 17:10)۔

اگر آپ کو پاک اور ناپاک گوشت یا سبت کے دن کے بارے میں کوئی شک ہے، تو براہ کرم رومیوں 14:14، 20 میں پولس کے الفاظ پر غور کریں: "میں] پولس، یہودی[جانتا ہوں کہ کوئی بھی چیز اپنے آپ میں ناپاک نہیں ہے، لیکن جو اسے ناپاک سمجھتا ہے اس کے لیے ناپاک ہے... سب چیزیں پاک ہیں۔ پولس احبار 11 میں پائے جانے والے الفاظ کے بالکل برعکس الفاظ استعمال کرتا ہے جو کچھ کھانے کو ناپاک (اکاتھارٹوس) کے طور پر بیان کرتا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ "سب چیزیں صاف ہیں] کاثاروس[۔" کیا پولس ممکنہ طور پر احبار 11 کے کھانے کے قوانین کو نافذ کر سکتا ہے؟ یہ واضح ہے کہ وہ ان موسوی قوانین میں دلچسپی نہیں رکھتا۔ گلتیوں 19:3، 24، 25 میں وہ واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ موسیٰ کا قانون "اس وقت تک شامل کیا گیا تھا جب تک کہ بیج] مسیح[نہیں آیا... شریعت ہمیں مسیح تک پہنچانے کے لیے ہمارا نگران تھی... لیکن ایمان آ جانے کے بعد ہم۔ایک نگہبان/ قانون کے تحت نہیں رہے۔" نئے عہد کے تحت موسیٰ کی شریعت پر اصرار کرنا پولس اور یسوع کے خلاف ہے جنہوں نے اسے متاثر کیا۔

کلسیوں 2:16، 17 اور سبت کے سوال پر مزید

سبت کیپر وکاروں کی طرف سے، کلسیوں 2:16، 17 کے لیے سے پیش کردہ "وضاحتوں" کے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے درمیان اس بات پر زیادہ اتفاق نہیں ہے کہ پولس اس آیت میں کیا سکھانا چاہتا ہے، حالانکہ یہ یقینی سمجھا جاتا ہے کہ وہ کم از کم ہفتہ وار سبت کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ بنیادی اختلاف "تہوار، نئے چاند، یا سبت" کے معنی کے بارے میں ہے۔ سبت کے ایک گروپ (خاص طور پر سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹس) نے یہ دیکھا ہے کہ اگر پولس کی تین چیزوں میں ہفتہ وار سبت کو شامل کیا جائے تو یہ سبت پرستی کے لیے مہلک ثابت ہوگا۔ وہ واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ جو کچھ یہاں درج ہے اسے "جسم" کے مقابلے میں ایک سایہ کے طور پر کم درجہ دیا جا رہا ہے، جسم جو سایہ کی جگہ لے چکا ہے۔ اس مکتبہ فکر کو اس لیے یہ دلیل دینی پڑتی ہے کہ پولس کا مطلب صرف سالانہ سبت اور نئے چاند کی عبادات ہیں۔ ان عبادات کو، ان کے خیال میں، ختم کیا جا سکتا ہے جبکہ ہفتہ وار سبت برقرار رہتا ہے۔

یہ موقف مرحوم ایف۔ ایم۔ واکر (گاڈ واچمین اور ہوپ آف اسرائیل) نے بڑے خلوص کے ساتھ برقرار رکھا۔ وہ اس میں کوئی دشواری نہیں دیکھتے کہ پولس نے عملی طور پر کہا کہ "نئے چاند، یا تہوار" کے حوالے سے کسی کو کلیسا کو پرکھنا نہیں چاہیے، اور یوں ہفتہ وار سبط کو اس سے خارج کر دیا۔ ان کے سبت کے ماننے والے ساتھی، (صحیح طور پر) اس آیت کی ایسی تشریح کو ناقابلِ قبول سمجھتے ہیں: "پولس کے 'مقدس دن' کی اصطلاح کے استعمال میں پہلے سے ہی سالانہ عبادتی سبت شامل ہیں۔ لفظ 'سبت' کو سالانہ تہواروں کے لیے استعمال کرنا بے جا تکرار ہوگا۔

واکر ہفتہ وار سبت کو پولس کے "تین کے مجموعہ "(trio) سے خارج کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ یہ "تین کا مجموعہ (trio ") صرف پرانے عہد نامے کے قربانی کے نظام سے متعلق ہے اور پولس کلسیوں 2:16 میں قربانیوں کی بات نہیں کر رہے بلکہ مقدس دنوں کی بات کر رہے ہیں۔ تاہم، ورلڈ وائیڈ چرچ آف گاڈ نے یہ مضبوط موقف اختیار کیا کہ پولس قربانیوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں نہ کہ خود دنوں کے بارے میں! واکر پرانے عہد نامے کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں، جن میں قربانیاں مقدس دنوں کی تثلیث کے ساتھ منسلک ہیں۔ تاہم، وہ یہ نہیں سمجھتے کہ "تثلیث" سالانہ، ماہانہ اور ہفتہ وار مقدس دنوں کا ایک جامع نام ہے، چاہے قربانیوں کا ذکر

ہو یا نہ ہو: "میں اُس کے تمام جشن: اس کی سالانہ عیدیں، اس کے نئے چاند، اس کی سبتیں، الغرض اس کی تمام مقررہ عیدوں کو موقوف کُر دوں گا۔" (ہوسیع 11:2)۔

نیا چاند ہفتہ وار سبت کے ساتھ وابستہ ہے: "اور اس نے کہا، 'تم آج اس کے پاس کیوں جاؤ گے؟ نہ تو نیا چاند ہے اور نہ سبت'" (2-سلاطین 23:4)۔

چرچ آف گاڈ (سیونتھ ڈے) اور حال ہی میں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ سیموئل باکیو چی کے ذریعہ پیش کیا گیا نظریہ یہ ہے کہ پولس کے ذریعہ درج کی گئی "تین کا مجموعہ" (trio) تمام تہوار کے دنوں کے لیے ایک معیاری اصطلاح ہے (2-تواریخ 2:4؛ 3:31؛ نحمیاہ 33:10؛ 2-سلاطین 23:4؛ 1-تواریخ 31:23؛ حزقی ایل 17:45؛ 1:46؛ ہوسیع 11:2؛ عاموس 5:8)۔

تواریخ 31:23: اور ہمیشہ یہوواہ کے حضور سبتوں، نئے چاندوں اور مقررہ عیدوں کے دنوں پر سوختنی قربانیاں گنتی کے مطابق پیش کی جائیں گی**" (موازنہ کریں: "اس نے احکام کی شریعت کو منسوخ کر دیا" افسیوں 17:2)۔

2**-تواریخ 4:2:**

"دیکھو، میں یہوواہ میرے خدا کے نام کے لئے ایک گھر بنانے والا ہوں، تاکہ اسے وقف کروں، اور اس کے حضور خوشبودار بخور جلاؤں، اور ہمیشہ کا نذر کی روٹی، اور صبح و شام کی سوختنی قربانیاں، سبطوں، نئے چاندوں، اور یہوواہ ہمارے خدا کی مقررہ عیدوں کے دنوں پر پیش کروں۔ یہ اسرائیل کے لئے ہمیشہ کا حکم ہے۔"

2**-تواریخ 13:8:**

"جیسا کہ ہر دن کی ذمہ داری تھی، موسیٰ کے حکم کے مطابق قربانیاں پیش کی جاتی تھیں، سبتوں پر، نئے چاندوں پر، اور مقررہ عیدوں پر، سال میں تین بار، بے خمیری روٹی کی عید، ہفتوں کی عید، اور جھونپڑیوں کی عید میں۔"

2**-تواریخ 3:31:**

اور اُس نے اپنے مال میں سے بادشاہی حصہ سوختنی قربانیوں کے لیئے اور سبتوں اور نئے چاندوں اور مُقررہ عیدوں کی سوختنی قربانیوں کے لیئے ٹھہرایا جیسا خُداوند کی شریعت میں لکھا ہے۔

عزرا 5:3:

اس کے بعد دائمی سوختنی قربانی اور نئے چاند کی اور خداوند کی ان سب مقرر عیدوں کی جو مقدس ٹھہرائی گئی تھیں اور ہر شخص کی طرف سے ایسی قربانیاں چڑھائیں جو رضا کی قربانی خوشی سے خداوند کے لئے گذرانتا تھا۔

نحمیاہ 33:10:

یعنی سبتوں اور نئے چاندوں کی نذر کی روٹی اور دائمی نذر کی قربانی اور دائمی سوختنی قربانی کے لئے اور مُقرر عیدوں اور مقدس چیزوں اور خطا کی قربانیوں کے لئے کہ اِسرائیل کے واسطے کفارہ ہو اور اپنے خدا کے گھر کے سب کاموں کے لئے۔

یسعیاہ 1:13:

" آئیندہ کو باطل ہدیہ نہ لانا۔ بخور سے مجھے نفرت ہے۔ نئے چاند اور سبت اور عیدی جماعت سے بھی کیونکہ مجھ میں بدکرداری کے ساتھ عید کی برداشت نہیں۔

اشعیا 1:14: "میں تمہارے نئے چاند اور تمہاری مقررہ عیدوں سے نفرت کرتا ہوں۔ وہ میرے لیے بوجھ ہیں، میں ان کو اٹھاتے اٹھاتے تھک گیا ہوں۔"

حزقی ایل 45:17: "اور یہ حکمران کا فرض ہوگا کہ وہ سوختنی قربانیاں، نذریں، اور پینے کی قربانیاں عیدوں، نئے چاندوں، اور سبتوں پر اور بنی اسرائیل کے گھر کی تمام مقررہ عیدوں میں پیش کرے۔ وہ گناہ کی قربانی، نذریں، سوختنی قربانی، اور سلامتی کی قربانیاں تیار کرے تاکہ بنی اسرائیل کے گھر کے لیے کفارہ دے۔"

۔" یہ اعتراف کہ "عید، نیا چاند، اور سبت" تینوں قسم کی عبادات کو ظاہر کرتے ہیں، سبت ماننے والوں کے لیے ایک نیا مسئلہ پیدا کرتا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کی کوششیں اور تسلی بخش نہیں ہیں کیونکہ یہ زبان کے عمومی قوانین میں مداخلت پر مبنی ہیں۔ پولس صرف یہ کہتے ہیں کہ کہ "عید، نیا چاند، اور سبت" ایک (واحد) سایہ ہیں، لیکن "بدن"، اس کے برعکس، مسیح کا ہے۔ عبرانیوں کی کتاب میں "سایہ" اور "بدن" کے اسی تضاد کو بیان کیا گیا ہے: "کیونکہ شریعت آنے والی اچھی چیزوں کا سایہ رکھتی ہے" (یہ بول تقریباً کلسیوں 2:17 کے ساتھ یکساں ہے) اور اس کے مقابلے میں "یسوع مسیح کا بدن جو ایک بار ہمیشہ کے لیے پیش کیا گیا" (عبرانیوں 10:1، 10)۔ اسی طرح عبرانیوں 8:5 میں موسیٰ کے نظام کو "سایہ" سے تشبیہ دی گئی ہے۔ دونوں جگہوں پر کوئی یہ دلیل نہیں دے گا کہ چونکہ مسیح آ چکا ہے، اس لیے سایہ کی وقعت ابھی بھی ہے۔ تاہم کلسیوں 2:16، 17 میں مقدس دن مسیح کے مقابلے میں سایہ ہیں، لیکن سبت ماننے والوں کے مطابق، وہ سایہ، جسے بدن، یعنی مسیح کے آنے کے باوجود، ابھی بھی قابلِ عمل سمجھا جانا چاہیے۔

سب سے اہم سوال یہ ہے کہ پولس کی نظر میں "سایہ" سے کیا مراد ہے؟ جواب واضح ہے: "عید، نیا چاند، اور سبت۔" یہی وہ چیزیں ہیں جنہیں "سایہ" کہا گیا ہے۔ دیگر اقتباسات میں ہمیں متعلقہ اسم ضمیر کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ یہ اپنے سابق الذکر کی طرف اشارہ کرتا ہے! کلسیوں 2:17 کی "نئی" وضاحت اسم ضمیر "جو" کو "عید، نیا چاند، اور سبت" سے الگ کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ان کے بجائے زاہدانہ عملوں کو آنے والی چیزوں کا سایہ قرار دیتی ہے۔ لیکن صحیفے میں کہاں پر زاہدانہ عملوں کو "سایہ" کہا گیا ہے، خاص طور پر آنے والی چیزوں کا سایہ؟ یہ تفسیر عبرانیوں 10:1 اور 8:5 کی واضح مشابہتوں کو نظرانداز کرتی ہے۔ پولس نے کبھی نہیں کہا کہ زاہدانہ عمل "سایہ" ہیں؛ وہ کہتے ہیں کہ "عید، نیا چاند، اور سبت" ہیں — بالکل ویسے ہی جیسے قربانیاں "سایہ" ہیں، جواب مسیح کی قربانی کے آنے اور وفات پانے کے بعد بے معنی ہو چکی ہیں۔ مسیح ان تمام قدیم عہدنامے کے سایوں اور نمونوں کی تکمیل ہے۔

کلسیوں 17:2 کے بارے میں یہ دلیل دینے کی حالیہ کوشش کہ پولس کا مطلب زاہدانہ عمل ہیں، نہ کہ خود عیدیں، سامؤئل باکیؤ کی سے آئی ہے۔ وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی حد تک جاتے ہے کہ پولس سبت کے دن کو نہیں بلکہ اس میں شامل کیے گئے طریقوں کو منفی طور پر دیکھتا ہے۔ وہ اپنی حمایت میں ایک جرمن بشپ ایڈورڈ لوہسے کا حوالہ دیتے ہیں۔ تاہم، جب بشپ کو باکیؤ کی کے دلائل کی کاپی بھیجی گئی تو لوہسے نے واضح کیا کہ باکیؤ کی نے ان کا مطلب غلط سمجھا تھا۔ بشپ کسی بھی لمحے یہ تجویز نہیں کر رہے تھے کہ پولس عیدوں کو منفی طور پر نہیں دیکھتے تھے۔ اسم ضمیر عیدوں کی طرف اشارہ کرتا ہے!

باکیؤ کی، جو خود ایک سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ہیں، نے ایلن جی وائٹ اور سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کمنٹری کے روایتی سبت کے دلائل کو مسترد کر دیا ہے۔ وہ تمام مفسرین سے متفق ہیں کہ پولس کلسیوں 16:2 میں ہفتہ وار سبت، نئے چاند، اور سالانہ مقدس دنوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

باکیؤ کی کے بعد "چرچ آف گاڈ سیونتھ ڈے" کے خیالات بھی کچھ ایسے ہی ہے۔ ان کی میگزین میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے: "پولس کس چیز کو سایہ یا خاکہ قرار دے رہے ہیں؟" جواب بالکل سیدھا ہے: "پولس بالکل واضح طور پر کہتے ہیں: 'عید، نیا چاند، اور سبت۔'"

یہ دعویٰ کہ پولس مقدس دنوں میں شامل کیے گئے زاہدانہ اعمال کو سایہ قرار دے رہے ہیں، پولس کے بیان سے گریز کی کوشش ہے۔ یہ دراصل سبت ماننے والوں کے پرانے دلائل کی ایک شکل ہے کہ پولس قربانیوں کے خلاف تھے جو کلسیوں پر نافذ کی جا رہی تھیں۔ یہ دلیل بالآخر اس وقت ترک کر دی گئی جب یہ واضح ہوا کہ غیر قوم کے لوگ قربانیاں پیش نہیں کر سکتے تھے۔ قربانیاں یروشلم میں پیش کی جاتی تھیں اور غیر قوموں کے ذریعے نہیں۔

سبت ماننے والوں کی جانب سے کلسیوں 16:2 کی تمام تشریحات کے خلاف ایک بہت سنجیدہ اعتراض موجود ہے۔ پولس کے "عید، نیا چاند، اور سبت" کو مقدس دنوں کے ایک گروہ کے طور پر ذکر کرنے کے نتائج پر سبت ماننے والے غور کرنے سے گریز کرتے نظر آتے ہیں، جو کسی امتیاز کے بغیر درج ہیں۔ اگر یہ دلیل دی جائے کہ پولس کلسیوں کو ان دنوں کی بگڑی ہوئی شکل کے خلاف خبردار کر رہے تھے، نہ کہ خود ان دنوں کے خلاف، تو یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ تینوں قسم کے دن غیر یہودی مسیحیوں کے لیے یکساں طور پر متعلقہ ہیں۔ سبت ماننے والوں کے دلائل کے مطابق، ان تینوں اقسام کے ذکر کا مطلب ہوگا کہ کلسیوں پہلے سے ہی ان دنوں کو منا رہے تھے اور یہ انہیں پولس نے سکھایا تھا۔ صرف اسی صورت میں بدعتی ان دنوں میں کچھ شامل کر سکتے تھے۔ وہ ایسے دنوں پر زاہدانہ اعمال نافذ نہیں کر سکتے تھے جو کلسیوں پہلے سے نہیں منا رہے تھے! اس دلیل کی روشنی میں، ابتدائی کلیسیا کی روایت تینوں اقسام کی عبادات کو منانا تھی۔ پولس ان تینوں کو واضح طور پر ایک جیسا دیکھتے ہیں۔ ہفتہ وار سبت کو ماننے والوں کو اپنے دلائل کے مطابق اس امکان کا سامنا کرنا ہوگا کہ وہ سالانہ مقدس دنوں اور نئے چاندوں کو نہ مان کر نافرمانی کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ اس نکتے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور اب نئے چاندوں اور سالانہ عیدوں کو منا (یا منانے کی کوشش کر) رہے ہیں۔

شاید یہ ظاہر کرتا ہے کہ کلسیوں 16:2 کی روشنی میں سبت کو محفوظ رکھنے کی پوری کوشش مشکلات سے بھرپور ہے۔ یہ حیران کن ہے کہ پولس اپنے تمام خطوط میں "سبت" کا ذکر صرف ایک بار کرتے ہیں، اور وہ بھی اسے "سایہ" کے طور پر پیش کرنے کے لیے۔ اس کے باوجود

سبت ماننے والوں کے لیے سبت اطاعت کا ایک مرکزی (اور کبھی کبھی واحد) سوال ہے۔
پولس کے بیانات کو "دوبارہ ترجمہ" کرنے کی کوششیں اس خواہش کی عکاسی کرتی ہیں کہ پولس سے بات کہلوانے کی کوشش کی جائے جو وہ کہہ نہیں رہے ہیں۔ ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ پولس چاہتے ہیں کہ " کوئی آدمی کلیسیا کا فیصلہ نہ کرے، بلکہ کلیسیا (مسیح کا بدن) فیصلہ کرے۔" لیکن یہ تضاد تخلیق کیا گیا ہے، کیونکہ یونانی متن میں " کوئی آدمی نہ"... نہیں بلکہ صرف " کسی کو نہ کرنے دو"... کہا گیا ہے۔ تضاد " کسی" اور کلیسیا کے درمیان نہیں ہے بلکہ سایہ اور بدن (جو مسیح ہے) کے درمیان ہے۔ "سایہ" کے طور پر بیان کی گئی چیزوں کی اہمیت کو گھٹایا جانا کوئی مشکل بات نہیں ہونی چاہیے۔ آیات 22 اور 23 میں بالکل اسی طرح کا طرزِ بیان ہے: آیت 22 میں "جو" اور آیت 23 میں "یہ چیزیں" غیر اہم معاملات کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو مومن کے لیے کوئی فائدہ نہیں رکھتیں۔ آیت 17 میں موجودہ زمانے کا فعل "جو ہیں" یہاں کوئی مسئلہ پیدا نہیں کرتا، کیونکہ عبرانیوں 10:1 میں شریعت " کا سایہ رکھتی ہے" ("رکھتی ہے" موجودہ زمانے کا فعل)۔ لیکن کوئی یہ دلیل نہیں دے گا کہ قربانیاں اب بھی قابلِ عمل ہیں۔
سبت ماننے والوں میں اب کلسیوں 2:16-17 کی چار یا پانچ متضاد تشریحات موجود ہیں۔ سبت کی عبادت کی تین مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں۔ کچھ لوگ صرف ہفتہ وار سبت مناتے ہیں، کچھ نئے چاند اور کچھ سالانہ سبت کو۔ کچھ اصرار کرتے ہیں کہ ان تینوں کو منایا جائے۔ بہت سے لوگ یہ فیصلہ کرنے میں الجھن کا شکار ہیں کہ کون سی تاریخیں فسح یا پینتیکوسٹ منانے کے لیے درست ہیں۔
یہ تصور کرنا بھی دشوار ہے کہ اگر تین مختلف "فرقے" مل کر بادشاہی خدا کی خوشخبری اور یسوع مسیح کے نام کے متعلق تعلیم دینے نکلیں، تو کیسا انتشار پیدا ہوگ (اعمال 8:12)۔ دوسری طرف، سبت ماننے والی برادری کے کچھ افراد اصرار کرتے ہیں کہ خدا کو صرف ایک خاص عبرانی عنوان سے مخاطب کیا جانا چاہیے، اور لفظ "god" کو مشرکانہ قرار دیتے ہیں۔ کیا یہ سب اُس روح کا پھل ہوسکتا ہے جو اتحاد کی طرف لے جاتا ہے؟ (یہ بات یہ ثابت کرنے کے لیے نہیں کہ مرکزی کلیسیاؤں میں اتحاد پایا جاتا ہے!)
سبت ماننے والوں کے لیے اصل مشکل وہ خطرہ ہے جو وہ "غیر سبت پرستی" میں شریعت اور اطاعت کے لیے دیکھتے ہیں۔ ان کا اصل مطلب وہ خطرہ ہے جو سبت کی پابندی کے لیے ہے۔ سبت ماننے والوں کی سوچ کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ وہ پولس کے لفظ "شریعت" کو پرانے عہد کے دس احکام کے ساتھ منسلک کر دیتے ہیں۔ یہ تعلق مشکوک ہے، جیسا کہ رومیوں 2:14-15 میں واضح ہے: "جب غیر قومیں، جن کے پاس شریعت (نوموس) نہیں، فطرت کے مطابق شریعت کے کام کرتی ہیں ... تو وہ اپنے دلوں پر لکھی ہوئی شریعت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔" کیا اس شریعت میں ہفتہ وار سبت، سالانہ سبت، یا نئے چاند کی پابندی شامل ہے؟ یسوع نے پہاڑ پر وعظ میں ایک روحانی شریعت کی وضاحت کی جو صرف دس احکام کا اعادہ نہیں ہے، حالانکہ یسوع کا دستور تھا کہ وہ سبت کے دن عبادت گاہ میں جاتے تھے۔ ختنہ کی شریعت مسیح کی پوری خدمت کے دوران نافذ رہی لیکن کوئی بھی دل کے ختنہ کے طور پر اس کے "روحانی بننے" سے حیران نہیں ہوتا،، جیسا کہ پولس نے تعلیم دی۔
اسی طرح، دنوں کی پابندی غیر اہم بن جاتی ہے، جیسا کہ پولس رومیوں 14:5 میں واضح طور پر کہتے ہیں، جہاں سبزی خوری، مے، اور گوشت کے استعمال کا بھی ذکر ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ کئی سبت ماننے والے مے کو خدا کی دی ہوئی برکت کے طور پر قبول کرنے

سے انکار کرتے ہیں (ظاہر ہے کہ سخت اعتدال کے ساتھ)۔ مے پینے سے انکار نئے عہد کے ایمان پر مسلط ایک زاہدانہ رویہ ہے۔ یسوع نے کئی گیلن پانی کو مے میں تبدیل کیا، جو پرانے عہد سے نئے عہد کی طرف منتقلی کی علامت ہے۔ اگر ہم مے کو بذات خود گناہ قرار دیتے ہیں، تو یسوع پر بھی الزام عائد ہوگا۔ اسی طرح، یسوع کو "مے خور" کہنے کا الزام بھی ناانصافی پر مبنی تھا۔ یہ واضح ہونا چاہیے کہ یسوع نے مے کو ایک خدا کی دی ہوئی برکت کے طور پر لیا، بشرطیکہ اس کا صحیح استعمال کیا جائے۔

سبت ماننے والوں کو یہ امکان تسلیم کرنا چاہیے کہ کسی خاص دن پر اصرار بھی اسی زمرے میں آتا ہے—یعنی ایسا قانون جو ایمان پر مسلط کیا گیا ہے اور مسیح میں ہماری آزادی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ جن لوگوں نے سبت کے ساتھ اور اس کے بغیر زندگی گزاری ہے، وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ ہم "تاریکی" میں چلے گئے ہیں۔ نئے عہد نامے کی دستاویزات کے ساتھ ہمارا سارا تجربہ اس کے برعکس ظاہر کرتا ہے۔ اگرچہ اس قسم کا ذاتی استدلال مضبوط نہیں ہوتا، لیکن کلسیوں 16:2 کی گواہی واضح طور پر سبت کی پابندی کے خلاف ہے۔ چوتھے حکم کی پابندی مسیحی روحانیت میں کوئی اضافہ نہیں کرے گی۔ نئے عہد کے ایمان کے لیے مسلسل مسیح میں رہنا زیادہ اہم ہے۔

ایک مشہور سبت ماننے والے کی دریافتیں، جنہوں نے 28 سال تک ہفتہ کے دن کی پابندی کی اور بعد میں بائبل کے مطالعے کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچے، قابلِ غور ہیں: "میں، سیونتھ ڈے کے بھائیوں کی طرح، پختہ یقین رکھتا تھا اور ہزار بار کہا کہ ساتویں دن کا سبت کبھی نئے چاند اور عیدوں کے ساتھ وابستہ نہیں تھا۔ یہ میرے لیے ناقابلِ فہم ہے کہ میں حقائق سے اتنا دور کیسے ہوسکتا تھا۔ 28 ... سال تک سبت کو ماننے کے بعد، ایک ہزار سے زیادہ لوگوں کو اس کی پابندی کے لیے قائل کرنے کے بعد، بائبل کو آیت بہ آیت پڑھنے کے بعد، ہر اُس متن اور لفظ کو اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق پرکھنے کے بعد جس کا سبت سے ذرا سا بھی تعلق بھی تھا؛" ... ان تمام حوالہ جات کو اصل متن اور کئی تراجم میں دیکھنے کے بعد؛ لغات، ہم معنوی کتب، تفسیروں، اور ڈکشنریوں میں تلاش کرنے کے بعد؛ دونوں طرف کے سوال پر کتابوں کے ڈھیر پڑھنے کے بعد؛ اس نکتے پر ابتدائی کلیسیائی علما کی ہر سطر پڑھنے کے بعد؛ ساتویں دن کے حق میں کئی کتابیں لکھنے کے بعد، جو میرے ساتھیوں کے لیے قابلِ قبول تھیں؛ اس موضوع پر درجنوں بار بحث کرنے کے بعد؛ سبت کی پابندی کے ثمرات دیکھنے کے بعد؛ اور خدا کے خوف اور انصاف کے احساس کے ساتھ تمام شواہد کا وزن کرنے کے بعد، میں اپنے دل و دماغ اور ضمیر میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ شواہد ساتویں دن کی پابندی کے خلاف ہیں۔" نئے مئے (انجیل) کو پرانی مشکوں (پرانے عہد کی روایات) میں ڈالنے کی کوشش دونوں کو خراب کر دیتی ہے ... جب میں ساتویں دن کی پابندی کا پختہ ماننے والا تھا، کلسیوں 2:17, 16, 14 ہمیشہ مجھے کسی نہ کسی حد تک پریشان کرتی تھی۔ اس کی صاف اور سیدھی تشریح واضح طور پر سبت کی منسوخی کی تعلیم دیتی معلوم ہوتی تھی۔ مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ اسے کسی نہ کسی طرح نظرانداز کرنا پڑتا ہے، اور اس کے لیے بہت زیادہ باریک تفریقوں اور حجتوں کی ضرورت ہوتی تھی۔ یہی سابقہ سبت کے ماننے والے نے مشاہدہ کیا: "میں نے اکثر خواہش کی کہ کلسیوں 2:17, 16 بائبل میں نہ ہوتی، اور یہ میرے سیونتھ ڈے کے ایڈوینٹسٹ بھائیوں کو بھی اتنا ہی پریشان کرتی ہے جتنا کہ یہ مجھے کرتی تھی، چاہے وہ کچھ بھی کہیں۔

سبت اور شریعت

پرانے عہد نئے عہد سے الگ ہے۔ پرانا عہد شریعت کے اصول پر مبنی ہے، جبکہ نیا عہد " مسیح میں " ہے۔ 1** کرنتھیوں 9:**21 میں، پولس **" مسیح کی شریعت "** کے تحت ہے اور اس کے لیے "احکام کی پابندی سب کچھ ہے " (1** کرنتھیوں 7:**19)۔

یہ فرق ظاہر ہوتا ہے

2:(1) کرنتھیوں 3:13-**17 میں *ورلڈ وائیڈ چرچ آف گاڈ* نے اس کو شریعت کی سزا تک محدود کرنے کی کوشش کی، لیکن حوالہ **خروج 24:**12 میں دو پتھروں کی تختیوں، یعنی دس احکام کی طرف ہے۔ پولس نے پرانے عہد نامے کے قانون کا نئے " مسیح کے قانون " سے موازنہ کیا اور اس میں کمی محسوس کی۔

(2)** گلتیوں 5:**3 میں جسمانی ختنہ کا مطلب ہے کہ ہمیں **" پوری شریعت کو ماننا ہوگا " (یعنی مسیحیوں کو پوری شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے)**۔ جہاں تک " یہودی کے طور پر جینے " کا تعلق ہے (** گلتیوں 2:**14)، مسیحیوں کے لیے یہ ضروری نہیں ہے، اس لیے پولس ایک ایسے شخص کے لیے " بے شریعت " ہو سکتا ہے جو " بے شریعت " ہو۔ ایک سبت ماننے والا شاید ہی کہہ سکتا ہے کہ وہ " بے شریعت " ہے۔

(3) ایک شریعت جو احکام اور رسموں پر مبنی ہے، ختم کر دی گئی ہے (**افسیوں 2:**15)۔

4)**(4) گلتیوں 21:4-**26 ظاہر کرتا ہے کہ پرانا عہد (حورب) غلامی کا باعث ہے اور مسیح کے خلاف براہ راست کھڑا ہے۔ پولس حقیقت میں کہتا ہے کہ اگر آپ شریعت کے تابع آتے ہیں تو مسیح آپ کی زندگی میں غیر مؤثر ہو جاتا ہے (** گلتیوں 5:**4)۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ شیطان لوگوں کو شریعت کے تحت رکھنا چاہتا ہے۔ یہ وضاحت کرے گا کہ کولسی کلیسیا پر شیطان کا حملہ کیوں ہوا۔ یہاں پولس ناراض ہے کہ کلیسیا پر غیر ضروری قوانین لاگو کیے جا رہے ہیں (** کلسیوں 10:2-**12)۔

کلسیوں 16:2 ظاہر کرتا ہے کہ مسیحیوں کے لیے سبت کی حیثیت کیا ہے۔ یہ، مقدس دن اور نئے چاند، ایک سایہ ہیں۔ یہ بالکل اسی طرح

ہے جیسے قربانیوں کی حیثیت ہے (عبرانیوں 8:5؛ 10:1)۔ کوئی یہ تجویز نہیں کرتا کہ قربانیوں کا سایہ اب بھی درست ہے جب کہ مسیح آ چکا ہے۔ جسمانی ختنہ کے سائے کا جوہر دل کا ختنہ ہے، اور سبتوں/مقدس دنوں کے سائے کا جوہر مسیح میں ہمارے اپنے اعمال سے آرام کرنا ہے (عبرانیوں 4)۔ مسیح ہمارا سبت ہے۔ ہم ہر دن اس میں آرام کرتے ہیں۔ پولوس کہتا ہے، ''آؤ ہم عید مناتے رہیں''، یعنی ہمیشہ۔ بے خمیر روٹی اب ''اخلاص اور سچائی کی بے خمیر روٹی'' ہے (1 کرنتھیوں 8:5)۔ پولوس نے اس طرح عہدِ قدیم کی عبادات کو "روحانی" بنا دیا ہے۔

پرانے عہدنامہ میں سبت پہلی بار موسیٰ پر خروج 16 میں ظاہر ہوا۔ نحمیاہ 9:14 پر غور کریں: ''سبت بنی اسرائیل پر موسیٰ کے ذریعے ظاہر کیا گیا تھا۔'' یہ حقیقت کہ خدا نے تخلیق کے وقت سبت کو مقدس ٹھہرایا، بذاتِ خود یہ ثابت نہیں کرتی کہ اس کا مقصد یہ تھا کہ آدم اس کو رکھے۔ خروج 20:11 سبت کی تخلیق کے وقت تقدیس کو موسیٰ پر اس کے بعد کے ظہور سے جوڑتا ہے۔ خدا نے سبت کو بھی ہزار سالہ آرام کی علامت کے طور پر مقدس ٹھہرایا جیسا کہ عبرانیوں 4:4-9 کے مطابق ہے۔ استثنا 5:3 واضح طور پر کہتا ہے کہ پرانے عہد اور دس احکام باپ دادا کے ساتھ نہیں بلکہ اسرائیل کے ساتھ کیے گئے تھے، اور یہ کہ سبت کو رکھنا مصر کی غلامی کی یادگار تھا (استثنا 5:15)۔

رومیوں 14:5 ظاہر کرتا ہے کہ کسی ایک دن کو دوسرے دن سے زیادہ اہم سمجھنا ضمیر کا معاملہ ہے، اور کلسیوں 2:16 ظاہر کرتا ہے کہ سبت کو زبردستی رکھوانا غلط ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو نئے چاند بھی سبت اور مقدس دنوں کی طرح لازم ہوں گے۔

یہ سب یہ کہنے کے لیے نہیں کہ مسیحیوں کے پاس کوئی شریعت نہیں۔ شریعت "پوری" ہو چکی ہے (متی 5:17)، یعنی اس کی گہری روحانی نیت ظاہر کی گئی ہے اور ہمارے لیے لازم ہو چکی ہے۔ یہ صرف روح کے ذریعے قائم رکھی جا سکتی ہے۔ سبت سبتوں/مقدس دنوں/ نئے چاند/ زمین کے سبت کے دن اور جوبلی کا ایک مکمل سلسلہ ہے جو پرانے عہد سے تعلق رکھتا ہے۔ ان قوانین کا مقصد نئے عہد میں خدا میں روحانی آرام کے طور پر آتا ہے، جواب اور مستقبل کی بادشاہی میں بہت زیادہ مکمل طور پر ہوگا۔

اس لیے ہربرٹ آرمسٹرانگ اور دیگر نے پرانے کو نئے کے ساتھ ملا دیا اور وہی کام کیا جس کی پولوس نے گلتیوں اور کلسیوں میں سخت مخالفت کی۔ پروٹسٹنٹ اسے اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس خصوصی شرط پر ہربرٹ آرمسٹرانگ کے اصرار نے، دسویں حصے کے ساتھ، لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیا اور انہیں سب سے الگ کر دیا (سبت کا دن یہ بہت اچھی طرح کرتا ہے)۔ قانونیت بھی ہمیں مسیح سے الگ کرتی ہے۔

احبار 24:3 میں لکھا ہے کہ چراغ گاہ کی روشنی میں تیل "تمہاری نسلوں میں ہمیشہ کے لیے قانون" کے طور پر جلایا جانا تھا۔ اسے اب ہم روحانی طور پر مسیحیوں میں روح کی روشنی اور انجیل کے طور پر سمجھتے ہیں۔ اس طرح سبت کو ایک دائمی عہد کے طور پر روحانی بنا دیا گیا ہے۔ بنی اسرائیل کی جسمانی قوم نئے عہدنامے میں کلیسیا کا روحانی اسرائیل بن جاتی ہے (گلتیوں 6:16؛ فلپیوں 3:3)۔ (یہ مستقبل میں دوسری آمد میں یہودیوں کی اجتماعی تبدیلی سے انکار نہیں ہے۔)

متی 12:5 میں سبت کی روحانی نوعیت کی ایک مضبوط جھلک موجود ہے۔ سبت کے دن اپنے رویے کو درست ٹھہرانے میں، یسوع پرانے عہد کے کاہنوں کی مثال دیتا ہے جو سبت کے قانون سے مستثنیٰ تھے۔ نوٹ کریں کہ انہوں نے سبت توڑا — انہوں نے اس دن کام کیا — لیکن بے گناہ رہے۔ کیا یہ کلیسیا کا ایک پیش خیمہ نہیں ہے جو سبت توڑتی ہے اور بے گناہ ہوتی ہے؟ کلیسیا کا سبت کچھ مختلف ہے: ہفتے کے

ہر دن اپنے کاموں سے باز رہنا۔

"سبت" کا لفظ خروج 16 تک ظاہر نہیں ہوتا۔ خدا نے ساتویں دن آرام کیا، لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ اُس نے اُس لمحے سے ہر سبت کو رکھنے کا حکم دیا۔ سبت اسرائیل کے لیے عہد کی نشانی تھی اور آنے والے ہزار سالہ آرام کی علامت تھی جس میں ہم بعد میں داخل ہوں گے، اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے اپنے گناہ کے کاموں سے موجودہ ہر دن باز رہنے کی علامت بھی ہے (عبرانیوں 4)۔ "مسیحیوں کے لیے ایک 'سبت' باقی ہے،" لیکن یہ لفظی طور پر ساتواں دن نہیں۔

مسیحی اور قانون (تورات)

از چارلس ہنٹنگ،
ورلڈ وائیڈ چرچ آف گاڈ کے سابق مبشر

ایک خدا کے عقیدہ کو ایمانداروں کی توجہ میں لانا بائبلی ایمان کی بحالی میں ایک اہم عنصر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمیں قانونیت کے معاملے میں ایک مساوی چیلنج کا سامنا ہے— یعنی پرانے عہدنامے کے موسوی نظام کا یسوع اور پولس کے سکھائے ہوئے نئے عہدنامہ کی آزادی کے ساتھ الجھنا۔ سوال یہ ہے: کیا موجودہ نیم موسوی نظام جو نئے عہدنامہ کے ایمان کے طور پر پیش کیے جا رہے ہیں، کلیسیا کے عالمی کمیشن کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں؟ یسوع نے لوقا 43:4، 44 میں مسیحی مشن کا اعلان کیا: "مجھے خدا کی بادشاہی کی خوشخبری دوسرے شہروں میں بھی سنانی ہے، کیونکہ مجھے یہی کرنے کے لیے بھیجا گیا۔" پھر اسی نجات دینے والی خوشخبری کو یسوع نے تمام قوموں کی طرف بھیجا (متی 19:28، 20)۔ اس کام کی اہمیت کو مسیح نے نمایاں کیا، اور لوقا 60:9 میں ایک نیم دل کے شاگرد کو چیلنج کیا کہ "جا کر خدا کی بادشاہی کا اعلان ہر جگہ کرو۔"

میرے ذاتی تجربہ کے بارے میں ایک بات۔ جب مجھے یہ پتا چلا کہ ورلڈ وائیڈ چرچ آف گاڈ (آرمسٹرانگ کی تحریک) کے ہیڈکوارٹر کے اعلیٰ عہدیداروں کو یہ علم تھا کہ پرانے عہدنامے کے دسویں حصے کے قوانین نئے عہدنامے کی کلیسیا پر لاگو نہیں ہیں، تو میں نے اس تحریک کو چھوڑ دیا۔ اس تحقیق نے مجھے قانونیت کے پورے موضوع پر غور کرنے کی طرف مائل کیا۔ میری ذہن میں ایمبیسیڈر کالج میں پولس کے خطوط پر روڈ میرڈتھ کی کلاس یاد آئی۔ گلیتیوں کو کورس کے آخری دن کیوں ملتوی کیا گیا، اور لیکچر کے لیے صرف ایک گھنٹہ کی اجازت دی گئی اور کوئی بحث نہیں کی گئی؟

حقیقت یہ ہے کہ آرمسٹرانگ کے نظام کے تحت ہم میں سے بہت سے لوگوں کو، پولس کی آزادی کے لیے بلند آواز میں کی جانے والی اپیل، کے بارے میں ایسے تحفظات تھے، جن کا ہم نے کبھی اظہار نہیں کیا۔ سیدھی بات یہ ہے کہ ہم پولس کی واضح زبان سے نمٹ نہیں پاتے تھے جو کسی نہ کسی انداز میں قانون یا تورات کے خاتمے کے بارے میں تھی (گلیتیوں 21:3-29)۔ قانون صرف موسیٰ کے تحت اس وقت تک شامل کیا گیا تھا جب تک یسوع نہیں آ گئے تھے۔ پولس نے اس سے زیادہ واضح طور پر بات نہیں کی ہوگی۔

میں اس وقت موجود تھا جب مسٹر آرمسٹرانگ نے گلیتیوں کے بارے میں اپنی بے چینی کا اظہار کیا۔ انہوں نے پاسادینا کے ڈائننگ ہال میں خدمتگاروں کے ایک اجتماع سے کہا کہ وہ گلیتیوں کی کتاب پر وقت ضائع نہ کریں۔ مجھے پندرہ سال لگے یہ سوچنے میں کہ آخر کیوں

پولس کے اس آزادی کے اعلامیے نے ہمارے لیے ایک ظاہری خطرہ پیدا کیا۔

بعد میں مجھے یہ پتہ چلا کہ ورلڈ وائیڈ تھیالوجی کے بنیادی مسئلے پر نظرثانی کرنے کی کوئی بھی کوشش ایک بے فائدہ مشق تھی۔ میں نے اپنے کریڈٹ کارڈ واپس کیے اور چھوڑ دیا، اس لیے نہیں کیونکہ مجھے بدسلوکی کا سامنا تھا بلکہ اس لیے کہ مجھے نئے عہد نامہ کے اہم موضوعات کے بارے میں اپنے غیر منصفانہ سلوک پر سخت شبہ تھا۔

اس کے بعد سے میں نے اس موضوع کی تحقیقات کرنے میں بہت وقت گزارا، چاہے وہ صحیفے، عقیدہ کی بیانات یا تفسیر ہو۔ میں کبھی بھی اپنے آپ کو ایسی صورتحال میں نہیں پایا جہاں موسوی نظام کے مقدس ایام یا خوراک کے قوانین نے ذاتی طور پر مجھ پر اثر ڈالا ہو۔ لیکن دنیا کے کچھ ایسے حصے ہیں جہاں شہری زندگی کو خطرے میں ڈال رہے ہوں گے، تعلیم سے محروم ہوں گے، ان کے بچوں بھوک سے مر رہے ہوں گے یا ممکنہ طور پر وہ جیل کا خطرہ مول رہے ہوں گے، تمام تر اس نیم موسوی نظام کو اپنانے کی کوشش میں جو ہم نے اختیار کیا تھا اور مسلط کیا تھا۔

ہمیں یہ بہت یقینی طور پر جانچنا چاہیے کہ ہم کس بنیاد پر کھڑے ہیں، اس سے پہلے کہ ہم دوسروں سے یہ مطالبہ کریں کہ وہ سور کا گوشت نہ کھانے کی وجہ سے اپنی جان کو خطرے میں ڈالیں۔ ایسے مطالبات موسیٰ کے قانون کے تحت یہودیوں سے انٹیوکوس اپی فینیز (Antiochus Epiphanes) کے زمانے میں کیے گئے ہوں گے، لیکن کیا پولس نے اپنے غیر یہودی مریدوں سے یہ مطالبہ کیا تھا؟

آنے والی بادشاہی کی خوشخبری، جس میں داخلے کے لیے کسی کو لاوی کے نظام کے کچھ ایسے حصوں پر عمل کرنا ضروری ہے، جو اس دنیا کے نظام بالکل ہم آہنگ نہیں، بالکل بھی خوشخبری نہیں، بلکہ یہ ایک غیر ضروری اور بوجھل جدوجہد اور مخالفت کی راہ ہوسکتی تھی۔ ایسا نہیں ہے کہ وفاداری سے عمل کرنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے منفی حالات کسی نظام کو غلط ثابت کرتے ہیں۔ میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا واقعی پولس نے ہمارے اس شکل کے جزوی موسوی ایمان کی کسی بھی طرح سے حمایت کی ہوگی؟

بحیرہ روم کے علاقے میں اسرائیل کو بہت سے قوانین سکھائے گئے ہیں جو باقی دنیا کے لیے کافی عجیب ہیں۔ میں صرف چند کا ذکر کروں گا۔ آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ جیسے ممالک میں فصلوں سے متعلق تہوار اور مقدس دن موسموں کے ساتھ بالکل مطابقت نہیں رکھتے۔ جنوبی علاقوں میں یہ تہوار الٹ ہو جاتے ہیں۔ بہار کے تہوار خزاں میں، اور جھونپڑیوں کا تہوار بہار میں۔ اسرائیل کی لاوی کی رسومات اپنا مطلب کھو دیتی ہیں۔ یقیناً، اس پر مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

ایسکیموز کے لیے صحت مند سیل کے گوشت اور وہیل کے چربی والے کھانے کو روکنے کا کیا ہوگا؟ ہم نے شکر سے بھرے، دانت خراب کرنے والے مغربی کھانے کے نظام کو بدل دیا، اور نتائج تباہ کن ثابت ہوئے۔ کیا ایسکیموز کو لاوی 11 کے کھانے کے قوانین کے تحت آنا ضروری ہے؟ اور عرض بلد کے انتہا کے ان علاقوں کے لیے ہدایات کہاں ہیں جہاں سورج غروب ہونے کا وقت غیر معمولی ہے،؟ تجویز کردہ دن بحیرہ روم کے علاقے کے لیے موزوں ہیں۔ یہاں تک کہ برطانیہ میں بھی کوئی جمعہ کی شام 4:30 بجے کام چھوڑنے پر اپنی نوکری کھوسکتا ہے۔ جب میں نے ان اور دیگر مسائل پر ایک اعلیٰ عالمی خدمتگار سے سوال کیا تو ان کا جواب تھا: "ان غیر ملکیوں کو نقل مکانی

کرنے کو کہو۔" شاید ایسکیمو اپنا چھوٹی کشتی دریائے ہڈسن میں منتقل کر سکتا ہے اور اس بدنام زمانہ گندے دریا سے "لاوی طور پر صاف" مچھلی کا شکار کر سکتا ہے جو پارے سے آلودہ ہو۔

جہاں تک سعودی عرب میں مقدس دن اور سبت رکھنے والوں کا تعلق ہے، ان کا مسئلہ کافی مختصر عرصے کا ہوگا۔ وہ اسلامی دنیا کے کچھ حصوں میں موت کی سزا کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ کیا مسلمان دنیا کو خوشخبری کی تبلیغ موسیٰ کے ساتھ ساتھ مسیح کی پیروی سے بہتر بنائی جا سکتی ہے؟

کیا خدا موسیٰ اور پرانے عہد کی خاطر شہداء کا ایک گروہ چاہتا ہے؟ اسرائیل میں ان مسائل کا سامنا نہیں تھا، کیونکہ مذہب، زراعت، خوراک، چھٹیوں، بچوں کی پرورش، صفائی، تعلیم، عدالتی نظام وغیرہ کے تمام قوانین واضح طور پر متعین اور معقول تھے۔ یہ پیکج ایک منتخب قوم کے اندر مکمل طرز زندگی کے لیے تھا۔ یہ اسرائیل کے خاندان کے لیے بالکل قابل عمل تھا۔ لیکن یہ قوانین دوسری جگہوں کے شہریوں کے لیے، جو مختلف حالات کا سامنا کر رہے ہیں، کس حد تک عملی ہیں؟

ہم خدا کی بادشاہی کا پیغام ایسے لوگوں تک کیسے پہنچائیں جو مخالف حکومتوں کا سامنا کر رہے ہیں؟ کیا ان کی نجات کا انحصار اس جزوی موسوی نظام کی پابندی پر ہے جس کی ہم وکالت کرتے ہیں؟ کیا واقعی، ہمارا تین دسویں کا نظام ہندوستان اور دنیا کے دیگر حصوں میں خوشخبری کے پھیلاؤ کو بہتر بنائے گا جہاں غربت کی کوئی حد نہیں؟ یاد رکھیں، ہم مبلغین کو دوسرا یا تیسرا دسواں حصہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ "یہ دسواں حصہ ہم لاویوں کے لیے تھا، ہماری طرف سے نہیں۔ ملاوی (Malawi) میں اس شخص کا کیا ہوگا جو ہزاروں میں واحد ہے جسے ہم جانتے ہیں کہ وہ ملازمت کرتا ہے؟ کیا اسے اس 30$ پر دسواں حصہ دینا چاہیے جو وہ اسکول میں پڑھانے سے ایک ماہ میں کماتا ہے؟ وہ پہلے ہی اپنی بستر کے لیے قسطوں کی ادائیگی کر رہا ہے۔

اس بات پر غور کرنے کے لیے ایک کانفرنس منعقد کی گئی تھی کہ موسوی نظام کے حوالے سے غیر یہودیوں سے کیا تقاضے کیے جائیں۔ اعمال 5:15 میں بیان کیا گیا ہے کہ "فریسیوں کی جماعت کے کچھ لوگ، جو ایمان لے آئے تھے، آگے آئے اور اعلان کیا؛ ان غیر قوموں کا ختنہ کرنا اور انہیں موسیٰ کی شریعت کی پابندی کرنے کا حکم دینا ضروری ہے۔'"

موسوی نظام کو مکمل طور پر معاف کر دیا گیا۔ یعقوب نے آیات 28 اور 29 میں یہ اعلان کیا: "یہ روح القدس کا فیصلہ ہے، اور ہمارا بھی فیصلہ ہے، کہ ہم تم] غیر قوموں [پر مزید بوجھ نہ ڈالیں، سوائے ان ضروری باتوں کے: کہ تم بتوں کے نام پر قربان کیے گئے گوشت سے، خون سے، گلا گھونٹ کر مارے گئے جانوروں سے، اور زنا سے باز رہو۔" اگر تم ان چیزوں سے دور رہو گے تو آپ اچھا کرو گے۔" یہ واضح تھا کہ ان ممانعتوں کا کچھ حصہ یہودی ایمان لانے والوں کے احترام میں شامل کیا گیا تھا۔ غیر قوموں کے بدکاری کے دائمی مسئلے پر ایک اضافی انتباہ خاص طور پر شامل کی گئی تھی۔

کیا غیر قوم کے مسیحی اس طرح موسوی شریعت کی برکتوں سے محروم ہو گئے؟ ہرگز نہیں۔ پطرس نے اپنے یہودی مسیحی مخالفین سے کہا تھا: "تم خدا کو کیوں آزما رہے ہیں، شاگردوں کی گردن پر ایسا جوا ڈال کر جو نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہی ہم اٹھا سکے؟" (اعمال 10:15)۔

WWCG میں ان واضح بیانات کے واضح مطلب کو دھندلا دینے کی ہماری صلاحیت حیران کن تھی۔ مسیحی ایمان والوں کے لیے دیے

گئے اخلاقی اصول، جیسا کہ یسوع نے پہاڑی وعظ (متی 5، 6، 7) میں بیان کیے، تمام ایمان لانے والوں کے لیے (چاہے وہ یہودی ہوں یا غیر قوم سے) بنیادی عقائد واضح طور پر بیان کرتے ہیں۔

یسوع پرانے عہد نامے ("شریعت اور انبیاء") کو پورا کرنے یا "مکمل معنی سے بھرنے" کے لیے آئے تھے، نہ کہ موسوی شریعت کے تحت پرانے عہد نامے کو حروف بہ حروف مضبوط کرنے کے لیے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو پولس صاف طور پر ایک جھوٹے نبی کے طور پر بے نقاب ہو جاتے۔ (یہ رائے کچھ ایسے لوگوں کی ہے جو یسوع کو قبول کرتے ہیں لیکن پولس کو نہیں — اس حقیقت کو سمجھے بغیر کہ یہ ایک ناممکن بات ہے۔)

یقیناً عبرانی بائبل نے کسی بھی طرح اپنی حیثیت نہیں کھوئی ہے، لیکن اسے نئے عہد کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر، جہاں جسمانی ختنہ عہد کے تحت یہودی اور غیر قوم دونوں کے لیے مکمل طور پر لازم تھا (پیدائش 9:17-14)، یسوع نے، پولس کے ذریعے بات کرتے ہوئے، واضح کر دیا کہ اب ختنہ کو جسمانی کے بجائے روحانی اور دلی طور پر اندرونی، ن ہ کہ بیرونی عمل کے طور پر سمجھا جائے۔ یہ پرانے عہد نامے کی شریعت (توریت) کے متن میں ایک بڑی ترمیم ہے۔

یہ ہمیں دوسرے بائبلی شواہد کی طرف لے جاتا ہے۔ پولس کہتا ہے: "پھر اپنی سابقہ حالت کو یاد کرو، تم جو پیدائش کے لحاظ سے غیر قوم تھے، اور 'غیر مختون' کہلائے جاتے تھے ان لوگوں کی طرف سے جو اپنے آپ کو 'مختون' کہتے ہیں، ایک جسمانی رسم کی بنا پر۔ تم اس وقت اسرائیل کی جماعت سے باہر تھے، خدا کے عہدوں اور ان سے جڑے ہوئے وعدوں سے اجنبی تھے۔ تمہاری دنیا بغیر امید اور خدا کے بغیر تھی۔ تم ایک وقت دور تھے، لیکن اب تم مسیح کے خون کے بہانے کے ذریعے، مسیح یسوع کے ساتھ اتحاد میں ہو۔ کیونکہ وہی ہماری سلامتی ہے۔ غیر قوموں اور یہودیوں، اُس نے دونوں کو ایک کر دیا ہے، اور اپنے بدن اور خون میں سے دشمنی کی اس دیوار کو توڑ دیا جو انہیں علیحدہ کرتی تھی؛] کیسے؟ [کیونکہ اس نے شریعت] توریت [کو اس کے اصولوں اور احکام کے ساتھ منسوخ کر دیا، تا کہ ان دونوں میں سے ایک نئی انسانیت خود میں پیدا کرے] نہ کہ موسیٰ یا لاوی کے کاہنی نظام کے ذریعے [، اور اس طرح امن قائم کرے۔ یہ اس کا مقصد تھا، صلیب کے ذریعے دونوں کو ایک ہی بدن میں خدا سے ملانا، جس کے ذریعے اس نے دشمنی کو مار ڈالا۔ تو وہ آیا اور اس نے خوشخبری کا اعلان کیا: تم پر سلامتی، جو دور رہو، اور ان پر سلامتی، جو نزدیک ہیں؛ کیونکہ اس کے ذریعے ہم دونوں کو ایک ہی روح میں باپ تک رسائی حاصل ہے" (افسیوں 2:11-18، REB))۔

پولس کے تبصرے ہمارے ابتدائی سوال کا جواب دیتے ہیں۔ میں نے اسے یہاں لکھا تا کہ اسے دیکھنے کے لیے آپ کا وقت نہ لگے، اور میں REB (Revised English Bible) ترجمہ استعمال کروں گا، سوائے جہاں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہو۔ کیا ہم پولس کے خط میں بیان کیے گئے ان واضح بیانات کو نظر انداز کر سکتے ہیں؟

ہیکل کا پردہ پھٹ گیا اور اب خدا تک رسائی لاوی نظام کے ذریعے نہیں بلکہ خدا کے زندہ کیے گئے بیٹے اور نئے عہد کی تعلیمات کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے، جسے اس نے اپنی موت کے ساتھ ثابت کیا۔ "یہ پیالہ میرے اُس خُون میں نیا عہد ہے جو تُمہارے واسطے بہایا جاتا

ہے۔"(لوقا22:20)۔

خدا کے "عہدوں اور ان سے جڑے وعدوں" سے دور ہونے کے سوال پر غور کریں۔ یہ عہد اور وعدے اسرائیل کے ساتھ ابراہیم، موسیٰ اور داؤد کے ذریعے کیے گئے تھے۔ موسیٰ کے نظام کا ایک بڑا جزو یقیناً لاوی کو دی گئی کہانت تھی۔ عبرانیوں 8:6 روشنی ڈالتی ہے: "**لیکن حقیقت میں وہ خدمت جو یسوع کو دی گئی ہے وہ ان کی خدمت]لاویوں کی[سے بہتر ہے، کیونکہ وہ ایک بہتر عہد کا ثالث ہے، جو بہتر وعدوں پر قائم ہے۔**" یہاں دو مختلف عہد اور دو مختلف خدمتی نظام شامل ہیں—ایک خدا کے ذریعے موسیٰ کے ذریعے شروع کیا گیا اور دوسرا اسی خدا کے ذریعے یسوع کے ذریعے۔

مؤخر الذکر کہتا ہے، "**وقت آ گیا ہے؛ خدا کی بادشاہی قریب ہے۔ توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ**" (مرقس 1:15)۔ خوشخبری پر ایمان لانے اور اطاعت کرنے کا حکم بالکل واضح ہے، آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے، اور پوری دنیا کے لیے دستیاب ہے۔ یہ اپنی سادگی میں سب کے لیے قابل رسائی ہے، کسی بھی قسم کے حالات، قوانین، جغرافیائی یا دیگر رکاوٹوں سے آزاد۔ یہ ذہن کا معاملہ ہے، نہ کہ جسمانی احکامات کا۔ ختنہ کا عمل اس عظیم تبدیلی کی بہترین مثال ہے۔ ختنہ ختم نہیں ہوا! لیکن جسمانی ختنہ کی اب ضرورت نہیں۔ اس کی جگہ روحانی ختنہ نے لے لی ہے۔ ہمیں اب بھی اپنے دلوں میں ختنہ کرنا ہوگا۔ "**حقیقی یہودی وہی ہے جو باطنی طور پر یہودی ہو، اور اس کا ختنہ دل کا ہو، روحانی نہ کہ جسمانی؛ وہ اپنی تعریف آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے حاصل کرتا ہے**" (رومیوں 2:29)۔ یہاں پرانے عہد کی ایک اہم شرط پوری ہو چکی ہے، لیکن اس نے اپنے مفہوم کو مکمل معنوں میں برقرار رکھا ہے۔ پرانا عہد نامہ، بہت سے دوسرے معاملات کی طرح، مسیح کی حقیقت کا سایہ تھا جواب آ چکا ہے۔ سائے ختم ہو جاتے ہیں، لیکن حکم کی مکمل نیت باقی رہتی ہے۔

یوم کفارہ: قانونیت "یا" لاقانونیت"؟

پہلا عہد گناہ کی یاد دہانی کے طور پر ایک سالانہ روزے کے دن کا حکم دیتا ہے۔ یہ سالانہ تھا کیونکہ اس کا کوئی دیرپا اثر یا ضمیر کی آزادی اس سے منسلک نہیں تھی، جو خدا تک مستقل اور بے روک ٹوک رسائی کے لیے ضروری شرط ہے۔ یہ صرف مسیح کی قربانی کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس روحانی حقیقت کا اعلان عبرانیوں کے مصنف نے کیا: "شریعت آنے والی اچھی چیزوں کا سایہ ہے، اصل تصویر نہیں**" (عبرانیوں 10:1)۔ یوم کفارہ یقینی طور پر "**اصل تصویر**" نہیں ہے اس کفارے کی جو ہم اب مسیح کی قربانی کے ذریعے مسلسل بنیاد پر حاصل کرتے ہیں۔ عبرانیوں میں مزید لکھا ہے: "**وہی قربانیاں جو سال بہ سال ہمیشہ پیش کی جاتی ہیں، عبادت کرنے والوں کو کامل نہیں کر سکتیں ... پہلے وہ کہتا ہے، 'قربانیاں اور نذرانے ... آپ نہیں چاہتے اور نہ ان میں خوش ہوتے ہیں،' حالانکہ شریعت انہیں مقرر کرتی ہے۔ پھر وہ مزید کہتا ہے، 'میں حاضر ہوں: میں تیری مرضی پوری کرنے آیا ہوں۔' اس طرح وہ پہلے کو ختم کرتا ہے تاکہ دوسرے کو قائم کرے۔ اور یہ خدا کی مرضی کے مطابق ہے کہ ہم یسوع کے جسم کے ذریعے ایک بار ہمیشہ کے لیے مقدس کیے گئے ہیں**" (عبرانیوں 10:1-10)۔

اس تعلیم کی بنیاد پر کون یہ کہہ سکتا ہے کہ تورات کا ایک لحاظ سے خاتمہ نہیں ہوا؟ کیا ہم نے پہلے افسیوں 2:15 میں نہیں پڑھا کہ یسوع "**

نئی شریعیت کواس کے احکام اور ضوابط سمیت منسوخ کر دیا"؟** اگر یہ آپ کے لیے ایک نیا تصور ہے، تو براہ کرم اس پر سنجیدگی سے غور کریں۔

مجھے لگتا ہے کہ یہ پوچھنا غلط نہیں ہوگا کہ کیا ہم جو یوم کفارہ کے دوران کرتے ہیں وہ یسوع کی قربانی کی تاثیر کا انکار نہیں ہوسکتا— نہ کہ صرف ایک بے ضرر باقیاتی عمل؟ اور کیا اس پرانے عہد کے سایے کو دنیا بھر میں خدا کی بادشاہی کے پیغام کے حصے کے طور پر سکھایا جانا چاہیے؟ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

عبرانیوں 3، خدا کے گھرانے میں موسیٰ کی وفاداری کی نشاندہی کرتے ہوئے، مسیح کے بارے میں بیان کرتا ہے: "**وہ بیٹے کے طور پر وفادار ہے، اپنے گھرانے پر۔ اور ہم وہ گھرانہ ہیں، بشرطیکہ ہم بے خوف رہیں اور اپنی امیدوں کو بلند رکھیں**" (عبرانیوں 3:6)۔ اگلی آیت کا "آج" تاریخ کے ایک نئے لمحے کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو ہمیشہ ہماری فرمانبرداری یا نافرمانی، ایمان یا بے اعتقادی کے جواب سے مشروط ہوتا ہے۔ یہ "اب" کی بات ہے، تمام مشکلات کے ساتھ، اور مستقبل میں تکمیل کی طرف گامزن ہے۔

لیکن اس "آج" کا موضوع کیا ہے؟ یہ خدا کے "آرام" میں داخلہ ہے۔ یہ "آرام" یسوع کے ساتھ اتحاد کے ذریعے ابھی بھی تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ "**لیکن یسوع کا کہانت ہمیشہ کے لیے ہے کیونکہ وہ ہمیشہ کے لیے قائم رہتا ہے؛ اسی لیے وہ ان سب کو مکمل طور پر بچانے کے قابل ہے جو اس کے ذریعے خدا کے قریب آتے ہیں، کیونکہ وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے تا کہ ان کی شفاعت کرے**" (عبرانیوں 7: 24, 25)۔

جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح کی قربانی نے ہمارے لیے کیا کیا ہے، تو میکڈونلڈز کے باقیات کو صاف کرنے یا خمیر کو ہٹانے جیسی سرگرمیاں حقیقت سے بہت کم دکھائی دیتی ہیں: "**اب خُدا اِطمینان کا چشمہ جو بھیڑوں کے بڑے چرواہے یعنی ہمارے خُداوند یِسُوع کو ابدی عہد کے خُون کے باعِث مُردوں میں سے زِندہ کر کے اُٹھا لایا۔ تُم کو ہر نیک بات میں کامِل کرے**" (عبرانیوں 13:21 ,20)۔ جب بات ہماری گناہگار فطرت کی ہو تو یہی اصل حل ہے، نہ کہ ہماری گھریلو صفائی کی سرگرمیاں۔ میرے خیال میں، پولس مسیح کے بطور سردار کاہن ظہور کے بعد سایوں کی طرف واپسی پر شدید ناراض ہوتا: "*مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہاں وہ ہے جو ہَیکل سے بھی بڑا ہے۔**" (متی 12:6)۔

پولس دو نظاموں کو ملانے اور مسیح کے کام کو ان اعمال سے، جن کی اسے ضرورت نہیں ہے، کمزور کرنے کے مسئلے کو عام تصور نہیں کرتا: تُمہارا فخر کرنا خُوب نہیں۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ تھوڑا سا خمِیر سارے گُندھے ہُوئے آٹے کو خمِیر کر دیتا ہے؟ پُرانا خمِیر نِکال کر اپنے آپ کو پاک کر لو تا کہ تازہ گُندھا ہُوا آٹا بن جاؤ۔ چُنانچہ تُم بے خمِیر ہو] کیوں اور کیسے؟[کِیُونکہ ہمارا بھی فسح یعنی مسیح قُربان ہُوا ۔ لہٰذا، آؤ ہم یہ تہوار مناتے رہیں] موجودہ مسلسل فعل، جو کسی ایک سالانہ تقریب کی طرف اشارہ نہیں کرتا ہے[، پرانے خمیر، بدکرداری اور برائی کے ساتھ نہیں، بلکہ صرف اس بغیر خمیر کی روٹی کے ساتھ جو اخلاص اور سچائی ہے۔" (1 کرنتھیوں 5:6-8)۔ "غور کریں کہ یہاں روٹی کو روحانی معنی دیا گیا ہے۔

سوال یہ ہے: ہم کیوں موسیٰ اور لاوی کے نظام کی طرف واپس جائیں اپنی ہدایت کے لیے، جب کہ مسیح کی قربانی پہلے ہی ہمارے گناہوں کی قیمت مسلسل ادا کرچکی ہے؟ اور جب کہ نیا عہد نامے کی کلیسیا عشائے ربانی سال میں ایک مرتبہ نہیں بلکہ "جب تم اس کھانے کے لیے جمع ہوتے ہو" (1 کرنتھیوں 33:11) مناتی تھی؟ یہ جشن "جب تم کلیسیا میں اکٹھے ہوتے ہو" کے وقت ہوتا تھا، "جب تم جماعت کے طور پر جمع ہوتے ہو" (1 کرنتھیوں 11:20 ,18)۔

جب ہم اس نظام کی پیروی کرتے ہیں جسے مسیحا کے تحت نئے عہد سے بدل دیا ہے تو بہت کچھ غلط معلوم ہوتا ہے۔ موسیٰ خدا کے ایک عظیم بندے تھے، لیکن وہ فوت ہو چکے ہیں۔ لاوی کا کاہن ایک منفرد یہوداہ کے قبیلے کے رکن سے بدل دیا گیا ہے، نہ کہ لاوی سے!

جیسا کہ عبرانیوں کے مصنف نے کہا: "کاہنی میں تبدیلی کے ساتھ، تورات میں بھی تبدیلی ضروری ہے!" یسوع ہمارے ثالث اور باپ کے دہنے ہاتھ پر ہمارے سردار کاہن ہیں۔ ایسا نہیں کہ آسمان کے نیچے دو نام درج ہیں (یسوع اور موسیٰ) جن کے ذریعے ہمیں نجات مل سکتی ہے۔ صرف ایک! ہمارے نکتہ کی تصدیق اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ ایک نیا کاہن اٹھا ہے:

"اور جب کہانت بدل گئی تو شَرِیعَت کا بھی بدلنا ضرُور ہے۔... کیونکہ یہاں گواہی دی گئی ہے: 'تم ابد تک کاہن ہو، ملکِ صدق کی ترتیب کے مطابق۔' پرانے قوانین کو غیر موثر اور بے کار ہونے کے سبب منسوخ کر دیا گیا ہے، کیونکہ شریعت نے کچھ بھی مکمل نہیں کیا؛ اور ایک بہتر امید متعارف کرائی گئی ہے، جس کے ذریعے ہم خدا کے قریب ہو سکتے ہیں" (عبرانیوں 7:12-19)۔

روحانی اندھے پن کی وجہ:

یہ بات دہرانے کے خطرے کے باوجود، کیا پولُس ہمیں یہ خبردار نہیں کرتے کہ موسیٰ کی شریعت کی پیروی کے نتیجے میں روحانی اندھا پن ہو سکتا ہے؟ ہمیں یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ یہودی، جو موسیٰ کے قوانین، مقدس دنوں وغیرہ کی پاسداری میں سختی سے عمل پیرا ہیں، اب بھی مسیحا کے بارے میں اندھیرے میں ہیں جو آ چکے ہیں۔ یہ انہیں اسی مسیح کے واپس آ کر بادشاہی قائم کرنے کے گواہ بننے سے روکتا ہے! پولُس، جو خود یہودیت کے پرجوش علمبردار تھے، موسیٰ کی تحریروں کے بارے میں زیادہ جوش وخروش میں نظر نہیں آتے، خاص طور پر جب وہ ان کے سامعین کو مسیحا کی طرف بڑھنے سے روکتی ہیں:

"لیکن اُن کے خیالات کثیف ہو گئے۔ کیُونکہ آج تک پُرانے عہد نامہ کو پڑھتے وقت اُن کے دِلوں پرو ُہی پردہ پڑا رہتا ہے اور وہ مسیح میں اُٹھ جاتا ہے۔ مگر آج تک جب کبھی مُوسیٰ کی کِتاب پڑھی جاتی ہے تو اُن کے دِل پر پردہ پڑا رہتا ہے۔ لیکن جب کبھی اُن کا دِل خُداوند کی طرف پھِرے گا تو وہ پردہ اُٹھ جائے گا۔" (2 کرنتھیوں 3:14-16)۔

2 کرنتھیوں 3 کے ابتدائی آیات یسوع کے نئے عہدِ خدمت سے منسلک روح کی تازگی کو واضح کرتی ہیں: "اور جہاں تک تمہارا تعلق ہے، یہ ظاہر ہے کہ تم مسیح کی طرف سے ایک خط ہو، جو ہمیں پہنچانے کے لیے دیا گیا، ایک خط جو روشنائی سے نہیں بلکہ زندہ خدا کی روح سے لکھا گیا، پتھر کی تختیوں پر نہیں بلکہ انسانی دل کے صفحات پر لکھا گیا" (3:3)۔ پرانے عہد کی "موت لانے والی خدمت، جو حروف کی صورت میں پتھر پر کندہ کی گئی تھی" (3:7)، جو پورے موسیٰ کے نظام کی مختصر وضاحت ہے۔

سینایا کوہِ صیون؟

ہمیں یہ انتخاب دیا جاتا ہے: یا تو خدا اور قدیم اسرائیل کے درمیان موسیٰ اور لاوی کے کہانت کے تحت کیا گیا عہد قبول کیا جائے، یا خدا اور موجودہ اسرائیلِ خدا کے درمیان مسیحا کے تحت کیا گیا نیا عہد۔ پولُس اس بات کا ذکر گلتیوں 6:15-16 میں کرتے ہیں: "ختنہ کچھ نہیں؛ ... جو چیز اہم ہے وہ نئی تخلیق ہے۔ جو سب اس اصول کو اپنی رہنمائی کے لیے اختیار کریں، ان پر سلامتی اور رحم ہو، یعنی خدا کا اسرائیل!" یہ عہد یسوع اور ملک صدق کے برابر کے کاہن کے ساتھ کیا گیا تھا۔

عبرانیوں 12 میں نئے عہد اور کوہِ سینا پر کیے گئے عہد کے درمیان واضح تضاد بیان کیا گیا ہے۔ مصنف اپنی مقالے کا آغاز واضح الفاظ میں کرتا ہے: "تُم [مسیحی] اُس پہاڑ کے پاس نہیں آئے جس کو چھُونا مُمکن تھا اور وہ آگ سے جلتا تھا اور اُس پر کالی گھٹا اور تارِیکی اور طُوفان۔ اور نرسنگے کا شور اور کلام کرنے والے کی اَیسی آواز تھی جس کے سُننے والوں نے دَرخواست کی کہ ہم سے اَور کلام نہ کِیا جائے۔ کیُونکہ وہ اِس حُکم کی برداشت نہ کرسکے کہ اگر کوئی جانور بھی اُس پہاڑ کو چھُوئے تو سنگسار کِیا جائے۔ اور وہ نظارہ اَیسا ڈراؤنا تھا کہ مُوسیٰ نے کہا مَیں نِہایت ڈرتا اور کانپتا ہُوں۔" (عبرانیوں 12:18-21)۔

یہ کوہِ سینا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں تم مسیحی نہیں آئے ہو، جہاں پرانے عہد کے تحت شریعت دی گئی تھی، جو آج تک مذہبی اسرائیل پر حکمرانی کرتی ہے۔ اس شاندار نمائش کے ساتھ خدا نے پرانے عہد کا آغاز کیا۔ خدا کی آواز نے اس زمین کو ہلا دیا جہاں وہ کھڑے تھے۔ عہد کا افتتاح طاقت کے خوفناک مظاہرے کے ساتھ کیا گیا تھا۔ لیکن اسرائیل جلد ہی اسے بھول گیا۔

لیکن آپ مسیحیوں، کیا آپ نے ہدایت کے لیے کوہِ سینا کا رُخ کیا ہے؟ "نہیں، بلکہ تُم صِیُّون کے پہاڑ اور زِندہ خُدا کے شہر یعنی آسمانی یروشلیم کے پاس اور لاکھوں فِرشتوں۔ اور اُن پہلوٹھوں کی عام جماعت یعنی کلِیسیا جن کے نام آسمان پر لِکھے ہیں اور سب کے مُنصِف خُدا۔۔ اور یسوع کے پاس، جو ایک نئے عہد کا ثالث ہے ... دیکھو، اُس آواز کو سننے سے انکار نہ کرنا جو بولتی ہے" (عبرانیوں 22:12-25)۔

کیا یہ ایک پرانے زمانے کی نصیحت کی بازگشت نہیں ہے جو موسیٰ نے اسرائیل کو استثنا 18:15 میں دی تھی: "خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تُم اُسکی سُننا۔"

عبرانیوں کا مصنف ہمیں اس منظر نامے کے نتائج کے بارے میں قیاس آرائی کیلیے نہیں چھوڑتا۔ وہ کہتا ہے: "ایک نئے عہد کی بات کرتے ہوئے، اس نے پہلے کو متروک قرار دیا ہے۔ اور جو کچھ بھی فرسودہ اور پرانا ہوتا جا رہا ہے وہ جلد ہی ختم ہو جائے گا" (عبرانیوں 13:8)۔ "پہلے کے قواعد غیر موثر اور بیکار ہونے کی وجہ سے منسوخ کر دیے گئے ہیں، کیونکہ شریعت نے کچھ بھی مکمل نہیں کیا؛ اور ایک بہتر اُمید متعارف کرائی گئی ہے، جس کے ذریعے ہم خدا کے قریب ہوتے ہیں" (عبرانیوں 7:18-19)۔ "اور جب کہانت بدل گئی تو شَرِیعت کا بھی بدلنا ضرُور ہے۔" (عبرانیوں 7:12)۔

خلاصے کے طور پر، ہم یہ سوال کرتے ہیں: کیا کوہِ سینا وہ جگہ ہے جہاں ہم اپنے لیے قوانین اور رہنمائی تلاش کرتے ہیں؟ مصنف نے انہیں متروک، بوڑھا، جلد ہی ختم ہونے والا، ناکارہ، بیکار کے طور پر بیان کیا ہے۔ یہ کوہِ سینا ہے! پولُس گلتیوں کے نام اپنے خط میں اسی موضوع

پر تبصرہ کرتا ہے: "اب مجھے بتاؤ، تم جو شریعت کے تحت رہنے کے لیے اتنے بے چین ہو، کیا تم قانون کی بات نہیں سنو گے؟... یہ ایک تمثیل ہے: دو عورتیں دو عہدوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ایک عہد کوہِ سینا سے آتا ہے؛ وہ ہاجرہ ہے اور اس کے بچے غلامی میں پیدا ہوئے۔ سینا عرب میں ایک پہاڑ ہے اور آج کے یروشلیم کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ اس کے بچے غلامی میں ہیں] پرانے سینا کے عہد کے تحت[۔ لیکن آسمانی یروشلیم] کوہِ صیون اور نیا عہد[آزاد عورت ہے، وہ ہماری ماں ہے" (گلتیوں 4:21-26)۔

ایک تنظیم اپنے جزوی موسوی نظام کو بچانے کے لیے یہ باور کرانے کی کوشش کرتی ہے کہ "شریعت کے تحت ہونے" کا مطلب "شریعت کے عذاب کے تحت ہونا" ہے۔ لیکن اس تصور کو ثابت کرنے کے لیے کوئی صحیفہ پیش نہیں کیا جاتا۔ یہ سوال اُٹھایا جا سکتا ہے کہ پولُس جن لوگوں سے اس اقتباس (گلتیوں 4:21) میں خطاب کر رہا تھا، کیا وہ شریعت کے عذاب کے تحت رہنے کے لے بیچین تھے؟ میرا خیال ہے، نہیں!

کون سے دن ہم غیر مقدس رکھتے ہیں؟

پولس رومیوں 14 میں مسیحی کلیسیا میں تقسیم اور اختلاف کے کچھ مستقل نکات کے بارے میں لکھتا ہے۔ پولس رومیوں 14 میں مسیحی کلیسیا میں موجود مستقل اختلافات اور جھگڑوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ان کی رہنمائی ساتھیوں کی "فکر کی شریعت" سے ہوتی ہے۔ مسئلہ عبادت کے خاص دنوں اور ہم کیا کھا سکتے ہیں اور کیا نہیں، سے متعلق ہے۔ کھانے کے بارے میں مختلف آراء کے سوال پر وہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں: "آیئے ہم ایک دوسرے کی عدالت کرنا بند کریں، بلکہ اس بات کا عزم کریں کہ کسی مسیحی بھائی کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالیں۔ جو کچھ میں خداوند یسوع کے بارے میں جانتا ہوں، وہ مجھے یقین دلاتا ہے کہ کچھ بھی اپنی ذات میں ناپاک نہیں ہے؛ ہاں، اگر کوئی کسی چیز کو ناپاک سمجھتا ہے، تو اس کے لیے وہ ناپاک ہے۔ اگر آپ کے کھانے سے آپ کا مسیحی بھائی ناراض ہو جاتا ہے، تو آپ محبت کے اصول سے نہیں چل رہے۔ ایسا نہ کریں کہ آپ کا کھانا اس کے لیے بربادی ہو جس کے لیے مسیح نے اپنی جان دی۔ اپنی نیکی کو جھگڑے کا موضوع نہ بننے دیں؛ کیونکہ خدا کی بادشاہی کھانے اور پینے میں نہیں بلکہ راستبازی، امن اور محبت میں ہے، جو روح القدس کی تحریک سے پیدا ہوتی ہے" (رومیوں 14:13-17)۔

جب پولس آیت 20 میں کہتے ہیں، "خدا کے کام کو کھانے کی خاطر برباد نہ کرو۔ ہر چیز اپنی ذات میں پاک ہے،" تو اس سے مراد یہ لیا جا سکتا ہے کہ "ہر چیز" کا مطلب کھانے کی چیزیں ہیں، نہ کہ آرسینک یا خاردار تار! پولس کے بیان میں موسوی کھانے کے قوانین کے نفاذ کی کوئی حمایت نظر نہیں آتی۔ رسول سمجھتے تھے کہ ایک بڑا مسئلہ پیدا ہو جائے گا اگر ہم غیر قوموں سے مسیح میں آنے والے نئے ایمانداروں کو مجبور کریں کہ وہ اپنا کھانا موسٰی کے قوانین کے مطابق بدلیں۔ یہ نئے بین الاقوامی ایمان کی اصل بات کو نظر انداز کرنا ہوگا، "کیونکہ خدا کی بادشاہی کھانے اور پینے میں نہیں، بلکہ راستبازی، امن اور روح القدس کی تحریک سے پیدا ہونے والے خوشی میں ہے" (رومیوں 14:17)۔

پولس رومیوں 14:14 اور 20 میں یقیناً احبار 11 کے کھانے کے قوانین کی تصدیق نہیں کر رہے تھے۔ اس باب میں پاک اور ناپاک

جانوروں کی ایک واضح فہرست پیش کی گئی ہے۔ جو چیز تجویز نہ کی گئی ہو اسے کھانا مکروہ ہے۔

پولس، تاہم، ایک باب میں جہاں کھانے اور غذا کا تقریباً 20 مرتبہ ذکر کیا گیا ہے، موسوی شریعت کے احبار 11 میں استعمال ہونے والے الفاظ کے بالکل برعکس صفت استعمال کرتے ہیں۔ احبار 11 میں موسوی شریعت کے تحت کھانے کی اشیاء کو پاک (katharos) یا ناپاک (akathartos) قرار دیا گیا ہے۔ لیکن پولس کے لیے، جو خاص طور پر کھانے اور غذا کے معاملے پر بات کرتے ہیں، سب چیزیں katharos یعنی پاک ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہربرٹ آرمسٹرانگ نے اس موضوع پر اپنی کتابچہ میں پولس کی زبان کے حوالے سے بالکل برعکس دعویٰ کیا۔ آرمسٹرانگ نے کہا کہ پولس نے احبار 11 میں مذکورہ لفظ کے برعکس اصطلاح استعمال نہیں کی۔

سیموئیل بیکیو کی بھی غیر مطلوب معلومات کو نظر انداز کرنے کے لیے، پولس کے الفاظ کے بارے میں حقائق کو غلط بیان کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: "رومیوں 14 میں موسوی شریعت داؤ پر نہیں ہے جیسا کہ اصطلاح koinos یعنی عام سے ظاہر ہے، اور جس کا استعمال آیت 14 میں ناپاک کھانے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اصطلاح '' akathartos یعنی ناپاک سے یکسر مختلف ہے، جو احبار 11 (LXX) میں غیر شرعی کھانے کی اشیاء کو نامزد کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

تاہم، وہ اس بات کا ذکر نہیں کرتے کہ پولس، موسوی ممانعتوں کو واضح طور پر الٹ دیتے ہیں، جب وہ آیت 20 میں جراتمندانہ اور آزادنہ دعوے کے ساتھ کہتے ہیں: ''سب چیزیں پاک ہیں۔'' یہاں پولس نے 'katharos' کا لفظ استعمال کیا ہے، جو 'akathartos' کا الٹ ہے۔ رسولوں نے بہت واضح طور پر شریعت کے تحت اسرائیل کو دی گئی عارضی پابندیوں کو معاف کر دیا تھا۔ پولس کے لیے وہ شریعت (تورات) جو حقیقی قدر رکھتی ہے، "مسیح کی شریعت" ہے (گلتیوں 2:6؛1 کرنتھیوں 21:9)۔ یعنی وہ شریعت جو مسیح میں پوری ہوئی، اور جس کا خلاصہ ایمان اور محبت میں کیا جا سکتا ہے۔ پولس نے درحقیقت ایک مکمل کتاب — گلتیوں — لکھی، تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ موسیٰ کے ذریعے اسرائیل کو دی گئی شریعت ایک عارضی رہنما تھی، جو صرف مسیح کے آنے تک کے لیے معتبر تھی (گلتیوں 3:19-29)۔ پولس اس بات پر خوفزدہ تھے کہ ایماندار پرانے عہد کے تحت واپس جانا چاہیں گے، جبکہ مسیح نے انہیں نئے عہد کی آزادی میں مدعو کیا ہے، جو وہ بحیثیت مسیحا لائے ہیں۔

عبرانیوں 13:9 ہمارے سبق کو تقویت دیتا ہے": مُختلِف اور بیگانہ تعلیموں کے سبب سے بھٹکتے نہ پھرو کیونکہ فضل سے دِل کا مضبُوط رہنا بہتر ہے نہ کہ اُن کھانوں سے جن کے اِستعمال کرنے والوں نے کُچھ فائِدہ نہ اُٹھایا"۔ یہ بیان اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ پہلی صدی میں ایسے مسیحی موجود تھے جن کی خوراک کے بارے میں حساسیت نہ صرف ان کے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی ایک بوجھ تھی — اور کلیسیا میں تقسیم اور بے چینی کا ممکنہ سبب بن سکتی تھی۔

رومیوں پر ایک مشہور تفسیر پولس کو درست سمجھتی ہے جب وہ نوٹ کرتی ہے": بزات خود کوئی چیز ناپاک نہیں؛ یہ قابل ذکر بیان پاک اور ناپاک کھانوں کے درمیان تمام تفریق کو ختم کر دیتا ہے، جن پر پولس اور دیگر تمام یہودی عمل پیرا تھے۔"

اسی آزادی کا اطلاق عبادت کے دن کے انتخاب پر ہوتا ہے: " کوئی تو ایک دِن کو دُوسرے سے افضل جانتا ہے اور کوئی سب دِنوں کو برابر جانتا ہے۔ ہر ایک اپنے دِل میں پُورا اِعتِقاد رکھّے۔" (رومیوں 14:5)۔

سبت

جب خدا، بنی نوع انسان کے خالق اور باپ، نے اپنی تخلیق کے چھ دن مکمل کیے، تو اس نے ساتویں دن آرام کیا اور اسے مقدس قرار دیا۔ اسے سبت نہیں، بلکہ "ساتواں دن" کہا جاتا ہے۔ لفظ "سبت" استعمال نہیں ہوا۔ اس خاص ساتویں دن پر لفظ "سبت" کو زبردستی مسلط کرنا، متن میں اضافہ کرنے کے مترادف ہوگا۔ اس مرحلے پر بنی نوع انسان کے لیے ایک ہفتہ وار سبت کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ نہ ہی اصول اور قوانین کے مجموعے کے ساتھ کوئی ضابطہ دیا گیا۔

یہاں تک کہ کوئی کتابِ مقدس کا حوالہ بھی نہیں ملتا جو یہ ظاہر کرے کہ سبت کے قوانین آدم یا اس کی اولاد پر خروج کے وقت تک نافذ کیے گئے تھے۔ یہ کہنا کہ سبت کا حکم تمام انسانیت کے لیے دیا گیا تھا، پیدائش میں نہیں کہا گیا—ایک حقیقت جو یہودی تفسیروں میں تسلیم کی جاتی ہے۔

پہلا ساتواں دن اپنی انفرادیت رکھتا ہے۔ جب پہلے چھ دنوں کا ذکر کیا گیا ہے تو ہر دن کے اختتام پر یہ جملہ آتا ہے: "شام ہوئی اور صبح ہوئی۔" پھر اس مخصوص دن کو نوٹ کیا گیا۔ لیکن ساتویں دن، جس دن خدا نے آرام فرمایا، یہ جملہ موجود نہیں ہے۔ کتابِ مقدس میں کسی بھی جگہ ایسا ذکر نہیں جہاں آدم کو کوئی ہدایت کی گئی ہو کہ بعد میں آنے والے ہر ساتویں دن پر کس طرح عمل کرنا ہے۔ لفظ "سبت" بائبل میں کہیں بھی نہیں آتا جب تک کہ یہ خروج 16:23 میں ظاہر نہیں ہوتا، جہاں یہ ختنہ (پیدائش 17:9-14) کے ساتھ پرانے عہد کے تحت بنی اسرائیل کے لیے ایک الٰہی علامت بن جاتا ہے (خروج 12:43-49):

خروج 16:23: "کل آرام کا دن ہے]سبت نہیں[، خداوند کے لیے ایک مقدس سبت۔" خروج 31:16-17: پس بنی اسرائیل سبت کو مانیں اور پُشت در پُشت اُسے دائمی عہد جانکر اُسکا لحاظ رکھیں۔ میرے اور بنی اسرائیل کے درمیان یہ ہمیشہ کے لئے ایک نشان رہیگا اِسلئے کہ چھ دِن میں خُداوند نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ساتویں دِن آرام کرکے تازہ دم ہُوا۔ سبت کی ابتدا موسیٰ کے ذریعے اس ہدایت میں ہوتی ہے (نحمیاہ 9:13-14؛ 10:29-33)۔ سبت کو شریعیت کے خلاصیعنی دس احکام، میں شامل کیا گیا تھا: 18 اور جب خُداوند کوہِ سینا پر مُوسیٰ سے باتیں کرچُکا تو اُس نے اُسے شہادت کی دو لَوحیں دیں۔ وہ لَوحیں پتھر کی اور خُدا کے ہاتھ کی لکھی ہُوئی تھیں۔" (خروج 31:18)۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ عبرانی لفظ "اولم" (ہمیشہ کے لیے) ہمیشہ مستقلی کا وہ مفہوم نہیں رکھتا، جیسا کہ ہمارے لیے ہے۔ یہ ایک خاص مدت تک محدود ہے، یا جب تک کہ حالات ایک جیسے رہیں۔ سبت کی محدودیت پرانے عہد میں ختنہ کے ساتھ ایک علامت کے طور پر رہتی ہے، لیکن ایسا نئے عہد میں نہیں۔ جسمانی ختنہ کا بھی "ہمیشہ کے لیے" (پیدائش 17:13، اولام) حکم دیا گیا تھا، لیکن نئے عہد نامے میں مسیحیوں نے اس پر اصرار نہیں کیا۔

اطاعت کا فریم ورک جس میں مسیحیوں کو رہنا چاہیے اس عہد کا نہیں ہے جو موسیٰ کو دیا گیا تھا، عبرانیوں 12:18-29 نئے عہد کے ماننے

والوں کے بارے میں کہتا ہے: "ہم کوہِ سینا پر نہیں آئے۔" 2 کرنتھیوں 3:3-18 شریعت کے الفاظ کے موت کے اثر کو روح کی آزادی کی قوت کے ساتھ متضاد کرتا ہے۔ موسیٰ کی پیروی سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے، اور یہ مسیح میں ٹھیک ہوتا ہے: "جب بھی وہ خداوند کی طرف رجوع کرتا ہے تو پردہ ہٹا دیا جاتا ہے۔"

دو عہد

زبور 110:4 میں کہا گیا ہے، "4خُداوند نے قسم کھائی ہے اور پھریگا نہیں کہ تُو مِلکِ صؔدق کے طور پر ابد تک کاہن ہے۔""
عبرانیوں 17:7 میں دوبارہ دہرایا گیا، یہ یسوع (ملکِصدق جیسا کاہن) اور ابرہام کے ساتھ عہد کے درمیان ایک اہم ربط قائم کرتا ہے۔
اس نے عبرانیوں کے مصنف کو یہ واضح طور پر کہنے کی اجازت دی کہ پرانی کہانت اور شریعت کو ایک نئے انتظام سے بدل دیا گیا ہے۔
"لاوی کہانت اور اس سے منسلک شریعت کو نئی اور 'بہتر اُمید' سے بدل دیا گیا ہے، جو نئے کاہن کی اعلیٰ خصوصیت پر مبنی ہے ... خدا نے اپنے ارادے کا اعلان کیا کہ وہ پوری لاوی نظام کو ختم کر دے کیونکہ یہ اپنے مقصد کے حصول میں غیر مؤثر ثابت ہوا۔ اس کی 'کمزوری' شریعت یا اس کے مقصد میں نہیں ہے، بلکہ ان لوگوں میں ہے جن پر اس کی تکمیل کا انحصار ہے۔ اس کی 'بے کارگی' اس حقیقت سے ہے کہ شریعت ... صرف ظاہری صفائی کر سکتی تھی۔"
ہم عبرانیوں 28:7 کی طرف رجوع کرتے ہیں تاکہ دونوں کہانتوں کے درمیان فرق کو سمجھ سکیں: "شریعت]لاوی نظام[کے ذریعہ مقرر کردہ سردار کاہن تمام انسانی کمزوریوں کے حامل ہیں، لیکن وہ کاہن جو حلف کے الفاظ (جو شریعت سے بالادست ہیں) کے ذریعے مقرر کیا گیا، وہ بیٹا ہے، جو ہمیشہ کے لیے کامل بنایا گیا ہے۔"
عبرانیوں کے مصنف نے نئی کہانت کا مقابلہ کیا، جس کی تقرری خدا کے باوقار حلف سے ثابت ہوئی، اور لاوی کہانت کا، جو بغیر کسی الٰہی قسم کے شریعت پر مبنی تھی۔ اس سے یسوع کو نئے دور کا کاہن بنایا گیا۔ یہ واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ نئی کہانت ایک الٰہی ادارہ ہے جس کی ضمانت، خدا کے غیر مشروط باوقار حلف سے دی گئی ہے۔۔ مسیحی برادری کی امیدیں، مکمل طور پر قابلِ اعتماد نئے عہد کے انتظامات سے وابستہ ہیں۔
ابرہام، اہلِ ایمان کے باپ، سے کیا گیا وعدہ بھی ایک الٰہی حلف سے تصدیق شدہ تھا (عبرانیوں 13:6-18)۔ یہ حلف، جو لاوی کہانت کو نہیں دیا گیا، "ایک ناقابل تسخیر ضمانت ہے جو تمام شکوک وشبہات کو خارج کرتا ہے اور وعدے کی یقین دہانی فراہم کرتا ہے... یہ حتمی، ابدی، اور ناقابلِ تبدیل ہے۔29" لاوی کہانت کے ساتھ ایسا نہیں تھا۔"

خدا کے آرام میں داخل ہونا

ہم نے تخلیق کے ساتویں دن کی انفرادیت کو نوٹ کیا ہے— خدا کے آرام کا دن۔ یہ عمل پوری انسانیت کے لیے ایک علامتی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اس وقت کی نمائندگی کرتا ہے جب مسیحی اپنے تمام ذاتی کاموں اور موجودہ فانی زندگی کے محدود مقاصد کو ترک کرتے ہیں۔ خُدا کا

آرام بالکل مختلف اہداف اور مقاصد کی طرف اشارہ کرتا ہے، جن کے ذریعے ہمیں اپنی زندگیوں کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ لیکن یہ ایک آسان راستہ نہیں ہے جو ہمیں 1 کرنتھیوں 2:6 میں وعدہ کیے گئے مستقبل کے اختیار کی طرف لے جائے:" کیا تُم نہیں جانتے کہ مُقدّس لوگ دُنیا کا اِنصاف کریں گے؟"

لاوی کہانت کے تحت بنی اسرائیل کبھی کبھار سبت، مقدس دنوں اور نئے چاند کے دنوں کو مناتے تھے، لیکن وہ اکثر ایمان اور اطاعت سے بھٹک جاتے جو انہیں اس آرام تک لے جاتی جو خدا نے ان کے لیے تیار کیا تھا۔ عبرانیوں کا مصنف زبور 95 کا حوالہ دے کر کامیابی کی طرف واپسی کا راستہ فراہم کرتا ہے: " آج]یہ ابھی کے لیے ہے![اگر تُم اُس کی آواز سُنو تو اپنے دِلوں کو سخت نہ کرو۔ اور اگر یشُوع نے اُنہیں آرام میں داخِل کِیا ہوتا تو وہ اُس کے بعد دُوسرے دِن کا ذِکر نہ کرتا۔ پَس خُدا کی اُمّت کے لِئے سَبت کا آرام باقی ہے۔ کِیُونکہ جو اُس کے آرام میں داخِل ہُؤا اُس نے بھی خُدا کی طرح اپنے کاموں کو پُورا کر کے آرام کِیا۔ پَس آؤ ہم اُس آرام میں داخِل ہونے کی کوشِش کریں تاکہ اُن کی طرح نافرمانی کر کے کوئی شخص گِر نہ پڑے۔"(عبرانیوں 4:7-11)۔

ہم سے ایک آسان اور پرسکون راستے کا وعدہ نہیں کیا گیا۔ تاہم، ہمیں مکمل یقین، اطمینان قلب، اور اعتماد دیا گیا ہے کہ خدا نے اپنے بیٹے کے ذریعے ایک غیر متغیر حلف کے ذریعے اپنے آپ کو پابند کیا ہے کہ وہ ہمیں ہدف تک پہنچائے گا۔ کیسے؟ عبرانیوں 3:1-6 میں ہمارے مرتبے کو سمجھنے کے ذریعے: پس اَے بھائیو! تُم جو آسمانی بُلاوے میں شرِیک ہو۔ اُس رَسُول اور سَردار کاہِن یِسُوع پر غَور کرو جِس کا ہم اِقرار کرتے ہیں۔ جو اپنے مُقرّر کرنے والے کے حق میں دِیانتدار تھا۔۔۔ وہ مُوسیٰ سے اِس قدر زِیادہ عِزّت کے لائِق سَمجھا گیا۔۔۔۔ لیکِن مسِیح بیٹے کی طرح اُس کے گھر کا مُختار ہے اور اُس کا گھر ہم ہیں بشرطیکہ اپنی دِلیری اور اُمِید کا فخر آخِر تک مضبُوطی سے قائم رکھّیں۔

عبرانیوں کے تیسرے اور چوتھے ابواب اس بات کی مکمل وضاحت فراہم کرتے ہیں کہ ہمیں "اب"، " آج" کیا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس " آرام " میں داخل ہو سکیں جو خدا پیش کرتا ہے۔ خدا اب اپنے بیٹے، اپنے دہنے ہاتھ پر موجود سردار کاہن کے ذریعے کام کر رہا ہے۔ کامیابی کسی جزوی موسوی نظام پر عمل کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ " کِیُونکہ ہم مسِیح میں شریک ہُوئے ہیں بشرطیکہ اپنے اِبتدائی بھروسے پر آخِر تک مضبُوطی سے قائم رہیں۔"(14:3)۔

خدا کے جی اٹھے بیٹے کے ساتھ اس شراکت داری میں کیا شامل ہے؟ عبرانیوں 4:1-3 میں لکھا ہے: پس جب اُس کے آرام میں داخِل ہونے کا وعدہ باقی ہے تو ہمیں ڈرنا چاہیۓ۔ اَیسا نہ ہو کہ تُم میں سے کوئی رہا ہُؤا معلُوم ہو۔ کِیُونکہ ہمیں بھی اُن ہی کی طرح خُوشخَبری سُنائی گئی لیکِن سُنے ہُوئے کلام نے اُن کو اِس لِئے کُچھ فائِدہ نہ دِیا کہ سُننے والوں کے دِلوں میں اِیمان کے ساتھ نہ بَیٹھا۔ اور ہم جو اِیمان لائے اُس آرام میں داخِل ہوتے ہیں"تو پھر ہم اس آرام میں کیسے داخل ہوں جو خدا نے پوری انسانیت کے لیے ترتیب دیا؟

اس کے لیے یسوع کے ساتھ نجات بخش شراکت میں ایمان کی ضرورت ہے تاکہ زمین پر آنے والی خدا کی بادشاہی کی خوشخبری کو پھیلایا جائے۔ یسوع نے کہا کہ یہ وہ مقصد ہے جس کے لیے باپ نے مجھے بھیجا۔ " مجھے دوسرے شہروں میں بھی خدا کی بادشاہی کی خوشخبری سنانی ہے، کیونکہ مجھے یہی کرنے کے لیے بھیجا گیا" (لوقا 4:43)۔ جب یسوع نے یہ کام انجام دیا تو وہ اپنے " آرام " میں داخل ہوئے، اپنی مرضی سے نہیں، بلکہ اپنے باپ کے کام کو پورا کرتے ہوئے۔ ہم بھی اسی " آرام "اور یسوع کے ساتھ شراکت میں داخل ہو سکتے ہیں جب

ہم اپنے کام چھوڑ کر، یسوع کے ساتھ مل کر خدا کا کام کرنے پر توجہ مرکوز کریں (لوقا4:43)۔"

ہمارے لیے کھیت دنیا ہے اور بیج خدا کی بادشاہی کی خوشخبری کا پیغام ہے (متی 13:19)۔ بیج بونے کے کام میں، یسوع نے اپنے پیروکاروں کو یقین دلایا کہ وہ ایک دن بادشاہی میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوں گے:" مگر تُم وہ ہے جو میری آزمایشوں میں برابر میرے ساتھ رہے۔اور جیسے میرے باپ نے میرے لِئے ایک بادشاہی مُقرّر کی ہے مَیں بھی تُمہارے لِئے مُقرّر کرتا ہُوں۔تاکہ میری بادشاہی میں میری میز پر کھاؤ پیو بلکہ تُم تختوں پر بَیٹھ کر اِسرائیل کے بارہ قبیلوں کا اِنصاف کرو گے۔" (لوقا22:28-30)۔ کام یہ تھا کہ اس بادشاہی کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا جائے۔لوگوں کے ذہنوں میں جو بیج بویا گیا، چاہے ان کے حالات کچھ بھی ہوں، ان سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ وہ پرانے عہد کی عارضی شریعت پر عمل کریں، جو بنی اسرائیل کے نظم وضبط کے لیے ضروری تھی۔

پرانے عہد کے تقاضوں سے نئے عہد کی طرف تبدیلی گہری اور حیرت انگیز ہے۔" قتل نہ کرو" کو "اپنے دشمنوں سے محبت کرو" میں بدل دیا گیا۔اور ہمیں آنے والے دور میں ابدی زندگی کے حتمی جستجو پر نکلنا ہے:" پہلے خدا کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کو تلاش کرو" (متی 6:33)۔

نیا عہد نامہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ خوشخبری کا پیغام ہر اس شخص کے ساتھ بانٹنا ہے، جو اسے سنتا ہے۔یہ خدا جو خالق ہے اور اس کے بیٹے یسوع، جس نے ہمارے گناہوں کے لیے اپنی جان کی قربانی دی، کے لیے محبت کا تقاضا کرتا ہے۔یسوع نے کہا:"اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے احکام مانو۔" ہم ایمان اور اطاعت کے ذریعے آرام (ہفتہ وار سبت نہیں) میں داخل ہوتے ہیں—ایک "سبت کا آرام" (عبرانیوں4:9)، نہ کہ ایک مخصوص ہفتہ وار سبت کا دن۔

عبرانیوں کا مصنف دومختلف زمانی ادوار کے بارے میں بالکل واضح ہے۔پہلے اور دوسرے ابواب میں وہ اس بلند مقام کی نشاندہی کرتا ہے جو یسوع کو اب اور آنے والے دور میں دیا گیا ہے۔عبرانیوں2:5 کہتا ہے: "اُس نے اُس آنے والے جہان]یعنی آنے والا نئے دور[کو جس کا ہم ذِکر کرتے ہیں فرِشتوں کے تابِع نہیں کِیا۔اور اس زمین کو انسان کے تابع کرنا ابھی مستقبل میں ہے:"تُو نے سب چِیزیں تابِع کر کے اُس کے پاؤں تلے کر دی ہیں۔پَس جِس صُورت میں اُس نے سب چِیزیں اُس کے تابِع کر دِیں تو اُس نے کوئی چِیز اَیسی نہ چھوڑی جو اُس کے تابِع نہ کی ہو مگر ہم اَب تک سب چِیزیں اُس کے تابِع نہیں دیکھتے۔" (عبرانیوں2:8)۔

پھر ہمیں تیسرے باب میں یسوع کی موسیٰ پر برتری دیکھنے کی دعوت دی گئی ہے اور یہ کہ " آج]اب[اگر تم اس کی]یسوع کی[آواز سنو" تو ہم اس کے شریک بن سکتے ہیں (نہ کہ موسیٰ کے)۔ نیا عہد پرانے عہد اور نئے عہد کا مرکب نہیں ہے۔ پولوس پرانے عہد اور اس کی آج کے لیے اہمیت کو صاف طور پر ختم کر دیتا ہے جب وہ کلسیوں2:9-17 میں کہتا ہے:

کیونکہ مسیح میں الوہیت کی ساری معموری مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے؛ اور اسی میں تم مکمل کیے گئے ہو۔وہی ہر حکمران اور اختیار کرنے والے کا سر ہے۔اسی میں تم ختنہ کیے گئے ہو، جسمانی طور پر نہیں بلکہ پرانی فطرت کو دور کر کے، جو کہ مسیح کا ختنہ کا طریقہ ہے... اور حالانکہ تم اپنے گناہوں کی وجہ سے مردہ تھے... اس نے تمہیں مسیح کے ساتھ زندگی بخشی۔اس نے ہمارے تمام گناہوں کو معاف کر دیا: اس نے وہ تحریری سند منسوخ کر دی جو ہمارے خلاف قانونی تقاضوں کے ساتھ باقی تھی؛ اس نے اسے صلیب پر کیل گاڑ کر ہٹا دیا...

"پس،کوئی تم پر کھانے پینے یا کسی تہوار، نئے چاند یا سبت کے دن کے بارے میں الزام نہ لگائے۔ یہ ان چیزوں کا صرف سایہ ہیں جو آنے والا تھا؛ حقیقت مسیح ہے۔"

یہودی مقدس دنوں کے اس" تگڈم" کے ذریعے پولوس ان رسوم کا حوالہ دیتا ہے جنہیں مسیحیوں کو فرض محسوس نہیں کرنا چاہیے۔ پرانے عہد نامے میں کم از کم گیارہ بار ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ تقاریب کے اس بیان کو ایک مجموعہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پولوس ان تینوں کو ایک ہی سایہ کے طور پر دیکھتا ہے۔سبت— سالانہ، ماہانہ اور ہفتہ وار— واضح اور یکساں طور پر، ہماری فسح ،سبت، کفارہ اور آرام کی ایک قسم ہے۔موسیٰ مر چکا ہے۔مسیح زندہ ہے!

یہ میرے نزدیک ایک بنیادی مسئلہ ہے: خدا نے ہمیں اپنے بیٹے کے ذریعے یہ کمیشن دیا کہ ہم پوری دنیا تک امید کا پیغام پہنچائیں۔ہمیں اس کمیشن میں اس کے بیٹے کے شریک بننے کی دعوت دی گئی ہے۔دنیا تک اس پیغام کو پہنچانے میں موسوی رکاوٹوں کوختم کر دیا گیا ہے۔ اب ہم پوری دنیا میں گھومنے پھرنے کے لیے آزاد ہیں۔ میں شاید بےخمیری روٹی کے دنوں میں ملاوی (Malawi) میں ہوں۔گھروں میں روٹی کے ریزے (Breadcrumbs) ہونا مسئلہ نہیں ہوگا۔ وہ خوش قسمت ہوں گے کہ ان کے پاس کسی قسم کی روٹی ہو جو ریزے پیدا کر سکے!"

اسرائیل کے منفرد خدا کے بارے میں علم کا مالک ہونا ایک بہت بڑی نعمت ہے۔یہی عقیدہ لاکھوں یہودیوں کا ہے۔ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کا بھی ایمان ہے کہ خدا ایک ہے۔بدقسمتی سے، یہودی موسیٰ کی طرف دیکھتے ہیں۔انہوں نے آنے والے مسیحا کو رد کر دیا ہے۔ مسلمان محمد کی طرف دیکھتے ہیں۔یسوع پر ایمان رکھنے والے بعض افراد اب بھی جزوی طور پر موسیٰ کی طرف دیکھتے ہیں اور مکمل طور پر اس مسیحا کی طرف نہیں، جو تورات کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اسے مکمل کرنے آیا تھا۔ پولوس اصرار کرتے ہیں کہ پرانے عہد کو نئے کے ساتھ ملا دینا اندھے پن کی راہ ہے۔2 کرنتھیوں 3:14-16 میں لکھا ہے:"لیکن اُن کے خیالات کثیف ہو گئے ۔کیُونکہ آج تک پُرانے عہد نامہ کو پڑھتے وقت اُن کے دِلوں پرؔ وُہی پردہ پڑا رہتا ہے اور وہ مسیح میں اُٹھ جاتا ہے۔مگر آج تک جب کبھی مُوسیٰ کی کِتاب پڑھی جاتی ہے تو اُن کے دِل پر پردہ پڑا رہتا ہے۔لیکن جب کبھی اُن کا دِل خُداوند کی طرف پھرے گا تو وہ پردہ اُٹھ جائے گا۔"

ایک دوست کے نام خط

یہ ایک خط کا اقتباس ہے جو محترمہ لن گرے نے ایک دوست اور ورلڈ وائیڈ چرچ آف گاڈ کی سابق رکن کو لکھا تھا۔ محترمہ گرے نے سادہ اور واضح الفاظ میں، نئے عہد کے روحانی آزادی کو پا لینے کے بارے میں، اپنے جوش کا اظہار کیا ہے (موصول کنندہ کا نام تبدیل کیا گیا ہے)

"جب آپ یہاں تھیں تو ہم کلسیوں 2:16، 17 پر گفتگو کر رہے تھے۔ آپ کا خیال تھا کہ پولوس کا مطلب یہ ہے کہ کلسیہ کے مسیحیوں کو، فریسیوں کے قانونی انداز کے مطابق، مقدس دن نہ منانے پر ظلم کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ اس نتیجے پر کیسے پہنچی ہیں جب پولوس نے کہا کہ وہ دن خود سایہ تھے اور ہمیں اب سایہ میں نہیں رہنا؟ جس طرح آپ اسے پڑھ رہی ہیں وہ متضاد ہے۔ جب میں ورلڈ وائیڈ چرچ آف گاڈ میں تھی تو ہمیشہ اسے متضاد محسوس کرتی تھی۔ ان کی وضاحت کبھی بھی سمجھ میں نہیں آئی۔ میں نے ان کی وضاحت کو قبول کر لیا تھا کیونکہ میں سمجھتی تھی کہ 'رسول' سب کچھ جانتے ہیں۔

میرے خیال میں کلسیوں میں سیاق وسباق بہت واضح ہے۔ پولوس کہہ رہے ہیں کہ وہ دن اب نئے عہد کے تحت اسی طرح لازم نہیں رہے جس طرح وہ پرانے عہد کے تحت تھے۔ یہ صرف تلمودی قانونی نکات کا مسئلہ نہیں تھا بلکہ خود پرانے عہد کا تھا۔ اپنی پسند پر چنی ہوئی قانونیت، چھوٹی چھوٹی قانونی باتیں، جیسے سبت کے دن ایک شخص کتنی دور تک چل سکتا ہے، اور دیگر سیکڑوں 'کرنا چاہیے' اور 'نہیں کرنا چاہیے' کی فہرست، زیادہ تر یہودی روایات کی صدیوں کے دوران شامل کی گئیں۔ یہ انسان کا قانون تھا، خدا کا نہیں، اور کبھی ضروری نہیں تھا۔ یہ پرانے عہد پر، ایک جاری تبصرہ تھا جو قانون سازی کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ لیکن یہ وہ بات نہیں ہے جسے پولوس سایہ کہہ رہے ہیں۔ یہ خود پرانا عہد ہے۔ بائبل میں یہودیوں کے اضافے کی کبھی بھی سائے کی حیثیت نہیں تھی۔ "پولوس کے لیے 'کرنا چاہیے' اور 'نہیں کرنا چاہیے' جیسے اصول پرانے عہد کے قانونی نظام کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔

"بہت سی دوسری آیات میں، پولوس کہتا ہے کہ وہ شریعت کے ماتحت نہیں تھا: کہ وہ یہودیوں کو جیتنے کے لیے یہودیوں جیسا بن گیا۔ بظاہر وہ اب خود کو یہودی نہیں سمجھتا تھا۔ ان آیات میں وہ شریعیت اور شریعت کی سزا سے کہیں زیادہ کا حوالہ دے رہا ہے۔ یہ بات کہ ہمیں ان دنوں کو اب بھی، قانونیت کے بغیر، منانا چاہیے، مکمل طور پر اپنے نکتے کو کھو دیتی ہے۔ مسیح کی پرانے عہد سے رہائی صرف یہودی شریعیت سے رہائی سے کہیں زیادہ تھی۔

مجھے ایک وقت میں وہ دن اور تہوار بہت پسند تھے۔ میں نے مقدس دنوں اور سبت کو اسی طرح پسند کیا جس طرح آپ اب کرتی ہیں۔

(جب میں کام پر جاتی تھی تو مقدس دن ایک بہت بڑا بوجھ بن جاتے۔) ان دنوں سے محبت کے ساتھ میں یہ خوف بھی محسوس کرتی تھی کہ شاید میں کسی طرح ان دنوں میں کوئی غلط یا گناہ کا کام کر بیٹھوں۔لیکن جین، میں ان دنوں کو مقدس، پاک اور شاندار سمجھتی تھی۔ جو بات تمہیں سمجھ میں نہیں آتی وہ یہ ہے کہ اس سے بہتر بھی کچھ ہے۔ نیا عہد، جو شریعت کے حروف پر مبنی نہیں ہے۔ یہ ایک بہتر راستہ ہے۔ یہ ایک زیادہ محبت بھرا راستہ ہے۔ یہ مسیح اور خدا کے قریب آنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ سبت اور مقدس دنوں کو منانے سے کہیں زیادہ شاندار ہے۔ میرا یقین کرو، جین، یہ راستہ بہتر ہے۔ بہت، بہت زیادہ بہتر۔ جب تک تم سایہ سے باہر نہیں آتی، تم اپنی زندگی میں مسیح کو محدود رکھو گی۔ایک محبت ہے جب کوئی سایہ میں نہیں ہوتا، اور کوئی اسے صرف اس وقت محسوس کر سکتا ہے جب وہ سایہ سے باہر نکلتا ہے۔ پرانی شریعت کو برقرار رکھنا ایسے ہے جیسے مسیح کے ساتھ تعلق میں رکاوٹ پیدا کرنا۔ جب ہم اس آزادی اور آزادی کو محسوس کرنے میں ناکام رہتے ہیں جو مسیح نے ہمیں دی، تو یہ اس کی زندگی اور موت کو بہت کم اہم بنا دیتا ہے۔جین، میں واقعی یقین رکھتی ہوں کہ تم وہ محبت کھو رہی ہو۔لیکن یہ وہ چیز ہے جسے ہم سب کو اپنے وقت اور جگہ پر تلاش کرنا ہوتا ہے۔یقیناً مجھے اس میں کچھ وقت لگا...

"ایک بات اور بھی۔ میں یہ نہیں مانتی کہ پولوس کے سبت کے دن عبادت گاہ میں جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے سبت رکھا۔ یہ واضح ہے کہ اگر وہ اپنے بھائیوں تک خوشخبری پہنچانا چاہتا تو اسے سبت کے دن عبادت گاہوں میں جانا پڑتا۔ یہ بات مجھے بالکل منطقی لگتی ہے۔اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ پولوس، سوائے اپنے یہودی ساتھیوں سے رابطہ کرنے کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر، مقدس دنوں یا دیگر کو مناتا تھا۔ درحقیقت اس بات کے کافی شواہد موجود ہیں کہ یہ چیزیں اس کے لیے اہم نہیں رہی تھیں اور وہ دوسروں کو مسیح میں آزادی کے بارے میں تعلیم دیتا تھا۔

"پرانے اور نئے عہد کے درمیان کے فرق کو سمجھنے کے لیے مطالعہ اور سمجھ اور روح القدس کی ضرورت ہے۔۔ اگر ہمیں پولوس اور دیگر کی طرح مسیحی بننا ہے تو ہمیں سایوں سے باہر آنا ہوگا—اور ہر دن مسیح میں آرام کرنا ہوگا۔"